

وَهَذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا
كِتَابُ الْعَقَائِدِ

از تصنیفات

حضرت سیدالسادات قدوة السالکین زبدة الاولیاء صلیین مخدوم
سیدالبرصینی المعروف به سید بڑے قدس اللہ سرہ العزیز
خلف الصدق و فرزند اکبر

حضرت سلطان العرفاء الکاملین امام الاولیاء و الاولیاء صلیین مخدوم
سید صد الدین ابوالفتح محمد بن حسین گیسو دراز خواجه بہت بندہ نواز
رحمتہ اللہ علیہ
تصحیح و انتہام

مولاوی حایید عطا حسین ضام ام آہنی ای

ناظم وظیفہ یاب شہرت تعمیرات سرکار عالی

در معین پریس واقع بازار عیسے میاں جیڈا باوون طبع شد

وہ سلسلہ برکات عہد عثمانی ادامہ اللہ تبارک و تعالیٰ

از کتب خانہ روایتین گلبرگہ شریف شایع شد

جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ الحمد للہ الواحد الاحد الغفور الغفار والصلوة والسلام علی
رسولہ سعیدنا محمد الرؤف الرحیم الکریم المختار وعلی آلہ
الطیبین الاطہار واصحابہ البہا سرتہ الاخیار صلوة و سلاماً
کثیراً متواتراً دامت لیل والنہار - 128207

۲ حضرت سلطان الاولیٰ سعید محمد حسینی کیسودرازخواجہ بندہ نواز قدس اللہ سرہ العزیز
کے فرزند اکبر حضرت سید الشادات سعید محمد اکبر حسینی علیہ الرحمۃ کی کثیر المنفعت کتاب تبصرة الامتلاء
الصوفیہ ریح الاول ۱۳۶۶ھ میں طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے اجداد کی یہ دوسری تصنیف جو کتاب العتبات کے نام
موسوم کی گئی ہے کتب خانہ روضتین گلبرگہ شریف کی جانب سے طبع کرائی گئی اور شائع کی جاتی ہے۔ ہمارے
عزیز اور نہایت محترم کرم فرما نواب حبیب محمد صاحب صوبہ دار صوبہ گلبرگہ شریف رام پور تھم کو حق سبحانہ
و تعالیٰ اور عظیم مرحمت فرمائے کہ اونکی خاص توجہ فرمائی گئی باعث رقم فراہم کی گئی اور یہ کتاب مستطاب
طبع ہو سکی اور میرے خاص عنایت فرما مولانا احسان قادری محمد حامد صدیقی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ پر ذمیر
دینیات گلبرگہ کالج و مہتمم اعزازی مدرسہ و کتب خانہ روضتین کے عمراء و علم و فضل کو خدا سے ذوالبحال وسیع تر
فراہم کیے کہ انہوں نے اس بارہ میں نہایت گہری دلچسپی لی۔

۳ تبصرة الامتلاء الصوفیہ کے مقدمہ میں ہم نے حضرت سعید محمد اکبر حسینی قدس سرہ مصنف
کتاب تذکرہ کے سوانح صحابہ کو حقد کہ میج میج مل کے لکھ دیا ہے اور انکی تصانیف کا فکر بھی مراحت سے کر دیا ہے
اسلئے اب مکرر لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تذکرہ نالیوں نے لکھا ہے کہ حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہ
عقائد اہل سنت میں ایک رسالہ خود تصنیف کرنا چاہتا تھا مگر جب انہیں معلوم ہوا کہ اونکے فرزند نے عقائد
میں ایک رسالہ لکھنا شروع کر دیا ہے تو خود اپنے ارادہ کو ترک فرما دیا اور فرمایا کہ محمد اکبر حسینی کی کتاب کافی ہوگی
چنانچہ جب یہ کتاب تکمیل کے بعد حضرت بندہ نواز کے نظر مبارک میں پیش کی گئی شرف قبول سے ممتاز رہا
و کتاب سوال و جواب کے طرز پر لکھی گئی ہے اور عقائد اہل سنت میں بے مثل کتاب ہے۔ تمام ضروری مسائل

میں ہندو مت میں اور نہایت صاف صاف اور عام فہم عبارت میں لکھے گئے ہیں۔ یہ استثنائے دو تین مسائل کے ساری کتاب میں فلسفہ اور علم کلام کے دقیق مباحث سے احتراز کیا گیا ہے۔ دوسرے مباحث کے عقاید بھی بہت کم بحث کی گئی ہے البتہ اس زمانہ میں چونکہ علامہ مذہبی کی تفسیر کتاب ہندوستان اور ماوراء النہر میں بہت متداول تھی اور علما کی جماعت میں معتزلیوں کے عقاید کے مسائل معرض بحث میں رہا کرتے تھے اسلئے حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے اس کتاب میں جایجا اون کے عقاید کا مطالعہ سے بحث کی ہے اور ان کی غلطیاں کتاب و سنت سے ثابت فرمائی ہیں۔ ایک بات اور بھی ہے جو یہاں خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ عقاید اہل سنت میں تقریباً جلد ستند کتابیں (مثلاً عقاید نسفی - عقاید عضدیہ - شرح مواقف - شرح مقاصد وغیرہم) چونکہ علماء متکلمین کی لکھی ہوئی ہیں اس لئے ان میں مسائل تعویذ و مذکورہ سے کوئی بحث نہیں کی گئی ہے۔ مگر اب عقاید کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں حضرت مصنف نے پیریا مریدی اور طرق وصول الی اللہ سے سیر حاصل بحث کی ہے اور نہایت پاکیزہ اور تحقیقانہ طور پر مسائل کی وضاحت فرمائی ہے۔

۴۔ - تقدم الکتاب مصنفین کے طریقہ پر حضرت سید البرصینی قدس سرہ نے اس کتاب میں از ابتدا تا انتہا نام اپنا نام نہیں لکھا ہے اور یہ کتاب کا اور تذکرہ ذیلوں نے بھی اسکا کوئی نام نہیں لکھا بلکہ جہاں ان کی تصانیف کی تفصیل لکھی ہے اس کتاب کے متعلق صرف "کتاب اور عقاید" کہنے پر اکتفا کیا ہے کتاب کا کوئی نام تو ضرور ہونا چاہئے اور مصنف علیہ الرحمہ کا تجویز کردہ نام مجھے کسی ذریعہ سے معلوم نہیں ہو سکا اسلئے اسکا نام کتاب العقاید تجویز کیا گیا اور کتاب پر ہی نام طبع کرایا گیا۔ مگر حضرت جلیل القاب حبیب محمد صاحب ازرجاب کم مولانا محمد حامد صدیقی صاحب نے اس نام کو پسند فرمایا۔

۵۔ - حضرت مصنف قدس سرہ نے کتاب العقاید کو تحریر کرنے وقت جن جن کتابوں کو پیش نظر رکھا ہوں سے استفادہ کیا اور ان کے نام اس کتاب میں درج کئے ہیں ان کی تفصیل نظریں کر لیں کہ لکھی گئی ہے کہ ضرور باعث ہوگی :- (۱) تفسیر لطائف قشیری (۲) تفسیر کبیر نام رازی (۳) تفسیر کتاب علامہ زبیدی

(۲) تفسیر معالم التنزیل (۵) بخاری شریف (۶) صحیح (۷) منہاج مشیح صحیح (۸) نوار الاہول
 (۹) عقاید حانظیہ (۱۰) اعتقاد مشیح عقیدہ امام حافظ الدین (۱۱) تمہید ابواللیث سمرقندی (۱۲) تمہید ابو اسود
 سالمی (۱۳) شرح عقاید نسفی علامہ تقی زانی (۱۴) شرح مقاصد علامہ تقی زانی (۱۵) شرح موقوفہ علامہ
 سید شریف جرجانی (۱۶) صی لطف در عقاید علامہ سید شمس الدین (۱۷) ترجمہ بزروی (۱۸) کشف
 (۱۹) سراجی (۲۰) فقہ اکبر امام ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ (۲۱) رسالہ امام ابو الفضل کرمانی (۲۲) تاج الارباب
 (۲۳) شرح آثار نیرین (۲۴) در البحور (۲۵) تجنیس (۲۶) نرید (۲۷) فتاویٰ طبری (۲۸) فتاویٰ برہانی
 (۲۹) عمدۃ المابرار (۳۰) قوت القلوب (۳۱) تعرف (۳۲) رسالہ تشریح (۳۳) عوارف المعارف
 (۳۴) علم الہدی (۳۵) کشف المحجوب (۳۶) احیاء العلوم (۳۷) نہایت الافہام فی علم الکلام (۳۸)
 فصل رازی (۳۹) کفایہ شعی (۴۰) شرح حاشی (۴۱) مفتاح المسائل -

۶ - یہ سب کتابیں اوس وقت شمالی اور جنوبی ہند میں موجود تھیں اور اوس زمانہ کے علما کے
 پیش نظر با کرتی تھیں اور حضرت مصنف علامہ علیہ الرحمہ نے کتاب العقاید کو تحریر کرتے وقت ان کی
 پیش نظر رکھا تھا۔ ان میں متعدد کتابیں فی زمانہ نامور الوجود بلکہ مکتوبہ میں اور اس زمانہ کے علما اور
 بے خبر ہیں۔ کتاب العقاید مگر گزشتہ میں ۱۸۰۵ء اور ۱۸۱۰ء کے درمیان تصنیف کی گئی۔
 شرح عقاید نسفی کو علامہ تقی زانی نے خوارزم میں شعبان ۱۲۶۸ھ میں اور شرح مقاصد کو سمرقندی نے
 میں تصنیف کیا اور شرح موقوفہ قریب قریب اوس زمانہ میں شیراز میں تصنیف ہوئی۔ اوس زمانہ میں
 علم کی فراوانی طالب علم کے تحت شوق التشفیر کو رکھنے کو تصنیف کتب جانے کے معنی ہے چند
 سال بعد یہ کتابیں خوارزم اور سمرقند اور شیراز سے زعفران شمال ہند بلکہ جنوب میں مگر گزشتہ تک
 پہنچ گئی ہیں اور ملک کے علما ان سے خود مستفید ہو رہے تھے اور طالبان علم کو مستفید کر رہے تھے
 اور کتاب العقاید کو لکھتے وقت حضرت سید خدوم مگر گزشتہ نے انہیں پیش نظر رکھا تھا۔

۷ - کتاب عقاید کا ایک قلمی نسخہ رقم ۱۸۰۵ میرے پاس موجود تھا۔ ایک جدید نسخہ کتب خانہ
 روہتین سے میرے پاس آیا اور ایک بیویہ نسخہ رقم ۱۸۱۰ میرے ایک نہایت نامور حیدر علی صاحب سے

طاقتھان تینوں کے باہم مقابلہ سے جقدہ مکن ہوا تھی لیکن اور ۱۰۰۰ کے لکھے ہوئے نسخے سے جہاں پہلا اختلاف تھا شامیہ پر لکھ دیا گیا۔

۸۔ کتاب العقاید کی طباعت میں جو قیمتیں اور دشواریاں مجھے پیش آئیں اس سے پہلے کبھی پیش نہیں آئی تھیں۔ حیدرآباد میں بے شمار اخبارات اور رسائل جاری ہو گئے ہیں اور بیرون مملکت حیدرآباد میں طباعت کی دفتوں کے باعث وہاں کے بہت سے رسالے اور کتابیں چھپنے کے لئے حیدرآباد آتی رہتی ہیں اور یہ سب چونکہ اردو زبان میں ہوتی ہیں اسلئے کاتبوں کو کاپی نویسی بہت آسان ہوتی ہے چنانچہ کاتب کاپی نویس اور مطابع سب کے سب نہایت فارغ البال اور بے فکر ہو گئے ہیں اس کتاب کی طباعت کا کام ایسے وقت میں شروع کرنا پڑا جب حیدرآباد میں اس قسم کی کتاب کا طبع کرنا تقریباً محال ہو چکا تھا۔ سب سے پہلے شدید دشواری کاغذ کے ملنے میں ہوئی۔ جس قسم کے کاغذ پر حضرت ہندہ نواز کی کتابیں طبع ہوتی آئی ہیں ویسا اور اس قطع کا کاغذ حیدرآباد میں کہیں نہیں مل سکا۔ بڑی جستجو اور تلاش کے بعد وہ کاغذ ملا جس پر یہ کتاب چھاپی گئی اور اتفاقاً وہ بھی صرف بقدر ضرورت۔ اس کے بعد کاتب اور مطبع کے ملنے میں دشواری پیش آئی ہر کاتب اور ہر مطبع نے اس کام سے انکار کیا۔ آخری بڑی مشکل سے ایک کاتب علی جنہوں نے کتبہ نہ صرف خراب قسم کی کاپی بلکہ پانچ جزو کا کتابت کر کے کام کو بند کر دیا۔ کاپی نویسی کی اجرت حال میں بنسبت سابق کے چالیس بلکہ پچاس فیصدی اور طباعت کی اجرت پچیس فیصدی بڑھ گئی ہے اور کام کا معیار بہت گھٹ گیا ہے جبکہ اس کتاب کی کتابت اور طباعت سے ناظرین اندازہ کر سکیں گے۔ کامل طور پر تصحیح کر لے سے بھی پہلو تھی لیکن اور ایک طویل غلطی شریک کرنیکی ضرورت پیش آئی۔

۹۔ میں اپنے قدیم دوست سید جلال ید اللہی سلم اللہ تعالیٰ کا ہایت ممنون اور شکر گزار ہوں۔ کاغذ کی فراہمی کاتب کی تلاش اور مطبع کی جستجو میں انہیں نہایت محنت اور ہمت تک و دو سے کام لیا پڑا جزا اللہ عننا خیر الجزاء

۲۴ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ
فقیر المذنب خاکسار
سید عطاء حسین

وَهَذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا

کتاب العقاید

از تصانیف

حضرت سید السادات قدوة السالکین زبده الواصلین مخدوم

سید اکبر حسینی المعروف بسید برط

قدس سره العزیز

خلف الصدق فرزند کبر

حضرت سلطان العرفاء الکاملین امام الاولیاء والصلوات مخدوم

سید محمد حسینی کسبوار خواجہ چمنده

حرمته الله علیه

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مگر سجدہ و ثنا سے بعید و مرخداوندی سے را کہ موصوف است به صفات کمال
 و منزہ است از عجیب حدوث و نقصان و زوال و دور و مطہر و روضہ معطر و انبیاء
 و بہتر اصفا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منقوت است با حسن اخلاق و اکرام
 و فعال و بر یاران او کہ بہترین یاران اند و بر آل او کہ بہتر است از ہمہ آل۔
 اما بعد این کتابے است مشتمل بر چہار فصل۔ فصل اول در شناختن ذات باری
 تعالیٰ و آنچه اورا از ان تنزیہ باید کرد۔ فصل دوم در صفات باری تعالیٰ۔ فصل سوم
 در اسماء باری تعالیٰ کہ چہ صواب است و چہ خطا۔ فصل چہارم در تحقیق حقیقت ایمان
 و احوال آخرت۔ و این کتاب بر سوال و جواب بنا کر وہ شد تا بر ترتیب خوب پیدا آید فہم
 او بر عوام آسان باشد و اللہ الموفق بالافعال

فصل اول

- در بیان شناختن ذات باری تعالیٰ و آنچه اورا از ان تنزیہ باید کرد
- ۱ سوال۔ اگر ترا پسند کہ خداے تو کیست؟ جواب۔ بگو خداے من خدا ہے موجودات است
 و موصوف است به صفات کمال و منزہ از عجیب حدوث و زوال
- ۲ سوال۔ اگر ترا پسند کہ خداے تو چیست؟ جواب۔ بگو چیزیے است کہ بد و چیزے نماند

و اذیر چیزے نماز ہو سٹی لاکا شئیاء و لیس کیشیاء شئی

سوال۔ اگر تراپرسند کہ خداے تو کجا باز است؟ جواب۔ بگو سوال از زمان باشد

و زمان نہ بود کہ خداے نہ بود و زمان آفریدہ خداست و خداے من قدیم است یعنی
وجود او را آغازے نیست و انتہائے نیست ہمیشہ بود ہمیشہ پائش و ہمیشہ هست

سوال۔ اگر تراپرسند خداے تو کجا است؟ جواب۔ بگو سوال از جا است

و جا آفریدہ خداست جگے نہ بود کہ خداے من نہ بود و هیچ جگے نیست کہ خداے من
انجائست۔ بہ علم و قدرت نہ بہ مکن و صحت۔

سوال۔ اگر تراپرسد با خداے چیزی هست؟ جواب۔ بگو خداے ہمیشہ بود

و چیزے با او نہ بود و خداے ہمیشہ هست و چیز با او نیست و خداے ہمیشہ هست و چیزے
با او نیست خدا ہمیشہ خواهد بود و چیزے با او نہ خواهد بود و او تعالی با ہمہ هست نہ بمقارنت

و بعد از ہمہ هست نہ بمقارنت و ہمین است معنی قولہ تعالی وَهُوَ مَعَكُمْ اِنَّمَا تُنۡسَوْنَ
و ہمین معنی وار و قولہ تعالی فَاٰیۡنُمَّا تُوۡلُوۡا فۡتَدۡرِجۡہُ اللّٰہُ و دیگر آیات کہ برین معنی

وارد است وَهُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ فِی الْاَکۡرَہِضِ اے بالعلم و القدرت لا بالمصاحبۃ
و المقارنتہ اگر او با چیزے نہ بودے آن چیز نہ بودے۔

سوال۔ اگر تراپرسند کہ خداے چگونه است؟ جواب۔ بگو چون و چگونه بے شبہ

و بے نمونہ اور چگونه نیست و چگونه اور در بیان کسے نیاید و در طاقت مردم نہ باشد

سوال۔ اگر تراپرسند حقیقت ذات خداے تو چیست؟ جواب۔ بگو حقیقت

ذات او جز او نداند و در طاقت بشر معرفت حقیقت ذات او نیست۔

سوال۔ اگر تراپرسند خداے کدام جهت است؟ جواب۔ بگو او منزه است

از ہر جہات او سمتے و جہتے ندارد و هیچ سمتے و جہتے نیست کہ او در ان جہت و سمت نیست

بہ علم و قدرت نہ بہ برابری و نہ بہ مقابلہ۔

سوال ۹۔ اگر تراپرسندچوں او درجہ نیت پس سجدہ کردن برائے او سوسے خانہ کعبہ نیت
جو اہل بیت کے لیے ہے یا سجدہ نیت خانہ کعبہ بندگان اہل فرمود کہ بہ پرستند اور اجانب کعبہ نہ آئنگے
اور ان جهت و سمت است و مساجد را کہ سمت افند گویند ہم معنی تعظیم مساجد است نہ آنکہ
بحقیقت مساجد خانہ خداست تعالی اللہ عن ذلک علواً کبیراً۔

سوال ۱۰۔ اگر تراپرسند خداے را چه صورت است جواب گو خداے منزہ است از صورت
ہمہ صورت ہا افریدہ خداست قبول کردن صورت صفت مخلوقات است بعضے جاہلان از
کرامیہ خداے را بصورت آدم می گویند۔

سوال ۱۱۔ اگر تراپرسند کہ در حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمدہ است کہ خالق
ادم علی صورۃ الرحمن چه معنی دارد و جواب۔ گو این تشابہ است یعنی ہرے میان
دو میان پیغامبر اور دنیا جز او کسے نہ اند و در آخرت بر ہمہ کشف خواهد شد علمائے متقدم گفتہ اند کہ
عقیدہ کثیم انچہ مراد اللہ است حق است خداے را صفیے است کہ عبارت از آن صورت
نہ کنند و کیفیت آن مشتبہ اند و علمائے متاخرین تاویل کنند صورت را بصفت و حمن را
بر حمت یعنی آدم و آدمیان مخلوق اند بصفت حمت یعنی حمت گرم بشر است در آدم و آدمیان از صفت
فہر کہ انسان منظر حمت و لطف باری تعالی است چنانکہ دیو منظر قہر و غضب خداست۔

سوال ۱۲۔ اگر پرسند خداے چه رنگ دارد جواب۔ گو او منزہ است و ہمہ رنگا آفریدہ اوست رنگے
قبول کردن صفت مخلوقات است و تعالی از ہمہ صفات حدوث

سوال ۱۳۔ اگر تراپرسند چه معنی است حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایاکم و المؤمنان فان فیہم
لونا کلون اللہ یعنی پرہیزید از امر وان کہ در ایشان رنگے است چو لون اللہ جواب۔ گو این
نیز متشابہ است علمائے متاخرین تاویل کردہ اند کہ ازین لون اللہ مراد سرعت نفوذ ارادہ اللہ است
در عباد و چنانکہ خداے تعالی خواست خیرے و یا نبرے از بندہ پیدا آرد و بغیر آنکہ آن بندہ را شعورے
شو و خلق اختیاری ضروری تابع دروے گردانید فعل آردے بوجود آورد و چنان امار و رنگ میزی

دارند و مردمان بسوی خود خویش برند و تالیع مراد خویش گردانند اگر چه مردمان از ان شورے بود یا نه بود۔

۱۴ **سوال**۔ اگر تراپند خدا سے رو سے چشم دوست و پاؤ کف و انگشت و قبضه و آمدان و رفتن و نشستن و خوابیدن و بر رفتن بر چیزے و فرود آمدن از چیزے و خنده و گریه دار و پانہ **جواب** بگویند و این همه صفات مخلوقات است و منزه است ازین همه صفات مخلوقات که این دلیل بر ترکیب و انتقال و تحول و ورود و اد تعالی متعالی است از همه نقائص و عیوب۔

۱۵ **سوال**۔ اگر تراپند در قرآن آمده است **يُدُ اللّٰهُ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ بَلِ يَدَاہُ** مَسْئُوْطِيْنَ و حدیث آمده است **قَلْبُ الْمَوْصِيْنِ بَيْنَ اَصْبَعِيْنَ مِنْ اَصْبَاعِ الرَّحْمٰنِ** **يَقْلِبْ كَيْفَ يَشَاءُ** و نیز در قرآن آمده است **وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ** و نیز در حدیث آمده است **الصَّدَقَةُ اَوْ لَا تَقَعُ فِيْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ** و نیز در قرآن آمده است **فَاِيْتِيْنَا تَوَّابِيْنَ** و **وَجْهَ اللّٰهِ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا** و **لَتَصْنَعُ عَلٰی عَيْنِيْ** و نیز در حدیث آمده است که **اِنَّهُ يَضَعُ قَدَمَيْهِ فِيْ جَهَنَّمَ فَيَتْرَدِيْ بَعْضَهَا اِلَى بَعْضٍ فَيَقُوْلُ** **يَا رَبِّ وَاَنْتَ تَعْلَمُ** و نیز در قرآن آمده است که **الرَّحْمٰنُ عَلٰی الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَاِجَاءُ رَبُّكَ** **وَالْمَلٰٓئِكُ صَفًّا صَفًّا** و نیز در حدیث آمده است **لِيَجْلِسَ الرَّبُّ عَلٰی كُرْسِيِّهِ** **يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى تَلْكُرَ الْكُرْسِيَّ مِنْ ضَيْقِهِ** و در حدیث دیگر آمده است **يَنْزِلُ الرَّبُّ** **بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ اِلَى السَّمٰوٰتِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَاَسْتَجِيْبُ لَهُ وَهَلْ** **مَنْ مَسْتَغْفِرُ فَاَغْفِرُ لَهُ** و نیز در حدیث آمده است **ضَحَكَ الرَّبُّ حَتّٰى بَدَأَتْ** **نَوَاجِدُہ** و **اِنَّہ لَيَضْحَكُنْ** **كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً** **جواب** بگو

این و امثال این تشابهات است و علمائے متاخرین تاویل کرده اند و در این قدرت ربیہ نعمت بر حسب مقام و قبضه را به قدرت و اصبغین را بصفت قهر و رحمت و دادن صدقه در کف چمن قبول کردن آن صدقه و وجه را به ذات و عین را به حفظ و عصمت و وضع قدم بر خلق جدید و انداختن ایشان بر دوزخ و آنچه باقی مانده است پر شود و بعضی به کشتن

این لفظ در هر سه نسخہ مشکوٰۃ است ۱۳

ہب او و گرد آمدن فراخی او تا گرد آید و ہم بد آنچه انداختند قناعت کند و این تاویل
 قریب تر است از اول و استوی بہ قہر و غلبہ و کذا لک جلوس اور ابرگرسی باستیلا بقہر و غلبہ
 و حکم و محی اور اب آمدن امر رحمت و کذا لک نزول و صمک او بہ کمال خوشنودی او۔

۱۶ سوال۔ اگر ترا پرند خداے را استناد چپا و بالا و فروپیش و پس است یا نہ جواب
 بگوئیت۔ زیرا کہ این ہمہ صفات حادثات و سمات عمیوب و نقایص است او تعالی منزہ
 است ازین و امثال این۔

۱۷ سوال۔ اگر ترا پسند در قرآن آمدہ است وَالسَّمَاوَاتِ مَطْوِيَّاتٍ بِيَمِينِهِ
 قِ آصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَصْحَابِ الشِّمَالِ جواب بگو این نیز منشا بہ است و تاویل
 یمن در آیت اول بہ قدرت و در آیت دوم برحمت و تاویل شمال بہ قہر کردہ اند۔

۱۸ سوال۔ اگر ترا پرند خداے را جسم است یا نہ جواب بگو جسم مرکب باشد از دو جوہر
 و زیادت از آن و ترکیب دلیل حدوث است و او منزہ است از صفات حدوث۔

۱۹ سوال۔ اگر ترا پرند خداے را جوہر توان گفت یا نہ جواب بگو اگر برین معنی یعنی کہ اصل
 وجود مرکبات است نہ توان گفت کہ او تعالی اصل وجود مرکبات نہ بود۔ و اگر برین معنی کہ
 کہ قائم بذات خود است در وجود خویش محتاج بدیگرے نہ از روی معنی روا باشد اما از
 روی لفظ خطا باشد کہ شرع بدان وارد نیست۔

۲۰ سوال۔ اگر ترا پرند خداے را عرض توان گفت یا نہ جواب بگو نتوان گفت نہ بڑا
 عرض چیزے را گویند کہ اورا بقا نباشد در روزمان و خداے ہمیشہ باقی است نہ بڑا
 لم یزل لایزال۔

۲۱ سوال۔ اگر ترا پرند باری تعالی متالم بہ الم می شود و مثل ذہب لذتے باشد یا نہ جواب
 بگو نباشد در الم اتفاق است اما در لذت فلاسفہ می گویند لذات عقلیہ باشد نہ بدین معنی
 کہ او مخلوق کے مثل ذہب می شود اما بدین معنی کہ کمال و نفس خویش تصور کند شادمان شود و چون
 جمال

نقصان تصور کند تمام شود اما اجماع امت معتقد بدین است که اتم و لذت به باری تعالی نسبت
و تقدس راجح نیست و چون ایشان غائب را بر شاہد قیاس کرده اند و این کہ کسی کما لای
خود را تصور کند لابد از آن غافل شده باشد حاضر آرزو مثلند و شوند او تعالی عالم
ہمہ کلیات و جزئیات لم یزال و لایزال است غفلت و ذہولے را بوجہی راہ نیست
مثلند و شدن بدیج و جہ بوجہی راہ نیست و نیز مثلند و شدن بہ لذات و لالت بر حدوث
وارد و او منزه است از ہر سہمات حدوث تعالی و تقدس و کذلک نفی طعموم و رواج
بہ اجماع ثابت است کہ ذائق و واجد آن باری تعالی نیست و معتقد در این باب ہمین است
کہ ذانی محصل الرازی و بعضی گفتہ اند کہ این جملہ نوعی از انفعالات است و او تعالی
منزه است از جملہ انفعالات۔

سوال ۲۲۔ اگر ترا پسند خدایے را نصف و ربع و بعض و کل و جز توان گفت یا نہ چو
بگو توان گفت کہ این ہمہ دلیل بر ترکیب و تقسیم کند و این ہمہ دلیل حوادث و زوال باشد
تعالی اللہ عن جمیع ذلک علواً کبیراً

سوال ۲۳۔ اگر ترا پسند دلیل معرفت خدایے عزوجل چیست جواب۔ بگو عقل است۔
سوال ۲۴۔ اگر ترا پسند کہ عقل چیست؟ جواب۔ بگو کہ عقل نورے است کہ خدا
عزوجل آفریدہ است در باطن انسان بدان نور تمیز کند دل مردم صواب را از خطا
و حق را از باطل

سوال ۲۵۔ اگر ترا پسند جائیگاہ او کجا است؟ جواب۔ بگو بعضی علما گفتہ اند
در سینہ است اما قول شاہ حکما سر و علما و عاقلان امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ اینست
کہ دماغ است و صیح ہمین است

سوال ۲۶۔ اگر ترا پسند عقل حادث است و باری تعالی قدیم حادث و دلیل نہ حادث کند
بہ قدیم راہ نتوان برو جواب۔ بگو کہ آن قدیم این حادث را بتا پیر نور قدیم خویش

بہ خود راہ نماید و شناسا گرداند این حادثہ آنگاہ تواند کہ راہ بد و پر و اما بخود اور اجمالی
بد و نباشد ہم این جا گفته اند صاعف اللہ غیب اللہ۔

۲۶ **سوال** - اگر تراز پرند طریق معرفت عقل خداے را چسبیت؟ **جواب** - بگو استلال است
از اثر بہ موثر و از مضعوق بہ صانع شے حادثے متغیرے را دید کہ ثابت بیک حال نہ و متغیرانہ
حالی بہ حالے ساعتہ فصاعۃ - اندیشیر کہ او بخود نیست اگر بہ خود بودے متغیر نہ بودے لایا اور
محدثے و صانع باید و او باید کہ قدیم باشد متغیر نباشد و الا دور یا تسلسل آید و آن محال است
و او یکے باشد و الا مانع آید این مقدار قوت عقل در ہمہ است آنکہ نہ کند مقصر باشد توحید
ما خود بود ہم ازین جا گویند کہ شاہق جبل ما خود است توحید کہ عقل دلیل توحید است و ہمہ
کفار ما خود بایمان زیرا چہ عقل باہمہ است و ایشان مقصر اند و راستدلال بعقل و چون بحقیقت
باز آئی خلق ہدایت و رد ل کافر نہ شد خلق کفر شد و خلق اختیار آن او آن فعل را اختیار کرد
اور ہم بدان کار خواندند و بران اختیار ضروری تکلیف او مبتنی ہم بران شدہ است
وَاللّٰهُ الْهَادِيُّ اِلَى الْبِرِّ شَاد۔

۲۸ **سوال** - اگر تراز پرند چون دلیل معرفت خداے تعالیٰ عقل شر و عقل در ما وہ مردم موجود
پس چرا است کہ اکثر مردم خداے را نہ شناسند و در ذات و صفات او غلط کنند و در ہاویہ
افتند **جواب** - بگو کہ دلیل معرفت عقل است اما در استلال کردن باین دلیل و رسیدن
از ان بر صواب و حق مردم عاقل محتاج است بنور عنایت باری تعالیٰ کہ آیزاید است
و توفیق خوانند و ل ہر بندہ را کہ بر حمت ازلی خویش بنور عنایت و ہدایت و توفیق خویش
منور و روشن کرد و آن نور را در وسے بیافرید و دل او را منشرح و صدر او را گشاد و ہدایت
نور گردانید و دل او را بتائید و تقویت بدان نور خاصہ بخشید و بر راہ حق مستقیم ماند و از ہاویہ
فصلانت خلاص یافت و اگر نہ تمیز و متردد و جائز و بایر میان حق و باطل باشد و یا محتوم
میل و عریضدالی و کفر و وبال و ذوات و صفات و افعال حق تعالیٰ ماند و ہم بر این دلیل

عقل بزعم خویش راه صواب گم کرده براه خطا و باطل رفعت آن را حق دانست و این قهر است از خداے تعالیٰ که برابر او قهرے نباشد و این را اضلال و طرد و البعاد خوانند
 اَعَاذُكَ اللَّهُ وَآيَاكُمْ أَيُّهَا الْإِخْوَانُ عَنْ هَذِهِ الْخُسْرَانِ الْعَظِيمِ
 وَالْخُدْلَانِ الْحَبِيبِ.

فصل دوم

در معرفت صفات الله تعالیٰ

سوال - اگر ترا پرند صفات الله تعالیٰ بچند نوع است - **جواب** - بگو بر دو نوع است
 ذاتی و فعلی صفات ذاتی آن را اگر بگویند که تصور انفکاک این صفات از آن ذات
 متصور و ممکن نباشد چنانکه قدم حیات و علم و قدرت که اگر قدم رود و حدوث
 پیدا آید و حیات رود و موت آید و علم رود و جهل آید و قدرت رود و عجز آید و این
 همه صفات نقالین است و او تعالیٰ از ان منزله است - و صفات فعلی آنکه تعلق
 به دیگرے دارد و صفت ناشیری در غیرے پیدا آرد و تصور انفکاک ادا از دے
 متصور بود چنانکه رزق و تکوین و مغفرت و نیز گفته اند این صفات و انواع بر دو
 نوع دیگر است حقیقی که عبارت از ان پیدا کردن عالم امرے ثابت و تحقق باشد
 و اضافی که نسبتے باشد میان شیئین چنانکه علم نسبتے بین العالم و المعلوم و قدرت که نسبتے است
 میان قادر و مقدر و اما حیات مثلاً و قدم و تقا و وجود صفات حقیقی که عبارت که از معانی ثواب
 بذات حق و قدیم و باقی و موجود و اکثر مثلها علم و قدرت را صفت حقیقی گویند بلکه از امهات سبعه
 شمارند و صحیح همین است و این مثال بر قول بعضی است آید و به تحقیق آن هم درین فصل فی محل
 باید انشا الله عزوجل -

سوال - اگر ترا پرند صفات الله اعراض است یا ذوات **جواب** - بگو عرض توان گفت

زیرا چه اگر عرض گویند زوال لازم آید و ایشان قدیم اند و قدیم زایل نباشد و ذوات نیز نگویند
 زیرا چه تعدد ذوات قدا می آید و آن مذہب نصاری است که ثالث ثلاثه گویند و آن کفر است
 و العباد با الله منہار و دیگر اگر ذوات باشند قائم بخود باشند و صفات باری قائم بذات باری نه بخود
سوال - اگر ترا پسند صفات خدا را با ذوات باری یا در ذوات باری گویند یا نه؟ **جواب**
 بگو این دلیل بر حلول و تقارنت کند و آن روانیت و لیکین چنین گویند صفات الله قائم اند
 بذات خداوند نه باوردند در او -

سوال - اگر ترا پسند که صفات خدا عین ذات خداست یا غیر ذوات **جواب** بگو
 مذہب اکثر اهل سنت جماعت این است که نه عین و نه غیر و بعضی گویند همه غیر اند و بعضی گویند
 از اشاعره که صفات ذاتی عین و صفات فعلی غیر و تفسیر آن بالا گفته شده است - و معتزله فی
 صفات گفته و گویند بین معنی ذات باری تعالی را عالم گویند باعتبار تعلق او بمقدور نه از آنکه
 قدرت علم صفتی قائم بذات باری تعالی است زائد بر ذوات و معتزله او را عالم بلا علم و قادر
 بنا قدرت گویند و عالم بالذات قادر بذات هم خوانند - و کوا سبب فی قدم صفات کنند تا قول به تعدد
 قدا ما لازم بیاید و این جهالت است زیرا چه اگر ذوات متعدد و قدیم گیریم قول بقدا می آید و اما اگر ذوات
 باری با صفات او قدیم گوئیم قدا ما لازم نه شود و نسبت بمذہب نصاری نه باشد

سوال - اگر ترا پسند در مذہب اکثر سنت و جماعت جمع بین النقیضین یا ارتقاع نقیضین
 حاصل می آید زیرا چه عین نقیض غیر و غیر نقیض عین **جواب** - بگو که عین و غیر نقیض نه اند زیرا چه عین
 آن است که مفهوم او با مفهوم شئی دیگر متحد و واحد بود و غیر آن است که مفهوم او با مفهوم
 شئی دیگر یکی نبود و تصور یکی با عدم دیگری ممکن بود و این جائز است ثالث هم و آریم که نه عین
 بود و نه غیر بود همچون واحد از عشره و کل از جزو - واحد نه عین عشره است و نه غیر او است
 مفهوم عشره عین مفهوم واحد نیست و نه غیر عشره است که بی او عشره عشره نباشد و همچنین
 کل و جزو و اینجاست بسیار است این مختصر ازین مطول تمکل نتوان کرد و اما یک سخن اینجا

باقی است واحد از عشرہ جزئی از عشرہ است و ظاہر است کہ جز بعض از کل است پس
 اینجا نیز جزئیت و کلیت نتوان گفت کہ نہ عین او نہ غیر او فیما بین بحث در
 شے است کہ اول نسبت بہ کلیت و جزئیت ندارد و این سوال و جواب نہ نهایت
 الاقدام فی علم الکلام مذکور است و فہم آن و شوار لا جواب گویند۔

سوال۔ اگر ترا پسند صفات یکدیگر عین اند یا غیر اند مثلاً علم عین قدرت است یا غیر قدرت
جواب۔ بگو چنانچہ صفات لا عین و لا غیر اند کذا لک صفات یکدیگر نہ عین اند نہ غیر۔

سوال۔ اگر ترا پسند یکے از صفات باری تعالی اول و آخر است اول اسم شے است
 کہ آغاز بدان باشد و آخر اسم شے است کہ نہایت بدان باشد و آغاز شے و نہایت شے
 بدو تعالی نسبت نیست **جواب**۔ بگو اول در صفات باری معنی آن است کہ فرسے سابق
 از ہر موجودات کہ او را بدینے نباشد آخر بدین معنی است کہ او باقی باشد بعد فنا سے ہر
 موجودات و اورا نہایتے نباشد و ارث را ہمین معنی باید دانست۔

سوال۔ اگر ترا پسند یکے از صفات باری تعالی رحمت است و رحمت من حیث اللہ
 و توشدن و میل کردن بود و این در صفات باری و انبیت **جواب**۔ بگو کہ مراد از این رحمت
 ایصال ملایم بندگان است بدیشان و این لازم معنی عطف است زیرا چہ در ظاہر اگر یا و
 یا پدرے بر فرزندے مہربانی و ایصال ملایم طبع او کند و توشدن فی و میل بجانب او میباشد
 و مقصود از او ایصال آن ملایم است حق تعالی از ان میل و نہ توشدن منزه اما معنی آخرین
 و لازمی او کہ آن ایصال ملایم است همان معنی رحمت باری است و ہمین معنی در عطف و
 در وف میاید دانست۔

سوال۔ اگر ترا پسند یکے از صفات باری غضب است غضب غلبان جوش و دم است
 وقت رسیدن مکروه و این معنی نسبت بذات باری ندارد و **جواب**۔ بگو اینجا نیز مراد معنی
 لازم است و این ایصال غیر ملایم بہ بندگان است وقت قہر زیر اچکے را غلبان و دم

وقت رسیدن مکروه می شود و ایصال غیر ملایم بذات منضوب علیه میکند همچنان حق تعالی وقت قهر بر بندگان ایصال غیر ملایم طبع ایشان کند این معنی غضب است و همین معنی در انتقام باری باید دانست زیرا چه انتقام کینه است و کینه با باری تعالی نسبت ندارد و -

سؤال ۱۰ - اگر ترا پرند که یکے از صفات باری حیا است و حیا حجاب النفس عما یقبح مره و عاده و شریعة باشد و این معنی در باری تعالی محال است جواب - بگو حیا در صفات باری معنی باز ماندن از رسول عباد و لذرا ندن ایشان نا امید از حضرت خویش که معنی لازم حیا است در ظاهر زیرا چه اگر کسی شرم دارد از کسی مخالف او کار نمی کند و رسول او را درنگ و اندک چنین معنی آخرین و لازمی حیا مراد است -

سؤال ۱۱ - اگر ترا پرند که یکے از صفات باری مکر است و مکر صفت بقیح است در عباد پس در باری چگونه روا باشد که او منزله است از همه قبایح جواب - بگو در صفات باری تعالی بمعنی جزا دادن مکر است یعنی جزای مکر یا کران در روز قیامت خواهد داد ایشان را اول حالت نیک نماید که ایشان بدان خوش شوند و آخر بجزایب و نفرت پیش آید جزای آنکه در دنیا با مسلمانان مکر کرد و در بظاہر صورت موافق بود و دوست پیدا شده اند و در باطن عداوت خفی و نهانی داشته اند و بدان زیان هارسا نیر و اند و جزای مکر را مکر خوانند چنانکه جزای سبب سببیت که جزاء سببیت تسمیة تمشأها و جزای سببیت عدل است و عدل سببیت نباشد و این را صفت مشاکله خوانند و همین معنی در خدای باری باید دانست -

سؤال ۱۲ - اگر ترا پرند یکے از صفات باری حیات است و آن صفتی است که نشود تا وحس و حرکت یا اختیار تقاضا کند و این از صفات باری روا نبود جواب - بگو حیات در صفات باری بدین معنی نیست بلکه حیات الله صفتی است ثبوتی که موجب علم و قدرت باشد اگر گویند الحی بالمعنی موعین الحیات -

سؤال ۱۳ - اگر ترا پرند یکے از صفات باری سمع است و آن عبارت از اتصال حروف

و اصوات بود بواسطه مبادرت گوش که او را بدماغ و از او بدماغ راه بدل دارد و جواب
بگویم باری عبارت است از اوراک مجموعات بلا توهم و تخمیل نه بوصول هوا۔

سؤال۔ اگر ترا پسندیکه از صفات باری بصیرت و بصیر عبارت از مقابله بصیرت است ۱۳
بمروک چشم که او را بدماغ و از او بدماغ راه بدل۔ جواب بگو بصیر باری عبارت
از اوراک مبصرات است بغیر حاسبه بصیر اوراک تمام و کمال۔

سؤال۔ اگر ترا پسند علم غریب و بصیرت یا عین جواب بگو غیر است زیرا چه ۱۵
تفرقه می یابیم میان آنکه گوئیم نه بینیم و نشنیم و یا آنکه گوئیم دیدیم و یا شنیدیم پس معلوم شد که صفت آنکه گوئیم و نشنیم
سمع و بصیرت علم باشد و بعضی علم بمجموعات را سمع و علم بمبصرات را بصیر خوانند۔

سؤال۔ اگر ترا پسند بصیر و سمع چون صفت باری بود قدیم و ازلی بود در ازل مبصر ۱۶
و سموعات نه بود اگر گوئی بود خود قدیم و ازلی باشد و الا بصیر آید بغیر مبصرات و سمع بغیر
سموعات و همچنین قدرت و علم ازلی اند و معلوم و مقدر و ازلی بود پس قدرت بے مقدر
و علم بے معلوم آید و آن محال است و گرنه قدم معلومات و مقدر و رات و سموعات و مبصرات
لازم آید جواب بگو این صفات بالقوه بذات باری تعالی ثابت و محقق است در ازل
اما چون بارادت و حکمت و اختیار خویش سموعات و مبصرات و معلومات و مقدر و رات
را پیدا آورد و تعلق آن علم بدین معلومات در قدرت بمقدر و رات و سمع بدین سموعات
و بصیر بدین مبصرات بالفعل حاصل آید۔

سؤال۔ اگر ترا پسند پس تعلق حوادث بقدیات آید از ان تغیرے در قدیم آید که از ۱۷
توه فعل آید و حدوث تعلق فعل بدو شد که آن بود و جواب بگو از صفات اضافیات است
تغیرے اگر در صفات اضافی آید تغیر و صفات باری تعالی تقاضا نه کند و آن نسبت آن اشیا
حادثه بودند بدان صفات قدیم و این اصله و کائے در همه صفات فعلی و اضافی راجع است
بباید دانست این مخلص کبیر و اصله شریف در شرح عقیده حافظ صاحب عقیده
در کتاب علی بن لفظ همچنین است و در کلمه خود کرده است لهذا این لفظ شکوک ناند۔

ذکر کرد و است و همین سوال و جواب در خلق و ارواح و مشیت می باید و انت و این دلیل
که جمع و بصیر و علم و قدرت اضافی بود و آن خلاف اکثر فقها است و بیشتر متکلمان این
از این صفات سبب گویند و این را از صفات حقیقی دانند و صفات باقی را حج بدین هفت
گویند و بر ایشان این سوال حدوث تعلق محکم دارد و است جواب این چنین گویند که علم و قدرت
و جمع و بصیرت و احدی با این حقیقی در ازل که بزبان اشیا را کما هو بداند و بجز مقدمات
باشد و جمیع معلومات جامع جمیع مبصرات با هم بود و در این هفت هیچ تغییری و تبدیلی نیست آنکه
تغییر و تبدیل بحسب معلومات و مقدمات پیدا آید آن نسبت آن اشیا و حوادث باشد و راجع
به آن اشیا بود و نه بدان صفات زین پیش سخن نه گویند و این مقدار قاطع شعب خصمان نمی شود
و الله اعلم بالصواب.

نمانند

سوال ۱۸ - اگر ترا پرسند یکی از صفات باری تعالی ارادت است و ارادت میلان النفس الی
ما تشبه به بود آن در باری تعالی محال است جواب بگو ارادت در صفات باری یعنی تخصیص
مفعولات بوقت معین و صفت معین بود و مشیت ارادت هر دو بیک معنی است و همه مراد است بیک
ارادت است.

سوال ۱۹ - اگر ترا پرسند یکی از صفات باری تعالی علم است به جزئیات و کلیات و علم متغیر است
بحسب معلومات و الاجمل لازم آید زیرا چه زید مثلاً اگر نشسته بود در مقامی از آن مقام چون
خاست علم بدان جلوس او باقی است یا نیست - اگر باقی است خود جهل است و الا خود غیر
آید هم ازین جهت فلاسفه گویند علم به کلیات است و جزئیات نیست جواب بگو علم
اضافیات است و تغیر به و بحسب معلومات است و آن موجب تغیر نفس علم در ذات باری تعالی
نه کند حاصل این جواب انیت که تغیر و صفات اضافی در است و آن راجع به معلومات است
نه بعلم و نه بذات توهم و مطلوب همین است این جواب متاخران است و اختیار امام فخر الدین رازی
و صاحب صحایف امام حافظ الدین در اعطاء و شرح عقیده همین است.

سؤال - اگر ترا پرسند که غیر آن صفات که ما می دانیم به تفصیل دیگر نیست که ما با جمالی می دانیم بزرگ
 که موصوف است صفات کمال **جواب** بگو آری باشد که ما نمی دانیم بخلاف مستزله که ایشان
 میگویند جز این صفات دیگر نیست و اگر نقص در ایمان آید ایمان به صفت و آن صفتی مستقیم نبود
 و این جهالت است زیرا چه بر چه بدین معنی قرار شد که از موصوف به صفات الکمال ایمان
 بدین قرار گرفت تفصیل آن هر یک بر حسب احوال و احتیاج این نیست و در قرآن میگوید وَمَا أَوْتَيْنَا
 مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا جِلْدًا وَرُوحَیْتِمْ أَزْجَارًا حَصِیًّا تَنَاءَ عَلَیْكَ أَنْتَ كَمَا أَتَّيْنَا عَلَىٰ نَفْسِیْكَ
 و دیگر رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فرمود در روز قیامت برائے شفاعت چون شیخ تو مرا اسما علم
 کند این زمان نمی دانم بدان اسما بخوانم پس مستجاب شود و شفاعت من این است دلیل بر ابطال آن
 ایشان است -

سؤال - اگر ترا پرسند فرق میان صفت و وصف چیست **جواب** - بگو ظاهر این است که
 مترادف اند اما در تمهید ابواللیث میگوید وصف قائم به وصف و صفت قائم به موصوف و لهذا باری تعالی
 را موصوف به صفت گویند نه بوصف -

سؤال - اگر ترا پرسند اِنَّ سَاۤءِلَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی هَلْ یَعْلَمُ عَدَدَ اَنْفَاسٍ
 اهل الجنة یقال له اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَعْلَمُ اِنَّ عَدَدَ اَنْفَاسِهِمْ وَفِی الصَّحَاحِ هَلْ
 یَعْلَمُ اللّٰهُ عَدَدَ اَنْفَاسِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالتَّارِخُ خَدَّیْ تَعَالٰی شَمَارَةَ مَہَا اهل بہشت میداند
 یا نہ و کذا لک اهل النار اگر گوی تمیزند چهل کبری لازم آید و اگر گوی میداند شمار اهل الجنة و النار
 لازم آید و اهل جنت و اهل نار بدی اند و ابد را نهایت نیست و الاغایة لا یلین فی العلم **جواب**
 بگو این محال است و الله لا یوصف بالمحال و لا یحالی بالمحال و محال در تحت قدرت
 حکم تعالی و فعل نیست و نیز می توان گفت که علم صفت اضا نیست و حدوث تعلق باضافی
 شود و آن را جمع بدان حادث نه بدان قدیم پس چنانکه آن معلوم می شود همچنان علم باشد
 و اگر معلوم تمام می است آن را تمام می میدانند و اگر ناقصی است ناقصی میدانند چنانکه

یا نمی دانند
 بالتحال
 حکیم

وجودی آید همچنان می داند هم چنانکه بوجوب و خواهد پیوست خواهد دانست این هم تعلق خواهد بود
بدان اشیا موجودات را جمع نه بدان صفت قدیم و نه بدان ذات باری و این مذہب
بعضی متکلمان که علم و قدرت از صفات اضافی دارند

۲۳

سؤال - اگر ترا پسند آن صفات هفت که ایشان ائمہ سنیہ میگویند و دیگران را بدان بازگردانند
که نام آن جواب بگو علم و قدرت و سمع و بصر و حیوة و ارادہ و کلام است و بعضی
ہفت گونید و ششم بقا است و آنچه باقی است چیزے را سلبیات میگویند و چیزے را اضافی

۲۳

سؤال - اگر ترا پسند کیفیت بازگردانیدن باقی صفات سوے این هفت چیست **جواب**
بگو مثلاً حجت را ارادہ ثواب میگویند و رحمت را انعام بر عباد میگویند و این از اضافیات است زیرا چه
انعام بر عباد و نسی است میان بنده و باری - و اشعریہ رحمت را ارادت انعام میگویند و رضا
اگر بمعنی ارادت اگر ام المؤمنین گوئی راجع بارادت باشد و اگر بمعنی ترک اعتراض گوئی پس سلبی باشد فعلی ہذا
و مگر صفات -

۲۵

سؤال - اگر ترا پسند یکی از صفات باری شکر است و کبر صفت تیسریم است زیرا چه
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمود **لَا يَدُ فَوْقَ حُلِيِّ حَبَّةٍ مِنْ كَانِ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ
حَبَّةٍ مِنْ كِبَرٍ** **جواب** بگو معنی این کبر کہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمود آن
است کہ **الْكِبْرُ غَمَطُ الْحَقِّ وَ تَحْقِيقُ النَّاسِ** کہ پوشیدن حق و خوار داشتن مردمان است و اما کبر
در صفات باری معنی کبر یا است و آن عظمت جلالت باشد چنانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
فرمود **حَكَايَةُ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعِظْمَةُ أَسْرِي** یعنی کبر یا و عظمت صفت لازمی
من اندر مگر منفک نمی شوند از ذات من چنانچه از اروا از ذات شخص منفک جدا نہ گردد -

۲۶

سؤال - اگر ترا پسند یکی از صفات باری تعالی جبار است و در قرآن آمد است
إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ پس خود را جبار چون گوید **جواب** بگو جبار در
باری معنی جبر کنندہ و شکستہ بندگان مراد است یعنی اگر کسی را شکستگی و زیادتی در حق و جان حال

بمقابل آن حق تعالی ملام طبع او چیزی رساند که بدان شکسته او درست شود و هر احدی او
مذلل کرد و اما جبار که در قرآن مذکور است ظالم مراد است. و جبار که در صفت باری است
آن معنی چهارم و معنی چینی باشد شکسته کامها.

سؤال - اگر ترا پرند باری تعالی را مختار در افعال خویش بایگفت یا موجب بذات خود
بگو مختار. زیرا چه موجب بذات مذمب فلاسفه است اهل سنت و جماعت از آن بیزارانند معنی
موجب بذات در مذمب ایشان اینست که ذات او این اقتضا کرد که از این افعال آمد
که اگر خواهد او که نکند هم شود چنانکه در احوال و آب در احوال ذات او این تقاضا کند
که هر چه منقل شود و آن سوخته شود و هر که در آب آفت غرق گردد و اگر آب خواهد که غرق نکند
هم غرق شود و این معنی باطل است هم عقل و نقل که اگر چنین بود بایستی جمله موجودات
بهمه احوال و همه اوقات و همه صفات موجود می بود و نیز هیچ مخلوقی معین هیچ صفتی و هیچ
نه بود و ذات باری تعالی منقل از موجود بود چنانکه علت تامه بی معلول
پس موجودات ازلی می بود و این باطل صرف است اما نقل در قرآن میگوید وَ ذٰلِكَ
يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ و نیز فرموده يَقْعَلُ اللّٰهُ
مَا يَشَاءُ وَيَجْزِي مَا يُرِيدُ پس دلیل کند که افعال او اختیاری و ارادی باشد
نه قصری و ایجابی.

سؤال - اگر ترا پرند یکی از صفات باری کلام است و کلام در شاهد حرف و صوت
را گویند که از خارج انسان بیرون می آید و آن در صفات باری تعالی است جواب
بگو کلام در صفات باری تعالی کلام نفسی است و آن معنی است قائم بذات باری تعالی
است و آن تمیز شئی از شئی با قصد خطاب بدون بیان از دو همین کلام نفسی در انسان است
حق تعالی در انسان قوتی نهاده که بدان دل او متکلم است و بدان مجرب بدان امر و نه
متکلم است و آن را قوت مطلقه گویند و در اصل ماهیت انسان همان است یعنی ماهیت
نفسی

انسان حیوان ناطق است و حیوان جنس است و ناطق فصل پس بدین معنی منطقی تو
 ناطق فصل با هیت انسان گفته است چنانکه در علم منطق مبرهن در روشن شده است
 فصل با هیت انسان همان است چنانکه در قرآن میگوید وَ يَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ وَ
 امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ می فرماید انی اقرؤ فی نفسی مقالہ کثیرة تقریر می کنم در نفس خویش
 گفتا بسیار یعنی دل من با من بسیار گفتار می گوید و بر یک نفس خویش می یابد که دل او با او
 چیزی می گوید و چیزی می فرماید و از چیزی باز می دارد آن کلام نفسی است در شکل شاعرانه
 اشارت کرده است **إِنَّ الْكَلَامَ فَقِي الْفَوَاحِشَ إِنَّمَا جَعَلَ اللِّسَانَ عَلَى الْفَوَاحِشِ**
 بدین معنی که سخن گفتن بر آئینه در دل است و گرداننده زبان بر دل راه نمابنده اما کلام نفسی او
 تعالی تقدس قوتی قایم بذات و قدیم است ذاتی است و ازلی است و کلام نفسی انسان
 معمول است و محدث است زایل و فانی است و ناقص است مترجم آن کلام نفسی
 در بشر خداست تعالی جاره لسان داده بدان خلق حروف و اصوات می کند و خارج آنها
 که بدان هر چه می خواهد پدید می آید و در هر چه مردم در دل دارند زبان در سامع مسامع اعیان
 می کند اما در صفت باری تعالی چنین است **كَلَامَ نَفْسِي خَلَقَ حُرُوفَ وَ اصْوَاتَ دَر لُوحٍ مَحْفُوظَةٍ كَرُوهُ**
 و چنانکه یا به ملکه دیگر نموده و یاد در هوا کرده و آن را به ملکه و به بنی و ولی شنوایانیده و یاد در درخت
 کرده و یاد در درخت آفریده و بدان به کس شنوایانیده و ایشان بهر کس که فرمان داده رسانیده
 بلکه به بنی و بنی بر امتی و آن معنی واحد است به حقیقت خویش هم بدان امر هم بدان ناهمی و هم
 بدان مخبر است و هم بدان متخبر و کذلک جمیع انواع کلام غریب تقریر است این تقریر
 بر قول مشهور است اما تحقیق مولینا در شرح عقاید و تحقیق میرزا شریف در حاشیه شرح
 موافق خویش برین است که کلام اللہ نزدیک محققان و مترجمان سلف یعنی صحابه رضوان اللہ
 علیهم اجمعین اسم بر دو معنی و لفظ است موضع واحد است بر وجه اشتراک و بر دو معنی لفظ
 و معنی قدیم اند قایم بذات حق من غیر ترتیب فی اطراف است ترتیب حروف و اصوات نفس
 به این عبارت از لفظ "غریب تقریر" "تا ما در تحقیق و تحقیق است" در نسخه قدیم (نمبر) موجود است ۱۳

در نفس

مبین آن

هم بر دو معنی

هم حادث اند به مہرین سلف گفته اند المقدر قدیم والقدرت حادث و این قول بسیار خوب است نزدیک کسی که تعلق بفعل و فہم می کند و قیام الفاظ بذات باری تعالیٰ فکر کن نیک سخنی است و دقیق و تحقیق است این نیکو فہم کن بسیار مشکلات بحث کلام ازین تقریر حل می شود صاحب صحائف میگوید این تقریر خاصست من است کسی بر من سابق نہ کشدہ و بیشتر متاخران ہمین اختیار کرده اند انکار کے معترکہ بر کلام ایشان کردہ اند کہ متکلم کلام و احد ازلی بدان آمد و ناپی و مجر و مستحکم ہو کلام واحد کلم بدین انواع مختلف چون نتوان گفت و بعضی ایشان جواب گفته اند لا یبعد لان مرجعہ الی الاخبار و این را بعضی ذکر کردہ اند اگرچہ بہ لازم می توان ہر یک نوع را از کلام تاویل اختیار کردہ اما انکار حقائق مختلف بدین جواب مشکل باشد این تقریر ماسا قاطب شد و جلے انکار نماید و ہم بدین تقریر ظاہر شد کہ او تعالیٰ در ازل موصوف است بدین کلام اما اخبار کردن از محدثات چنانکہ فرعون و موسیٰ و یعقوب و یوسف و سایر اینہا و امر و نہی در ازل بالقوہ بدین صفت بود اما حدوث تعلقات زبانی بالفعل بہ حسب وجودات و ما مورین ہمین و مجرین عنہم زما ما فرما تا قرنا فقرنا ہمچون حدوث معلومات بعلوم و مقدرات بہ قدرت و مرادات بارادت است و آن ارادہ قدیمیہ ازلیہ است و آن راجع بدین محدثات و مخلوقات باشد اما او تعالیٰ منزہ است از حدوث چنانکہ علم و قدرت کذافی المعالم و شرح العقیدۃ النہجیہ لہروی و این جواب کلام مبنی بدین است کہ کلام صفت اضافی باشد و آن نیز مخالف اکثر فقہا است اللہ اعلم و آتت خمس و سکوت بدان کلام قدیم و ازلی ہرگز رجوع نہ کند پس بدین جواب سا قاطب شد جواب معترکہ و گرامیہ کہ ایشان گویند او تعالیٰ در ازل اگر مجرب باشد فرعون و موسیٰ در ازل کجا بودند و آمدن او برود نہی کردن از کفر و ایمان پس خبر باشد یعنی مجرب نہ ہو جہل و بعضی ازین جواب گفته اند کہ ایجاب در ازل برائے تحصیل مامور بہ بود بوقت وجود مامور بہ بودن او صلاح برائے ایشان آن فعل محسن اخبار و رازل علمی بود کہ او تعالیٰ در ازل عالم بود و بکائنات مقدر بود و انجہ بود و باشد ہمیشہ محقق بود و از ان اخبار کردہ

و آتت تعقل و مشکل کہ قیام الفاظ من غیر بذات اللہ تعالیٰ

کلام نشا چون نتوان گفت

انبیاء

و این وقت جواب نیز مبنی بدین است

ایمان تحصیل مامور بہ بودن او و ایتان

همچنان بود که او گفت و او تعالی از فی است زمان ماضی و استقبال بدو تعلق ندارد و ازل و
 آیدش او کلج **بِالنَّصْرِ بَلْ هُوَ أَقْرَبُ** چنانکه در قرآن میگوید **وَ مَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ**
شَلْجَ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ زمان ماضی و حال و استقبال پیش او یک لحظه باشد بلکه ازک
 تر پس آن سوال سبقت زمانی و یا تاخیر از زمان در صفت باری همه جهل است و بدین معنی هر روز و یا
 و برهان اصفیاسمی نبی علی و صی زوج البتول آنخ الرسول ابو السبطین الحسن و حسین القایر العالی
 علی بن ابی طالب کرم الله وجهه و صری الله عنده اشارة می کند **هُوَ خَالِقُ الزَّمَانِ**
وَالْمَكَانِ كَمَا يَكُونُ زَمَانًا وَ كَمَا يَكُونُ مَكَانًا اذ اكان منزها عن الزمان فخطابه علمی
 فیکون مع مخاطب علمی بحسب زمانه و حاله و یکون الماضی بالنسبة الی زمان
 المخاطب فیمخاطب کل المخاطب بحسب زمانهم و حالهم و هذا میسر یجمل
 به غویصات الشکوک پس ظاهر شد ازین کلام ما بطلان مذهب معتزله که ایشان انکار کلام
 نفسی کنند و باری تعالی را بدین معنی که خلق حروف و اصوات کرد که در لوح محفوظ متکلم خوانند
 و او موصوف بکلام نفسیانه و بعضی ضایعه کلام الله را همین حروف و اصوات گفته اند
 و بعضی گرامیه کلام الله را حادث لافی محله و بعضی حادث در ذات باری گفته اند و بخی که توقف
 کرده و ز قدیم و حدوث این هم جهالت و ضلالت است اهل حق ازین میرا اند تعالی الله عما
يَقُولُ الظَّالِمُونَ عَلُوا كِبِيرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدٰنَا لِهٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ
لَوْ لَا اَنَّ هَدٰنَا اللّٰهُ

برخی

سوال - اگر ترا پسند کلام الله شنید و بشود یا نه ؟ **جواب** - بگو چون گفته شد که کلام الله
 معنی است قایم بذات باری تعالی حروف و اصوات نیست مسموع نباشد و معنی آیت **حَقِّقْ كَيْفَ تَسْمَعُ**
كَلَامَ اللّٰهِ و ال بر کلام الله مراد است و دال بر کلام الله چنانکه ما گفتیم همین حروف و اصوات
 مخلوقه باری تعالی است اگر سریانی است آنرا توریست خوانند اگر عبرانی است آنرا ایهیل خوانند
 و زبور گویند و اگر عربی است قرآن خوانند و بعضی دیگر از بنیای صحیف دیگر هم بودند بزبانهای مختلف

۲۹

و آن سعد و محصوریت

سؤال ۳۰ - اگر ترا پسند قرآن چون اسم دال بر کلام نفسی باشد پس چه معنی است حدیث رسول الله صلی الله علیه و سلم القرآن کلام الله غیر مخلوق و من قال مخلوق فهو کافر

نحو ذی الله العظیم جواب بگو قرآن اسمی است مشترک میان دال و میان کلام نفسی چنانکه گویند این حکم ثابت است بقرآن و هم بدین معنی رس قرآن جنب محو است و عاقلین روایت و فلان حافظ قرآن است و حجتی نیست بر آن احکام شرعی همین قرآن مکتوب

هم بدین تعریف

و منزل منقول متواتر است علمای اصول هم بدین معنی تعریف کرده اند و ترتیب و سماع و وجه استدلال و طریق استنباط و احکام و اسامی هر صنفی و نوعی و جنسی با صیغی

هر علم متعلق بهمین قرآن است و در حدیث قرآن اسم معنی است قدیم قائم بذات باری تعالی و کلام حقیقی و نفسی و غیر مخلوق و هر که آنرا مخلوق گوید بیشک کافر باشد بخود بانه منبأ

و نفس غیر مخلوق

سؤال ۳۱ - اگر ترا پسند منزل مکتوب نیست پس مکتوب بر کاغذ را که قرآن خوانند چه معنی جواب

بگو هر شیء را وجودی است در حسی و وجودیست در ذمین و وجودیست در عبارت و وجودیست

در کتابت نقوشه و اشکال تالف و عبارت قوی و موضوع بر آن حروف که دلیل کند

بر آن مکتب حروفی که آن را عبارت گویند چنانکه گویند النار هو جوهر محرق ذکر کرده شود

به لفظ و نقش کرده شود و تعلم و لازم نیاید که نقوش محرق باشد و یا حقیقت نار پس صوت و حرف

بود پس کتابت دلیل کند بر عبارت و دلیل کند بر آنچه در ذمین است و دلیل کند

بر آنچه در عین است حاصل آنجا آمد که قرآن موصوف است باوصاف حوادث و مخلوقات

و مراد از دال است نه کلام نفسی و آنجا که قرآن موصوف است بصفات قدیم آنجا مراد کلام حقیقی

و نفسی است

سؤال ۳۲ - اگر ترا پسند معنی قرآن غیر مخلوق است یا عادت ؟ جواب بگو اگر معنی او قائم

بذات و صفات باری است قدیم است و اگر اخبار است از محدثات و متعلق با زمان و مکانند

آن لفظ یا معنی حادث این سخن در ردّ خوارج صاحب تحقیق گفته است.
 سؤال ۳۳ - اگر تراپزند القرآن غیر مخلوق گویند یا نه؟ جواب بگو بیک معنی صحیح باشد اما
 شایخ منع کرده اند تا سبقت و هم بذهب خابله نیاید اما چنین گویند القرآن کلام الله
 غیر مخلوق تا و هم بذهب ایشان نباشد و اتباع حدیث نبوی هم بود این سخن در شرح عقیده
 نسفی مولانا سعد الدین هرودی نبشته است که قرآن حروف و هوات است کلام الله بدین معنی
 که دال است بر کلام حقیقی و آن مولفات و مخلوقات الله است نه آنکه از مولف بشر همچین در طاعت
 مردم نباشد.

۳۳

بالبیضاء اودان
فنازانی است

سؤال ۳۴ - اگر تراپزند تو گفتی لفظ قرآن مشترک است میان حروف و هوات عربی بنز
 بر رسول الله صلی الله علیه و سلم و میان کلام نفسی و علما گفته اند انما سمی القرآن کلام الله
 حجاز الدلالة علیه جواب بگو معنی سخن ایشان اینست که کلام الله تحقیق آن معنی که قائم بذات
 است و مییغظ بدان وضع او بر آن نیست مگر باعتبار دلالت این حروف بر آن معنی است بهر حال
 لفظ انما سمی دلیل بر وضع می کند پس معلوم شد که انکار وضع ندارد و اما بیان وجه تسمیه سبب وضع
 قرآن بر اسم این معنی بیان کرده اند

۳۴

سؤال ۳۵ - اگر تراپزند چه معنی است سخن بعضی شایخ را که ایشان گفته اند المقروء قدیم
 والقراءات حادثة و مقروء به معنی حروف و هوات است جواب بگو ازین مقروء محفوظ
 مراد است این تقوش متخیله در قوت متخیله است از ترتیبی در قوت متخیله نیست ترتیب و قرات است که خارج
 بدان مساعده نیست که غیر ترتیب قرات توان کرد و ترتیب صفات حادث پس معنی سخن ایشان که
 المقروء قدیم آن باشد که فیها صفة من صفات القدیم وهو عدم الترتیب
 والقراءات حادثة لیسنت فیها صفة من صفات القدیم اصلا بل هو محض
 حالص علی صفت الحکومت کالترتیب والتعاقب ونحو ذلك
 سؤال ۳۶ - اگر تراپزند چه معنی است قوله تعالی و ما کان لبشر ان یتکلمه الله

۳۵

۳۶

128207

الْأَوْحِيَاءُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ الْحَبَابُ وَأُورِثُوا كَلِمَةَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 است که کلام الله آدم شفاها جواب گو مراد از بن جناب مبین واسطه حروف و
 اصوات است که او تعالی چون خواهد بیک سخن بکلام نفسی خود را بشنوا ند و معنی حدیث است که آدم
 بواسطه خلق حروف و اصوات کلام الله شنید و آن را در ظاهر سخن مشافه گویند که مردم با کلام
 حکایت کنند و شخص واسطه در میان باشد گویند فلان با فلان شفاها کلام کرد و مشافه سخن گفتند یعنی
 بلا واسطه رسولی و ترجمانی و پادشاه چون بغیر واسطه پیرے و حاجے و وزیرے کسی را مکار
 فرماید و فرمانے و بد گویند که با فلان مشافه شد و این بواسطه حروف و اصوات است که بدان آن
 پادشاه کلام نفسی خویش او کند یعنی آدم علیه السلام را آن مرتبه است که با او بی واسطه رسولی و بلکه
 یا بشری سخن بود است و این مرتبه خواص باشد و حیاء او برسل علیه سولاً مرتبه خواص و عوام است
 ستر ال - اگر ترا پسندیکه از صفات باری تعالی رویت است او تعالی و تو در دنیا ۳۰
 جایز الروتیه است علی الدوام و در آخرت واجب است رویت او مومنان را در بهشت
 بچشم سر و هر شے که چشم سر و پیراه شود در بهشت شرط باید و آن محاذات رانی باشد با مرئی و شوی
 مسافت میان ایشان و قرب قریب و بعد بعید و نباشد و مرئی سخت لطیف نباشد و مسافت
 حاسه و شئی مرئی قابل رویت بود و عدم حجاب میان رانی و مرئی و بعضی این شرط بر رانی محال است
 رویت چگونه بود و جواب بگو این شرط شرایط نفس رویت نیست بلکه این شرط اولی اجراء است
 عادت رویت ملاحظا را است نه آنکه در حقیقت شرط رویت است زیرا چه با جماع مومنان
 و اکثر معتزله مقر اند بدین که حق سبحانه تعالی رانی است و هرگز این شرایط در رویت مقصود و نتوان
 و اگر شرط بود هر آئینه متغیر نشد و در شایده و غایب هر گاه که تبدیل شد هم بقول معتزله معلوم
 شد که شرط حقیقی نیست اما شرط مادی باشد که در عادات با جبر او در رویت اشیاے محوسات
 رابے این شرط نیست اما اینجا یک سخن پرسند که بحث در رویت حاسه بهر سه واسطه مطلق
 رویت و ایشان باری را رانی بدین حاسه نمی دارند شامی خواهد اثبات سخنے دیگر رابے

اثبات رویت را گویم کہ اللہ تعالیٰ بیشک و بے نزاع خود را خود می بیند پس رویت ذات او
 امری ممکن باشد و بر امر ممکن صاحب شرح صادق قولاً و فعلاً اخبار کرد و ما را اعتقاد بدان واجب بود
 سیدسالدین صاحب صحائف رسالہ موجز و عقیدہ نوشتہ است این سخن را در ان اثبات کرده
 رویت اللہ بدین حاستہ بکنند بغير این شروط و مقیاس علیہ منخواہ کہ رویت باری تعالیٰ کنند و قیاس
 مع الفارق صحیح و روان باشد اما قطع این شعب و الشرح ازین تعبیر بقول شیخ الشیوخ شہاب
 الدین صاحب عوارف بود کہ در علم الہدی آوردہ اند کہ او تعالیٰ بکریم عمیم و
 و لطف قدیم خویش در روز قیامت چشم مومنان را بنور خویش کہ بدان نور حق تعالیٰ
 ہمہ چنان را بی حجت و بی کیف و سمت می بیند و مستور بدان نور خواهد کرد تا بدین چشمہا بآن
 نور اللہ کہ جتنے سمتے ندر و حق تعالیٰ را بے جتنے سمتے و کسے و کیفے خواہیم دید و این امرے
 ممکن است انکار آن از روی عقل مستحسن نیست و شرح بدان وارد بر ما واجب باشد کہ
 عقیدہ کنیم بالقطع ہمیں خواهد بود و انکار آن جز بہالت صرف و حماقت خالص نباشد چنانکہ
 چشم ما امروز طاقت آن ندارد کہ آفتاب را تواند دید و چون آنکہ مستدر می شود ہم نور آفتاب
 پر توے از ان میگیر و بعضی از ان مستفیض می گرد و ہم نور آفتاب آفتاب را می بیند چنان دنیا
 شونہ آخرت است ہم نور اللہ تعالیٰ را در روز قیامت خواہیم دید و ہم بدین معنی است سخن مشایخ
 ہارائی اللہ غیر اللہ بہتر ازین سخن در باب رویت اللہ قطع شعب جاہلان محرم سخنے
 در کتابے بہ نظر نیامدہ است و باین ہمہ از بکار ہ بازنماند کہ حرمان و امنگیر او خسران
 گردگان وقت اوست نیکنختے باشد کہ بدین سخن امروز تقلید کنند و فردائے قیامت ہمیں را
 معاینہ کند و چہ دولت باو چہ لذت باو در بہشت از ان گیر و رزقنا اللہ و ایاکم هذا اللہ
 العظیم و اللذات الکبریٰ بحمدہ النبی المصطفیٰ و آلہ المطہرین المرکز صلی اللہ علیہ
 و آلہ و سلم۔

سؤال - اگر ترا پرندہ ممکن نیست کہ چشم کے را از دوستان خویش خداوند تعالیٰ و تقدس

مستند بدین نور مستفیض بدین فیض ہم در دنیا کبذ چنانکہ اور اور آخرت خواهند دید ہم در دنیا
 بینہ جواب بگو آری ممکن است رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را در شب کعبہ حجاج
 بر قول اصح رویت شد بود اما درین کہ بعین اسس بود یا قلب اختلاف کرده اند در مدارک
 می نویسند قیل المرئی هو اللہ بعین رأسه و بقلبہ و اختلاف نیز دلیل امکان است
 اگر ممکن نہ بودے رسول اللہ را ہم باتفاق نہ بودے زیرا چه در امر تحمیل رسول اللہ و دیگران
 ہم برابر اند و نیز هر دلیل کہ علمائے سنت امکان عقلی در آخرت اثبات کرده اند ہم بدان دلیل امکان
 در دنیا ثابت شدہ زیرا چه او تعالی لا یتغییر فی صفاتہ و لا فی افعاله بحکم ویت الالوان
 ہم جزے کہ او را ممکن در آن جهان است درین جهان بے قیست و الا تغیر و لا لازم آید بحدوث الالوان
 و این محال است و لیکن وعدہ بر سبیل حتم و عقیدہ بر سبیل وجوب شمع در بہشت وارد شدہ
 فلیقصر علیہ۔

سوال - اگر ترا پسند کہ رویت اللہ تعالی در خواب باشد؟ جواب بگو در عقیدہ ما عقیدہ
 و در کتب دیگر میگویند باشد بنابران حکم است از سلف بحدے کہ انکار آن توان کرد
 منع کرده اند و در آن یا نکذیب سلف صالح باشد و یا محکمے در کلام ایشان و آن عدول
 از ظاہر است و آنکو میگویند کہ خواب خیالے است و او تعالی در خیال نہ گنجد بایشان
 این شکل می آید کہ او تعالی در حاستہ بصیر چگونہ گنجد هرگز ممکن باشد کہ در حس بصیر آید پس چنانکہ
 در بہشت با سرہ بہشتیان را بدان نور مستمد گرداند کہ بدان نور و سے را بینند کذا لک اند
 حکایت سلف معاروم شد کہ تخمیناً سلف را مستمد بدان نور کہ در خواب بدان نور خدا سے را می بیند
 امرے قابل از روضے عقل و سمع متواتر از سلف صالح وارد است انکار آن کما بقره
 صرف است و اگر در بیداری از سلف صالح بصرت و ارد شرے برین نیز قابل
 می شدیم چون سمع در بہشت وارد شد کہ البصار بدین نور مستمد خواهد شد بدین البصار در
 بیداری نخواہیم دید عقیدہ همان کردیم چون در سمع وارد شد کہ بصیر مبارک رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در شب معراج بدان نور مستبد کرده بودند و بدان نور شاہدہ کردہ عقیدہ بدان کردیم و چون در سمع وار و شکر کہ متخیلہ سلف را بدین نور در دنیا در خواب مستبد کردند و ایشان دیدند و حکایت کردہ اند بر سبیل تو اتر از ایشان منقول شد و ایشان متقدم و امین اند و مقتدایان و پیران دین اند عقیدہ واجب شد کہ بو تو مع آن در خواب دور بیداری صریح چیزے نیامد از ان اساک کہ دیم و لکن رو است روایت در کتب فقہ چینی بدیم کہ بدین البصار در دنیا بیداری واقع نخواہد بود ہم بدان عقیدہ باید کردہ در تحقیق چنین شد کہ یک بار در بہشت حق سبحانہ تعالیٰ خود را در جملہ مومنان چشم بر سبیل ختم و خوب خواهد نمود و این صفت خاصہ آخرت است در دنیا یح و وقتے نخواہد بود پس فضل عظیم مر آخرت را بر دنیا و بعضی سخن گفتہ اند سکوت درین باب احوط است و این سخن چند معنی دارد یکے آنکہ نہ منع است در خواب باید کرد تا مخالف سلف نیاید و نہ قابل باید شد زیرا چہ او در خیالی نہ گنجد و جواب آن بالا گفتہ شدہ است۔ دوم احتمال آنکہ بینندہ در خواب چنین چیز مشاہدہ کند سکوت او را احوط باشد از گفتار یا مردم کہ خدا سے را در خواب دیدم سو م آنکہ آنچه دیدہ باشد سکوت در بیان کیفیت رانی و صفت مرئی احوط باشد بلکہ واجب بود زیرا کہ او آن نیست کہ گوش توان شنید یا عقلی تحمل توان کرد ہمان بینندہ و اند کہ چہ دیدہ است فطن خیل او لا تسئل عن الخبر و آنکہ چیزے بیند قابل بیان نباشد و اوراک آن کسے نتواند کرد و کیفیت و صفتے در زبان کسے نہ گنجد لا بد سکوت احوط بلکہ ضروری و لابدی باشد اما رویت بہ قلب کہ آن را مشاہدہ خوانند آن با جماع دین و بہ قرآن و بہ قول نبی و سلف تابعین و تبع تابعین و علماء متقدمین و متاخرین ثابت بیشک و القطع و یقین است بہ بیداری و تفرغ در دنیا و آخرت دروسے بہ یک رنگ است و آنکہ بعضے مشایخ صوفیان در بعضے علبات وجد ایشان سخن بر غیر حد و دوسے کہ گفتہ شد صادر شدہ است یا ماول است یا حوالہ بدیشان است لانکرہم ولا نقدری ماہم فہم رجال اهل خلوت و اصحاب سر

بِاللَّهِ لَيْسَ مَعَهُ مَعَامَلَةٌ وَلَا تَقْدِيرٌ وَلَا يَحْسُنُ لَنَا انْكَارُهُمْ مَتَكَلَّمَهُمْ وَأَمْرَهُمْ
 إِلَى اللَّهِ وَلَا يَقُولُ فِيهِمْ إِلَّا خَيْرًا فَإِنْ كَثُرَ مَا يَحْسُنُ فِي الْخَلْقِ وَلَا يَحْسُنُ
 فِي الْحَبْلِ وَكَأَيِّنْ هَمَّ تَرْجَمَهُ زَوْدِي وَكَشَفَ زَوْدِي اسْتَبَدَّ كَمَا وَرِيَارِي نُوْشْتَه شَدَه آت
 وَعَدَاوَتِ بَادُوسْتَانِ خَدَا وَاهَانَتِ مَقْرَبَانِ حَضْرَتِ اَوْ نَه كَنْدُ كَرْدِ شَمْنِ خَدَا وَاوَمَرُودِ حَضْرَتِ
 وَكَمْ اَهْلُ كِه جَابِلُ نَادَانِ بِي عَاصِلِ بَاشَدِ وَاوَمَرِ بَابِ وَاوَمَرِ شَدِيدِ وَاوَمَرِ شَرِيقِ
 حَدِيثِ صَحِيحِ آئِدِه اَسْتِ مَنْ اَهَانَ نَبِيَّ وَاوَمَرِ عَادِي وَاوَمَرِ يَارِزْتَه بِاَلْحَاوِيَه
 وَكَدَامِ وَاوَمَرِ شَدِيدِ تَرَاوَمَرِ زَنْتِ كَبِيرِ مَتَعَالِ وَاوَمَرِ غَالِبِ وَاوَمَرِ زَوْدِ اَلْجَلَالِ بَاشَدِ

حکایت برید و انواع عذاب درین محاربه داخل است۔

سؤال۔ اگر ترا پسند بر حکم ظاهرین آیت **فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ**
 مُوسَى صَعِقًا رُؤِيتِ جَبَلِ رَابُودِ **جواب** بگو که در عقیده حافظیه می نویسد که در جبل خلق
 حیات و فهم و بصیرت که در کوه خدای را دید و در دنیا بر کوه رویت واقع شد اے احمق منزله

چه آن کار مشکلی شئی را در دنیا بگو پس دادند اگر انسان که عظم مخلوق است ببیند ترا عجب می آید۔

سؤال۔ اگر ترا پسند چه معنی است حدیث رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم را که گفت **انکم**
سَتْرُونَ رَبِّكُمْ كَمَا تَرُونَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ **جواب** بگو مقصود تشبیه رویت
 به رانی است و تحقیق تشبیه مرئی به مرئی یعنی چنانکه این رویت شما مرئی تحقیق است تمهید
 لا تضامون فیہ ائی لا تشکون ہم بدین معنی دلیل کشد همچنان رویت خواهد بود
 نه چنانکه مرئی در جهت است خدای نیز در جهت خواهد بود و تعالی الله عن ذلک

و در صحیح حدیث دراز است در آن چند جمله است که هم بدین معنی دلیل می گذر عن

سعید بن مسیب رضی الله عنهما انه لقی ابو هريرة فقال ابو هريرة

اسئال الله ان يجمع بيني وبينك في سوق الجنة فقال سعيد فيها سوق

قال نعم اخبرني رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ان اهل الجنة اذا

از صحیح جلد دوم صفحه ۲۲۰-۲۲۱ مطبوعه معراج حدیث را مقابلہ تصحیح کرده ام۔ ع ح

دَخَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ آعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مَقَلِّ رِيَوْمِ الْجُمُعَةِ
 مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيُزَوَّرُونَ رَبُّهُمْ وَيُنزِلُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيُتَبَدَّى لَهُمْ فِي
 رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لَوْلُوعٍ وَمَنَابِرُ
 مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ
 أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ مِنْ دَنِيٍّ عَلَى كَثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ وَمَا يَرُونَ بِأَنَّ
 الْمَجَازِ الْكُرْسِيُّ بِأَفْضَلِ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَدِمْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ هَلْ تَرَى
 رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ وَهَلْ تَتَمَارُونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ
 قُلْنَا لَا قَالَ كَذَلِكَ لَا تَتَمَارُونَ فِي رُؤْيَا رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ
 إِلَّا حَاضِرَهُ اللَّهُ حَاضِرَةً حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ أَتَدْرِكُ
 يَوْمًا قُلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَذْكُرُهُ بِبَعْضِ عُدْرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ أَقَلِمُ تَعْقُرِي
 فَيَقُولُ بَلَى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مِنْ لَتَاكَ هَذِهِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ
 غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَاْمَطَرَتْ عَلَيْهِمْ طَيْبًا لَمْ يَجِدْ فِيهِ
 شَيْئًا قَطُّ وَيَقُولُ رَبَّنَا قَوْمِي إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ الْحَدِيثُ
 إِلَى قَوْلِهِ ثُمَّ نُنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقْلُنَّ مَرْحَبًا أَهْلًا لَقَدْ جِئْتِ
 وَإِنَّ بَيْتَكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلُ مِمَّا فَارَقْنَا عَلَيْكَ فَيَقُولُ أَنَا جَاءَ لِنَسَارِنَا الْجِبَا
 وَيَحْتَقِنَانِ نَنْقَلِبُ مِثْلَ مَا اتَّقَلَبْنَا بَيْنِي حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ بِنِيبِ الْبَاهِلِيِّ
 مَلَأَتْ كَرْدُ الْبَاهِلِيِّ أَشْءًا كَقَوْلِكَ خَدَايَ تَعَالَى مَا رَأَى بَازَارَ بَهْشْتِ حَجَّ كَرْدَانِ الْبَاهِلِيِّ
 بِرَيْدِ كَرْدِ بَهْشْتِ بَازَارِ اسْتِ كَقَوْلِكَ خَدَايَ تَعَالَى مَا رَأَى بَازَارَ بَهْشْتِ حَجَّ كَرْدَانِ الْبَاهِلِيِّ
 كَمَا جَاءَ فِي بَهْشْتِ وَرَبِّ بَهْشْتِ أَيْدِي الْفَعُولِ أَعْمَالِ خَلْقِهِ بِمَقْدَارِ رُؤْيَا الْجَمْعِ مِنْ أَيَّامِ دُنْيَا
 وَرَبِّ بَازَارِ بَهْشْتِ وَرَبِّ بَازَارِ بَهْشْتِ خَدَايَ تَعَالَى مَا رَأَى بَازَارَ بَهْشْتِ حَجَّ كَرْدَانِ الْبَاهِلِيِّ
 بَارِزًا وَظَاهِرًا كَرْدُ خَدَايَ تَعَالَى بِرَبِّ بَهْشْتِ وَرَبِّ بَهْشْتِ حَجَّ كَرْدَانِ الْبَاهِلِيِّ

بواسطه ایشان کرسیها پر نور منبر از نور و از لؤلؤ و از زبرجد و یاقوت و زمرد و فضه و سبز
 مراتب ایشان و ادنی ایشان بر تو و مشک کاغذ نشیند و این نشیند و فی نباشد زیر پرده بهشت
 خصوص مجلس حق مقام خواران نخواهد بود و اما به مرتبه هر یک از دیگرے متفاوت باشد آنکو
 بر تو و مشک نشیند نموده نشود و ادنی تر از اصحاب کرامی و او متعفن نه شود و بهشت و از متعفن
 نیست ابو هریره از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسیدند کہ خداے تعالیٰ را ما نخواستیم دید
 گفت آری خواهید دید شما امروز در آفتاب روز و ما هتتاب شب مع شک و آرید گفت و اکرم
 گفت بخوان در دیدار خدا نبی مع شک خواهید داشت و در آن مجلس بیچ مردے نباشد کہ
 خداے تعالیٰ باوے حاضر نباشد تا آنکہ خداے تعالیٰ بایکے از ایشان گوید ای فلان بن فلان
 آن روز نہ گفتی چنین و چنین شیے از جنس معصیت آن مردیاد آری و بگوید آریے گفتم باز گوید
 نیامزیدی آن را غفور الرحیم رب العالمین فرماید آریم و به سعت مغفرت خویش منزلت ترا
 بدینجا رسانیدم سدرین میان آریے ایشان را در پوشاند بوسے خوش در آن یا بزرگے بیچ
 وقتے نیافته بودند خداے با ایشان بگوید بخیزید سوسے چیزے کہ برے شما از انوار کرامات
 ساخته کرده ام بروید بدان انوار کرامات مشغول شوید چون بنمازل خود باز آیند زمان ایشان
 بگویند خوش آمدید این جماعے کہ شمار این زمان شده است چون رفتے بودید و ایشان گویند
 ما را با خداے مجالست بود سزاوار است کہ ما بدین جمال باز گردیم

جمال ہمیشین درین اثر کرد و گردن من همان خاکنم کہ ہستم

و نیز در صحیح آمدہ است وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رُءُوسٌ
 الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وُجُوهِهِمْ فِي حُجَّتِ عَدْنٍ مَعْنَى این حدیث نیست کہ میان قوم و میان آنکہ
 خداے خود را بند جز جا و کبر یا بغیہ عجب عظمت و شمت و جلال باری ہرگز از دل مومنان
 در بہشت ہم منتفی نخواہد شد کہ صفت حقیقی و ذاتی اوست ہرگز از ذات او منتفی شدنی نیست
 ازین جا معلوم می شود بہشت خوف جلال باشد اما خوف قہر نبود و معنی آیت لَا خَوْفٌ

کَلَيْهِمْ اى خوف القهر مراد باشد در سر اجی می نوید که اهل الجنة اصغر عن
 خوف العزل غیر امنین عن خوف الجلال نه بنی در شاید بادشاهی در نگاه انعام
 و خوشی و کثا و گی در مجلس جشن و شادی اگر بعد کثا و گی و ملاعبه با حاضران پیش آید هرگز خوف
 عظمت و مهابت و جلالت او از سینه ایشان زوال نه پذیرد و تحمل هر چند بیشتر کثا و گی و
 انبساط کند مکن خوف عظمت او بیشتر و رول حاضران جاے گیرد و این مشایخه هر احاد کے
 در حق بادشاهی مجازی و بندگان صوری است بر بادشاه حقیقی چگمان تواند رود
 و هم در صباح است عن سعید ان ناسا قالوا لیس رسول الله صلی الله علیه و آله
 و سلم هل نرى ربنا يوم القيمة قال رسول الله نعم هل تضامون في
 رواية الشمس في الظهيرة صحو الیس معها سحاب قالوا الا يا رسول الله قل
 ما تضامون في رواية الله يوم القيمة الا كما تضامون في رواية احد هما
 اذا كان يوم القيمة اذن مؤذن یتبع اکل امة ما كانت تعبد ولا یتقی احد
 كان لیعبد غیر الله من الاصنام و الاصاب الا یتساقطون فی النار حتی
 اذا لم یتقی الا من كان یعبد الله من بر و فاجرا تا هم رب العالمین و قال
 فما تنظرون قالوا یتبع کل امة ما كانت تعبد قالوا ربنا یعلم فاننا لنا
 فی الدنیا اقصر ما کنا الیهم ولم یصأ جبههم و فی رواية ابی هریره فیقول
 هذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا جاء عمر فناء ابو سعید گفت مردے از رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ و آله وسلم پرسید روز قیامت خداے خود را خواهم دید گفت آری و بہت شکے
 شمارا در ویران آفتاب در میان روز و قمر روشن کہ در او ابرے نباشد و در ویران آفتاب
 کہ در شب روشن کہ در او ابرے نباشد ایشان گفتند شک نمی کنیم فرمود شک نہ کنید در
 رویت خدا گر خیا کہ شک نمی کنید در رویت آفتاب و ماہتاب چون روز قیامت شود
 منادی ندا درود ہر عابدے پس مہو و خود رود و ہر عابدان اصنام و انصاب در روز خ

اقتد عابدان حق تعالی مانند از نیکو کاران و گنہ گاران حق تعالی بر ایشان ایتان
 کند و در مفاتیح شرح مصابیح است کہ مراد از ایتان حق تعالی و تعریفیات ربانی
 است بر ایشان گوید چہ چیز انتظا میکنند گویند خدا یا ماترک مردمان کردیم و مخالفت
 ایشان کردیم در اختیار عبادت تو اگر چہ ما محتاج بدیشان بودیم با ایشان صحبت نہ
 کردیم و در روایت ابو ہریرہ آمدہ است کہ ایشان گویند اینجا طے ماست کہ تا
 ایتان کند خداے تعالی ما را چون ایتان خداے بر ایشان شود بشایسم ما اورا پس
 آوردیم و در آخر این حدیث بعد چند جمایہ آمدہ است ثم یضرب الجسر علی
 جہنم و یحمل الشفاعۃ الی آخر الحدیث پس با شارت حدیث چنین معلوم می شود
 رویت پیش از دخول بہشت ہم خواهد بود و نیز در مصابیح آمدہ است انکم سترون
 ربکم عیاناً و در مصابیح آمدہ است اذا دخل اهل الجنة الجنة یقول اللہ
 تبارک و تعالی تریدون ثمنی ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوهنا و الم
 ندخلنا الجنة و تبجینا من النار قال بلی فیرفع الحجاب فیبصرن الی وجہ اللہ
 فما اعطوا شیئاً احب الیہم من النظر الی ربہم ثم تلا للذین احسنوا الحسنی
 و زیادۃ چون اہل بہشت در بہشت شوند حق تعالی بر ایشان گوید کہ زیادتی انعام
 کنم ایشان گویند روی ما سفید کردی و در بہشت در آوردی و از دوزخ خلاص
 دادی فرماید آسے و رفع حجاب کند بر ایشان خداے تعالی و تقدس را بہ بیند کہ
 هیچ چیز و دست ترا ایشان را از دیدن خداے تعالی نہ باشد پس این آیت بہ خواند
 کہ للذین احسنوا الحسنی و زیادۃ ای الرقیۃ پس این روایات تقویت قول کسی
 باشد کہ ازین زیادت رویت مراد وار و نیز در مصابیح است ان اکرمہم عند اللہ
 من بنظر الی وجہہ خدا وۃ و عشیا اکرم اہل بہشت عند اللہ بہست کہ رویت حق
 تعالی و انکم بنیدونیز در حدیث مصابیح است عن ابی رزین العقیلی انہ قال قلت
 لہ - این لک دیدار - ہ مصابیح مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۲۲۰ - ۲۲۱ ح

یا رسول الله اکنا یرى ربه ضحلیا یوم القیمة قال بلی قال وفایة ذاک فی خلقه فقال یا
 ایا رزین ایس کلکم یرى القدر لیلۃ البد وضحلیا به قال بلی قال فاما خلق
 من خلق الله فالله اجل واعظم انی رزین پر سپرد کہ خدا سے رابے مانع و بے پردہ
 ہر دم بیند گفت آری گفتم در خلق او علامتے ہست گفت قرشب چہار و ہجتم بے مانع
 و بے پردہ و دیدہ می شود و خدا سے کہ آفرینندہ اوست اصل و اعظم نخبان دیدہ خواہد
 سوال اگر ترا پرندیکے از صفات باری تعالی محبت و با عباد است و محبت عباد
 با او در قرآن می گوید یحببکم و یحبونہ و براے محبت بین شخصین میل باید و براے
 میل خصمیت باید و میان بندہ و خدا سے و عادت و قدیم خصیت محال است پس
 محبت حتمی چگونه درست آید جواب گو این جا محبت عام است و محبت خاص است
 محبت عام آنچه در کتب نقہ و تفاسیر افتادہ کہ مراد از محبت بندہ خدا سے را امثال
 او امر از ہر چیز او باز و از ان باز ماند لازم معنی محبت مراد است و اما محبت خدا سے
 بندہ را آن است کہ عمل صالح او قبول کند و او را اجراء سے عمل بدہد و تفضل ثواب و تقرب
 در جات بکر خویش زائد نماید بر اعمال خیر و مخصوص گرداند این محبت شدہ بندہ را
 چنانکہ ظاہر باد شایعہ بیکے را از خواص خود دوست دارد و او را مخصوص بانواع مراحم
 و نوظاہات و انعامات و تشریفات کند کہ دیگران از ان غبط برند و محبت و دم
 محبت خاص است کہ آن خاصہ بشری است میان بندہ و خدا سے و اگر آن را در میان
 آدم شاید ازین جاہلان کم اصل کہ خود را علماء و ساختہ اند و محض جہلانند از سرناوانی و
 سوسے ہم خویش چیزے در باب بزرگان گویند و انکار برند و بدان بدبخت دارین گرد
 و سبب آن من بودہ باشم ہم ازین جہت گفته نہ شدہ اما این جا ر مزے از ان چنین
 گویند بعض قدرسی بعباد خواص است بلکہ ہمہ است اما در حق خواص متجلی منکشف است
 آن فیض رستے و خصیتے با اوست نہ بدین معنی رستے و خصیتے چنانچہ باران بہار و

۳۲

بہر خصوص

و ہوا نم شود و آن نم چکیرن گیر و این چنین می چکد کہ آن بسیار خضریات را تربیت می کند
آن فیض غیر باران است اما نسبت مای باو محبت دارد و محبت خاصہ ازین جا مشابا شد و آن
کسی کہ انانحق و سبحانی گفت ہم ازین قبیل است۔

سوال ۳۳۔ اگر ترا پسند کہ یکے از صفات باری تعالی اشکور است و شکور و فعل است ۳۳
صیغہ مبایغہ معنی او بسیار شکر گویندہ و شکر بمقابلہ احسان محسنے باشد و باری تعالی منعم
و محسن ہمہ است شکر کہے برو چه لازم شود جواب۔ بگو اشکور اسم باری تعالی جزا و بندہ
شکر بندگان مراد است شکرے کہ بندگان گویند او قبول کند و جزاے آن و ہر جزاے شکر
شکر خوانند چنانکہ جزاے سیمہ راستیہ گفت و سم بدین معنی تو اب است یعنی قبول کنندہ
تو نہ بندگان و جزا و بندہ تو بہ ایشان تاب اللہ علیہ ائی قبل اللہ تو بندہ۔

سوال ۳۴۔ اگر ترا پسند خالق افعال بندہ کہ در ان بندہ را اختیار سے ہست از طاعت ۳۴
و معصیت خداے است یا بندہ؟ جواب بگو خداے است مذہب اہل حق این است
و مذہب معتزلہ این است کہ بندہ است خداے را اور افعال اختیار سے بندہ خلق
نیت لعنت خداے بر ایشان باد کہ این مذہب نصیبت ایشان بدتر از مذہب مشرکان
و عبودہ اصنام کہ ایشان یگانگی را منکراند و بتان را شریک می گردانند این احمقان الہ
ہمہ جهان را شریک باری تعالی گردانند پس من ہم خالق خداے ہم خالق کہ خود را مدح
بخالقیت کند چه مدح باشد بگوید اَفَمَنْ يَخْلُقُ مَنْ لَمْ يَخْلُقْ و دیگر اقل از حال خالق
آن مقرر باشد کہ او عالم باشد بدیچہ خلق خواهد کرد و حرکاتے و سکنا تے کہ مردم در حالت
سرعت مٹھی می کنند مثلاً کسیچ علم بدان قبل وجود و حال وجود و بعد وجود و ندارد پس خالق
باشد بے علم ہیچ و انائے نہ گوید بصریح نقل صحیح معلوم و تحقیق شرکہ خالق کل افعال عباد
خیر او شر اختیار و جبر او اضطرار او ظاہر او باطن باری تعالی و تقدس است۔

سوال ۳۵۔ اگر ترا پسند چون ثابت شد کہ خالق کفر کافر و خالق زنا سے زانی و کذب ۳۵

کاذب باری است پس عذاب بمقابله آن کردن ظلم باشد و ظلم در صفت باری روانیت
 جواب بگو این جانده پهل حق اینست که حق تعالی و تقدس در بند خلق اختیار
 میکند که او و اجرا از نفس خویش می باشد و وقت حد و حوالی فعل از و خلق بدی که آن شخص
 خواهد که بکند نه کند اگر چون خلق باری باشد البته شود و اختیار او تابع اختیار باری باشد
 و غیر آن اختیار نه کند و اما این مقدار که هست آن وقت از خود به ضرورت می یابد بر سبیل
 قطع یقین که این فعل مقدور است اگر من خواهم که نه کنم چنانکه صائب نفس در خاطر دارد
 که اگر خواهم نفس بکشم و اگر خواهم نه کشم اما چون در هر دو صورت در اختیار متعلق نباشد البته
 بیرون آید مثلاً کافر وقت است که بپوشد این مقدار از خود می یابد که اگر این دم سجده نه کشم تو ام
 و شارب خمر میداند تحقیق اگر ایندم جرمه نه خورم تو انم و کذا کتانی هم بدین مقدار از افعال
 مختار خواهند و اقا و بین الفعل و ترک داشتند مدح بر فعل خیر و ترک شر و دم بر عکس هم
 بدین فعل و جبران ضروری تابع اختیار باری مبتنی گشت و علت مناسط تکلیف دین
 و لم و نهی بدین قدرت است که اریافت این را قدرت کتاب نامند پس فعل عبد تحت قدرت
 باری آمد خلقاً و تحت قدرت عبد که سبباً تحت قدرت قاورین شد و لیکن جهت مختلف
 نه چنانکه معتزله گویند که تحت قدرت قاورین بیک جهت است عبد و رب که خدا است
 از و اراده طاعت و ایمان میکند و او خلق کفر و ایمان در خود می کند و اراده آن می کند
 پس ارادت عبد غالب می آید بر ارادت با بری این سخن شیخ نادانی هم نه گوید عمر بن عبد العزیز
 می گوید معتزله از دست مجوسی الزلم خورد و معتزله گفت ایمان آرجوسی گفت اگر خداست بخواب
 بیارم معتزلهش گفت حق تعالی بخوابد تو و شیطان نمی خواهد مجوسی جواب داد فانا متبع علیها
 واقوا همما من تابع اویم که از میان ایشان غالب تر باشد فقیر المعتزلی فافهم و بعضی علماء
 فرق میان قدرت کسب و خلق آن کرده اند که کسب بآلت باشد و خلق بلا آلت بود و بعضی
 گفته اند که کسب افراد قادر بدون محنت است اما خلق افراد بد و لازم است و جبری که نفسی اختیار

خواهد که کند

چون از هم دور

معتزله گفت

عبد کند افعال اور چون افعال تعیش دارند و تکلیف ضائع کنند ثواب و عقاب را برابر با و ہوا شمار
 انا می گویم جبر و جور و اینست زیرا چه جبر از ظلم است خود گذرد بر آن عذاب کند این ظلم باشد جواب ^{جبر}
 گویند فرو آمانا و صدقاً کافر بسیارند و به مقابله کفر او احوالند عذاب کند او گوید کفر مر او آفریدی
 و این زمان عذاب میکنی این ظلم است بمن حق بجا آنست که تو ای پروردگار من با خلق کفر و
 پاکف و در رحم ترا پاکف داشتیم و تو ای پروردگار من با خلق کفر و این دم ترا با خلق آوردند ترا با خلق
 و سرگامی که تو زدی زدن گام ترا من آفریدم و این دم که میگری با من که کفر را تو آفریدی و این
 زمان عذاب میکنی ظلم است من آفریدم و در روز من فرستادم رفتن تو و روز من
 آفریدم هر گامی در روز من آفریدم آتش من آفریدم و صفت احراق در آتش
 من آفریدم و آتش برزنت من گماشتم صفت تقبیل احراق تن را من آفریده ام و جدان ایست که تو
 میکنی آن را من آفریده ام آن نعره و شورے که تو میکنی من آفریده ام ای تو فکر کن که ظلم از کدام
 در چه کرد و از کدام ره و خلق یافت فانهم و او انتم و ایها البحر والقدار یله الله ستر
 غامض و غور غائر و جبری که نفسی اختیار عبد کند افعال او را چون افعال تعیش دارند و تکلیف ضائع
 کنند و ثواب و عقاب را برابر با و ہوا سازند و این مخالف اجماع اهل دین و علماء است و این مسئله
 قضا و قدر گویند مشکل بحث است مخلص ازین مضیق بے عنایت و توفیق باری بر گزار نباشد سوال
 صلی الله علیه و آله وسلم بحث درین مسأله کردن منع فرمود چون صحابه را وید اختلافی درین می کنند
 غضب کرد و بر ایشان تا آنکه رخساره مبارک سرخ شد و گفت ایها هلاک من کان قبلکم
 بالاختلاف فی القدر اذا ذکر القدر ایها سکتوا چون مسأله قضا و قدر آمد عقیده بظاہر فهم قرآن
 کند همه تقدیر خیر و شر و طاعت و معصیت و قضا و قدر کفر و ایمان همه از خداست جبر و اختیار
 و خطی نیست ازین میان معلوم شد که او تعالی مرید خیر و شر است و جملگی ویدی از خداست است تقضا
 و تقدیر و ارادت و خلق از دست و مقدر میگوبند خداست تعالی مرید خیر و طاعت است و مرید شر
 و معصیت نیست و هم چنین کفر تقضا و شر و کفر تقدر و اختیار و خلق نیست و لیکن خلق بند و بار او است

و قضا و اختیار اورست خدا سے ایمان و طاعت منجوا ہد و بندہ خلق کفر و گناہ و رنج و می کند پس
 باری عاجز از بندہ می آید و بندہ قادر بر باری می شود و این جہالت عظمی و حماقتی جسم است اما
 ما بشبہ ایشان این است کہ کار سے کہ خلق آن کار خود کند و تقدیر آن خود کند و خلق اختیار بندہ آن
 کار را کہ ضروری و عبوری میگویند خود اکار کند کہ ہرگز خلاف آن بندہ اختیار نتواند کرد و قضا
 آن کار خود کند پس بدان ملامت و عذاب کند ظالم باشد و خدا عزوجل منزہ است از ظلم و عقل
 صریح و نقل صحیح جواب این شبہ از جہت سنت و جماعت ہمان است کہ بندہ را قدرت کتاب
 داده اند و اختیار ضروری کہ بیان آن بالارفتہ است و در بندہ وقت فعل مخلوق میشود و خلقنا
 مختارین ای خلقنا و اختیارنا ہم بدین مقدار ظلم منتفی می شود و موضع مدح و ذم و الزام محبت
 باشد کہ تر این مقدار اختیار ضروری و اودیم و قدرت کتاب بنجدیم طاعت من گناہ گناہ
 اختیار کردی با وجود آیات واضحہ و دلائل قاطعہ تو از نعم و توالی آلاؤم بدم مجر و اختیار ضروری صورت
 یافتی کہ بدان این مقدار وجدانے در خود کردی کہ اگر این کار نہ کنم بجای آن چندان توانم کرد و مقدر
 قدرت ضروری کہ تر اودیم صرف در گناہ و نافرمانی کردی بقدر گناہ بتعذیب و عقوبت مستحق شستی
 اگر نخواہد بخش و بگذرد تو انداگر چه ازین شخص توبہ ہم نہ شود والا از کفر کہ وعدہ برین رفتہ است کہ کافرا
 بی توبہ مغفرت نیست ان الله لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء
 حضرت خواجہ اسلمیہ تعالی در رسالہ استقامت الشریعت علی طریقہ الحقیقتہ نبیثہ است کہ
 حق تعالی چہا طبیعت را پیرا آور و ہر یکے را ضد دیگرے کرد و بینہما بچتے نسبتے خاصے و الابدان
 نسبت از دواج شد و تش گرم و خشک کرد خاک را سرد و خشک شکی خاک را آتش نسبت شد آب
 سرد و تر است بہ نسبت سردی آب را با خاک نسبتے شد آب را سرد و تر کرد و ہوا را گرم و تر ساخت
 بہ نسبت تری آب نسبت بر و نسبت گرمی آتش نسبت حاصل شد ازین اجماع موالیہ حاصل
 یکے از آن آہوم شد کہ ب زمین چہا طبیعت مناسب و مخالف و آن نوع را دو صفت کرد و مومن
 بیافرید و مشرک بیافرید و مشرک را بیافرید و اختیار مشرک شرک را بوجدان اختیار خود را

شُرک بودن او بر آن شرک او بسیار فرید و وجدان آن اختیار ضروری و خود از نفس خویش که من
 قادرم میان فعل این شرک و محصیت و ایمان و طاعت او آفریده و او را بے اختیار او وجدان
 اختیار او گردانید و مناد تکلیف باین اختیار را او کرد و نفس تکلیف بے اختیار بدین وجدان
 ضروری او کرد و بجا آوردن این و باز ماندن ازین امر و نهی او کرد و مدح و ذم بر فعل و ترک
 او کرد و الی آن یتیم امر لا علیہ اجزائے ناری و مانی و هوایی و خاک کی که در و بود و اند متفرق
 شده میل به شکل خویش کرد چون نفس معین صفت تعین گرفت رجوع الی کلمه شرک باین نسبت
 غیر او گشت پس بحث شرک بآن شرک و آن خلقه دیگر است کما تبعثون تموتون و کما تموتون
 تبعثون و وزخ را او آفرید آنچه مؤلمات و مؤویات است و آتش او آفرید آتش را بر تن مشرک
 او گماشت و سوختن در تن مشرک او آفرید و نعره و ناله و فریاد را و قبل آتش تن مشرک را او آفرید
 و وجدان المشرک را او آفرید اکنون درین بیان بگرام در کلمه ظلم روئے نمود و او خود با خود بازو
 و با غیر خود نه پر و از و اگر خود چنانست که مثال ما با خداوند تعالی همچون سلطان و رعیت است
 یا خوند کار و بنده او مالک آن ملک است هر آئینه اگر چیزی گوید او بکنز پس بدان بگیر و ظلم باشد
 که او است و این این است و این مثال ما در حق باری تعالی راست نمی آید۔

سؤال۔ اگر ترا پرند خالق را خالق الکفر والمعاصی گویند یا نه جواب۔ گوازه را و نه گویند
 بلکه او را خالق الکل گویند چنانکه خالق الخنازیر و الحمیات از بهر او بگویند۔ اگر چه خالق الخنازیر و الحمیات
 همون است و همون معنی این آیت است مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنْ لَدُنْهُ وَمَا أَصَابَكَ
 مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ یعنی اگر سیئه برسد اضاغت بسیاری
 کنی بلکه بگویش میت نفس تو است که تو رسیده است اگر چه همه از خدا است اما تو با
 اضاغت با و کن این معنی در فقه اکبر امام اعظم رضی اللہ عنہ می نویسد

سؤال۔ اگر تو ای رسد که چون کفر قطا کے باری باشد و رضا بقضا واجب و رضا بکفر کفر
 پس چگونه مستقیم آید اگر قضا کے باری بودے رضا بقضائے باری کفر بودے و این روایت

جواب بگو کفر مقضی باری است نه قضا و قبح مقضی است و نفس قضا نیست زیرا که قضا فعل است و قبح در فعل او نیست که او حکیم است بفر حکمت چیزی فعل او نباشد و آنچه بینی بر حکم قبح در وی است در نفس قضایست لکن رضا بخیر که آن مقضی است کفر باشد و در رضا بقضا که آن نفس قضایست باریت فرض بود این جواب خوب زیرا که قول شما که رضا واجب بود نمی شود و کفر قضا را الله مقضی و این مرضی نیست زیرا که مرومان که می گویند که رضاینا بقضاء الله تعالی مراد ایشان این نیست که رضای شرند بصفات من صفات الله بلکه مراد این است که رضاییم بمقتضای رضایه قضا نه بقضا که صورت وی است جواب بهتر آن است که بگویند که رضای کفر از عفتی که او از قضا خداست طاعت است و رضا بخیر از عفتیست مذکور که کفر است

سؤال - اگر ترا پسند که چون مقضی قبح بود و باری حکم قضا مقضی قبح چون کفر جواب بگو تواند بود که قضا قبح بود و باری متعلق باشد حکمتی معنی حسن در عاقبت فایده باشد و قبح آن است که او را فایده متعلق نشود و عاقبتی حمید و نه بود و بیان آن عاقبت حمید و حکمت که بدان متعلق است در طاقت بشریت چه حکمت تواند بشر بیان کرد که در خلق ابلیس و اقدار او بر افعالی که از وی می آید و طلق و ذات مؤذیه جز خرس و سکوت و اقرار بجهنمی و ولی را امکان نیست اگر چه در هر صفتی از صفات و در هر فعلی

۳۸

از افعال نهایت جز به مجز و اقرار بر اضطراب سکوت نیست اما بقدر طاقت بشری و اندازو عنایتی که باری بنده را روزی می کند که بر آن فهمی می شود و سخن گفته می آید و باز عقیده بر حقیقت آن استقامت بر آنچه عذرات صواب است جز بر کرم و لطف باری نیست و درین معنی چند بیت خوش گفته است خواجہ فرید الدین عطار عطار الله قنبره

از افعال نهایت
تاکم مقام جز عجز
و اقرار بر عظمت از

سبحان حالقی که صفاتش را کبریا
گردن از قرین همه خلق گمانا
آخبر بجز معترف آید کای را که
در خاک عجز می زلف عقل انبیا
فکر کند در صفت عزت خدا
و الله شرک کبریا است ایم ما

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرف الله كل لسانه ونيز در حديث
آمده است من عرف الله طال لسانه وجه توفيق آن باشد که معرفت صفات افعال
بقدر وسع و طاقت بشری زبان طولی دارد چون به حقیقت و کثرت معرفت رسید کل لسانه شد
هم بدین معنی بزرگ گفته است

هرگز دل من علم محروم نه شد
چون نیک نگه کردم از دوستی

کم ماند ز اسرار که مفهوم نه شد
معلوم شد که هیچ معلوم نه شد

چون نهایت کار بر غیر از ادراک است بعضی بزرگان همین عجز را ادراک نام کردند که گفتند العجز
عن ادراک الادراک اولها نهایت علم این است جائی که هیچ مفهوم نوزده شود و خود را

عاجز یابی نهایت ادراک این است زبانه ذلی و خواری وزبانه مسکنت و بیچارگی که جهل را
علم نام کردیم و نقصان را کمال و فنار به تقابلهای من استتار بالقدرة و البقا و نسیم

غیر بالعجز و الفناء و ظاهر شد ازین بیان که طاعت و افعال خیر خالق و تقدیر و ارادت مشیت و رضا
بامر و رضا است و کفر و معصیت مخلوق و تقدیر و ارادت مشیت و قضا و نهی بامر و رضا

نیست ارادت و قضا ملازم امر و رضانه اند آنکه با نهی و سخط جمع شوند و این مذہب معتزله
نیست ازین جا معلوم می شود که چون مذہب حق بدین است که مرید و خالق و قاضی و مقدر کار است

که بدان خود را ضعیف و ناتوان بود بلکه کار و وساطت باشد چنانکه در حدیث قدسی وارد است
ما تروءون فی امر کثیر ددی فی قبض روح عبدی المؤمن فلن یدیکره مساءت

الموت و انا الکره مساومته الا انه جری التقدیر علی ذلك و کاید منه یعنی
به رضای من در هیچ کاره نیست بر اندازد به رضای من که در قبض روح بند من

دارم زیرا چه در شواری خود را کرده می دارد و کرده او نامرضی من است لیکن او را از آن
قبض روح چاره نیست که بر آن تقدیر حکم گرفته است که البته کل نفس ذائقة الموت

باشد قابل تغییر تبدیل نه او را از آن چاره نباشد علی با و استی حکمتی ناخوشنوی خویش کند باره

و فی حکم

نه اندی با نهی

را حکم

بمیزش کفر بسیار است یا ایمان و معصیت بسیار است یا طاعت لابد کفر بسیار و معصیت بسیار
 و پروردگار مفری و مستحوط چون مستحوط و نامرعی ذما مطلوب خوب بنا بر حکمت بسیار کند از مرعی و مطلوب پس
 مطلوب و مرغوب مفری خویش از وی و آنچه خواہی و چه طمع داری نہ کہ طمع خام می نیز می ام
 لانسان و اتمتی سے

وست بدانان و در نیت بیاز و کس بو الہوسان فضول سبر گریبان برید

واللذات و رب الامنیات و این الماع والظاہر من حدیث سب العالمین
 خوش تنبیهی و قرآن می کند و میخورد کہم اللہ نفسہ خداے شمارا از خود میترساند چون نباید
 ترسید از کسی کہ او خود گوید کہ من شمارا از خود میترسانم و این تنبیه محض کرم و لطف باشد و این جا
 معلوم شد جہالت و حماقت معتزکہ کہ صلح عباد و بر بار می واجب گویند کہ اسے اصمقان اصلح
 در حق ابو جہل ایمان بود چرا خداے او را ایمان نداده و اصلح در حق ہمہ انبیا و اولیا بلکہ
 ہمہ خلق و رسول بہ مرتبہ محمدر بود چرا ہمہ را بہ مرتبہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نرسانید و چون اصلح
 بروے واجب آمد موجب ترک چه باشد و معنی وجوب در حق باری چه توان گفت کہ ترک
 موجب عقاب باشد و عقاب بروے کہ کند و چون وجوب ثابت شود پس اورا چه مانع شد
 از ایمان ابو جہل و چه داعی بود سوے ایمان ابو بکر رضی اللہ عنہ و برو چه مدح آمد بر سائیدان
 انبیا بر بد جہت و اولیا بدرجہ ولایت ہر یکے را این درجہ رسانیدن برو واجب بود
 و چه منت باشد بر ایشان کہ انجیم واجب بود کرد الا مستحق عقاب و عقاب شدے و لایق
 الہیست نہ بودے و اگر گویند ہمہ حکمت متعلق است و اطلاع بدان جز باری را نیست
 پس ہر گسے ابر چیزے کہ داشتہ است حکمت داشتہ است و اصلح در حق او ایمان است
 پس وجوب برو چه معنی دارد و راہ حکمت کہ او حکیم است قول بہ اصلح معنی دیگر نپا شد پس تصدیق
 چندین بیفائدہ باشد پس حاصل این سخن با حیراۃ علی اللہ بدعوی صفتے کہ نہ لایق جمال اوباش
 و آن کفر ہر گسے است و جہل ظاہر است و یا محمل بے معنی است بہر باب صاحب اورا عقلے

و از این جا

ورگے

درست نیست خوش گفته اند متکلمان الْمُعْتَرِکَةُ مَخْبُوتُ الْحُكَمَا و اما آنکه در قرآن وارد است وَ مَا
 مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَ عَلَىٰ وِلسِلٍ بِرُجُوبٍ كُنْدِيسٍ رِزْقٍ وَ وَابٍ وَ اجب باشد
 بر باری و نیز در حدیث بسیار آمده است كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَيْ وَ اجبٌ عَلَى اللَّهِ ان یدخله
 الْجَنَّةُ وَ شَمَامِي گویند که وجوب بر خدا محال باشد مای گویند که وجوب در آیت و حدیث بدین معنی است
 بر دست کرم خویش آن فعل جهان لازم کرده البته خلاف آن نه کند بدان مائد که چیزی واجب باشد
 نه آنکه بدان معنی که ایشان می گویند اگر نه کند لائق مدانی نبود ظالم باشد لفظ از وجه الوهیت باشد موافق
 این سخن بیچ دانسته که گویند پس این چنین احمقانند لکن انکار کرامت اولیا کند عجب نباشد اما اگر بدین
 معنی که در بعضی کتب کلامیه طور سهیت که ایشان احراس نبوت میگویند یعنی غار قی که بدست ولی
 قیوم ظاهر باشد یا در حیات نبی و یا بعد از مرگ او اثر صدق نبوت از نبی است و پر تو نور اتباع نبی او
 و دلیل صدق نبوت آن نبی اوست نه آنکه این باستحقاق مستحق این خارق شد چنانکه آن نبی شرع بود
 و گرنه سد باب معرفت خصوصیت نبوت آید آن زمان اختلاف جز لفظی نباشد زیرا که دعوی استقلال علی
 تبع را کفر است بحقیقت همان است که بدولت اتباع نبی و باستغناء پر تو نور نبی خویش است که آید
 خارق مدیده است و هر شخصی که این عقیده بکند از خود کافر است پس ایشان منکر ظهور خارق
 غیر نبی نه اند و لیکن استقلال را منکر اند و معنی متفق است اختلاف در لفظ بیش نباشد که هر مصلح لیا
 گویند با حرارت نبوت ایشان حرارت نامند ما کرامت گوئیم و معنی هر دو یک باشد و آنکه گویند
 که ایشان منکر از سبب آنکه که سیر معرفت نبی خواهد شد سخن باطل است زیرا چه نبی مقارن دعوی
 نبوت خارق ظاهر خواهد کرد و ولی بدعوی اتباع پس فرق ظاهر باشد و صاحب طبعی شرح کثرت
 بر ایشان طعن کرده است از بزرگی نقل کرده معلوم شد از انکار کرامت ایشان که پیش یکی از
 ایشان ولی خدا نبود و بدرجه نبوت ولایت نه رسیده همه مطرودان و منحزولان بوده اند زیرا چه
 از ایشان اگر کسی بدین درجه ولی رسیده بود از خود احساس خارق حاصل نموده عالمها
 کرده پس انکار نه کرده.

مخط آن

یکند

بد معنی
سخن

۴۹

باید

مكلف و دو

باید

است تمام قدرت
بر آب که است

سوال ۴۹ - اگر ترا پرند تکلیف فعل الله است بر عبد و برائے آن فعل قدرت باید و اگر نه تکلیف عاجز آید و آن محال است و آن قدرت مع الفعل باشد نه قبله و بعده جواب. بگو پیش از آنکه سنت جماعت برائے هر فعلی که عبد بدان متکلف گردد و قدرت باید که وقت فعل در عبد مخلوق باری حادث شود مقارن با آن فعل تا آن فعل در وجود آید و این را استطاعت خوانند و آن مع الفعل حرکت الخاتم مع حرکت الاصح قبله و بعده نباشد زیرا چه عرض است اگر قبله و بعده گوئیم در وقت فعل وجود نه بود پس تکلیف وجود فعل فاعل بدون قدرت بر آن فعل لازم آید و این محال است اما تحقیقی این بحث در کتب مطول چنین کرده اند که چون این قدرت امر غیب است اکتفا به تکلیف برین امر نشد لیکن اکتفا به تکلیف بر صحت اسباب آلات شد که ظاهر اینست از روی عقل و عادت کسی که صحت دست و پا دارد و اسباب دارد و این قدرت هم وقت فعل مخلوق باری می شود حسب این فقیهان همین را تمامت کرده اند مقام این قدرت و مینمای تکلیف همان گفته اند اما اگر نفس فعل مقصود باشد چنانکه توجه خطاب ادا در آخر وقت که بدان چهار رکعت ادا تواند کرد اجماع است که قدرت حقیقی مشروط است تا آن وقت مع الفعل حادث نشود و فعل نه شود و فعل نه شود فعل حقیقی در وجود نیاید و اگر مقصود از تکلیف ظهور آن در خلق است چنانکه توجه خطاب ادا در آخر وقت که تحریرمه تواند ثبت آنجا هم قدرت کافی است به توقف شمس فعلی بند ابر محدث اگر مطلوب او وضو یا آب باشد قدرت حقیقی بر آب لابد می بود اگر مقصود تحویل از اصل سوسه خلق است تو هم قدرت بر آب کز امرت کافی است کذا صلوة مسافر اول و خطاب چنانگانی پس از این محال است سوسه و گانی بعد سفر این سخن و تحقیق و کشف شرح حسامی و بزودی بهت اما چون معتزله فعل را مخلوق الله منکر شد خلق آن قدرت را نیز منکر اند ایشان تکلیف متنی هم بر صحت اسباب و آلات گویند و آن مقدم است بر فعل لابد قدرت مقدم بر فعل گویند.

سوال ۵۰ - اگر ترا پرند چون وقت فعل حق تعالی احداث قدرت آن فعل در روی کرد و بدان قدرت که مخلوق برائے آن فعل است معاقور بزرگ و نیت پس او مضطر شد سوسه آن فعل نمیکند

تکلیف العاجز و تکلیف عاجز عیب است زیرا چه تکلیف قادر باید بین آن **فیفعل** و **فلا یفعل** و او درین وقت عاجز است بر فعل فلا یفعل **مکلفاً** جواب **بگویم** بر آن قدرت قادر است بین الترتک و الفعل عند **ابی حنیفه** **رضی الله عنه** بدین معنی که حق تعالی وقت آن فعل دروے قدرته احداث میکند بدان خود را و اجدمی باید اگر من خواهم این فعل کنم و اگر خواهم نه کنم پس قدرت و اجدی صلیح الضدین شد **فلا یفعل** تکلیف عاجز **سؤال** - اگر ترا پرسند پس درین تقدیر اقرار میشود و بوجود استطاعت قبل الفعل زیرا چه قدرت کافر که بدان کفری آرد و آنچه صالح است بر اے ایمان و آن پیش از ایمان حاصل شده هم بدان ایمان مکلف شد پس لازم شد اقرار بوجود استطاعت قبل الفعل و اگر جواب این سوال چنین است که قدرت عند التعلیق با کفر و ضلوه البیه صالح بر اے ایمان است و کذا تک العکس پس آن قدرت که بر آن ایمان متعلق شد و صرف آن سوے او پیش قبل الایمان نبود. اما آن نفس قدرت صالح بود قبل التعلیق که بدان منصرف شود الی الضدین و عند التعلیق متعین بر اے یکے شد پس تکلیف عاجز بنفس قدرت نیاید این جواب شکل است زیرا چه این نفس قدرت هم مقدم بود بر احد الضدین و یکے از دو ضدین در وجود مقدم بر دو ضد و امر تکلیف بر ضد ثانی موخر است **اول** است هم بدان قدرت که ضد اول بدان حاصل شد ازین شبه خروج مشکل باشد **ثانی** ازین شبه جواب نبوغ و دیگر او بود که تکلیف معتبر بر صحت اسباب و آلات و آن بے شبه مقدم است بر فعل و تکلیف مقارن آن است **فلا یفعل** تکلیف العاجز و اگر مقصود از نفس فعل است خود آن مقارن بآن قدرت است پس به هیچ نوعی تکلیف عاجز نخواهد بود.

سؤال - اگر ترا پرسند یکے از افعال باری تکلیف است و آن اگر در وسع مکلف نبوغ عیب باشد زیرا چه مقصود ب تکلیف ابتلا است میان آنکه کند یا نه کند ب عقاب و ثواب یا بدو چون مقصود او نبوغ فائده نه باشد و تکلیف بدان عیب بود و عیب بر باری روا نبود و نزدیک شما که کفر کافر او باری و خلق باری و با اختیار باری و ارتد بے اختیار نتواند کرد و ایمان او تحصیل باشد

و ادعا جزا نایمان بود و چنان طاعت عاصی پس تکلیف کافر ممتوم بکفر و عاصی ممتوم بعصیان تکلیف
 بامیس فی وسعہ بود و آن واقع است پس عیبث باشد که روان بود جواب گو تکلیف بامیس
 فی وسعہ ممدین پس کہ تو گفتی از خدا روانیت کہ خداے تعالیٰ در قرآن گفت است کہ
 یُکَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا لَهَا مَنًّا مَّا مَعْنَىٰ مَائِسٌ فِی وَسْعَةٍ اِنَّهُ اَسْتِ اَنَّ کَمَالٌ اَشْدُّ شَلْحَمِ
 بِنِ الضِّدِّ نَدِیَا مَائِسٌ فِی نَفْسِهِ بُوْدُو لَکِنِ وَرَحْمَتِ قُدْرَتِ اُوْبُوْ وِجَانِ کَمَلِ خَلْقِ اَجْسَامِ وَا حِیَا
 صُوْرُوْیَا عَاجِزِیْ بُوْدُو اَزْ حَمْلِ یَاکِ مَنِ اُوْرِ اَلْکَلِیْفِ کُنْدُ بَہْ حَمْلِ وَا مَنِ دِ بُوْ نِیْدِ اِکْرِ بَکِیْرِیْ تَنْہَا تَرَا
 ثَوَابِ اَلْاَعْقَابِ مَثَلِ بِنِ بَارِئِیْ مَحَالٌ اَشْدُّ کَمَعِبْثِ اَسْتِ اَمَّا اِکْر اُوْرِ اَقْدَرْتِ اَلْکِتَابِ اَنْ
 فَعَلِ عَادَةً اَبَا شَدُّ وُضْدِ اَنْ مَحْمَدِ اَنْ اُوْمِیْ رَا کَمَلِ مَوَلُوْدِ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ اِیْ عَلَی قَابِلِیَّةِ
 الَّذِیْنَ قَابِلُوْا یُھُوْدُ اَنْہُ اُوْیْبِصِرُ اَنْہُ اُوْمِجَسَّ اَنْہُ اَسْتِ ہَرِ کَا فَرِیْ رَا اَسْتِ اُوْ اِیْمَانِ وَا وَا
 چنانکہ قدرت کفر و اوران ضرورت و اجدان گر و انبیدہ کہ او قادر است بین الکفر و الایمان چنانکہ
 پیش بت عبادت می کند می تواند کہ خداے را پرستد چنانکہ اقرار بزبان بالوہبت بت می کند
 می تواند کہ ہم بدان زبان اقرار بالوہبت خداے تعالیٰ کند و قصد فعل بدان فاعل متعلق است
 اگر قصد فعل خیر میکند خداے تعالیٰ خلق فعل خیر می کند و اگر قصد فعل شر می کند خداے تعالیٰ
 خلق فعل شر و روے می کند پس بقصد فعل کفر بقصد فعل ایمان را کافر ضائع کرد بدان ملام و متاع
 شد اگر چه آن قصد حق نبود و اما صورت قصد کتاب نظام اوجودان آن عیب متعلق بود کہ خود را
 قاصد مختار می دانند بین الفعل و المذکیب متذکر تکلیف ہیں مقدار قدرت است پس بامیس فی
 وسعہ نیاید و ہم برین دلیل مولینا فخر المذنبین رازی معتزله را کہ قائل بتکلیف بالایطاق شدہ اند
 و علمائے سنت و جماعت ہمیں جواب دادہ اند کہ نبشہ شدہ است۔

تصدیق ایمان کافر
 اگر قصد خیر شد
 مستند

سوال ۵۳ اگر ترا پسند خداے ما را تعلیم کرد کہ و غایم کہ تمسیل بالایطاق نکند بقولہ تعالیٰ رَبَّنَا
 وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِہِ جَوَابِ بُوْدُو عَا اَزْ رَفْعِ تَحْمِیْلِ اَسْتِ اَنْ کَلِیْفِ وِیْلِ مَالِ اِیْطَاقِ
 رُوَا رْتِ اَمَّا تَکْلِیْفِ مَالِ اِیْطَاقِ رُوَا اِنِیْسِیْ فَرَقِ مِیْاَنِیْلِ وِ تَکْلِیْفِ اِنِیْسِیْ اَسْتِ کَمَعْرِضِ تَکْلِیْفِ

ابتلا است بین انما یفعل فیثاب و بین ان لا یفعل فیعاقب و اما تجمیل مقصود از و ابتلا
 نیست بلکه تزیین و تکریم است و از وقت فعل و شوار از یک قهر و جبر اجزاء شیآنه السنا^{حقه}
 که این بین بکن معلوم است که نه تو اندک و ن پس عذاب بروی محقق باشد و چنانکه مولی
 وقت غضب بر غلام گوید که یک سوے پر آب شور نکلی بخورد و میداند که طاقت و سے
 نیست اما قهر و تعدیبا تجمیل آن می کند این از خداے و ر حق بندرگان گنہگار و بد کردار
 وارد است چنانکه انواع تزیین و دیگر مارتق تعالی تعلیم و عا می کند که بدین نوع عذاب
 مارا معذب نگر دانی میگوید *و لا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ* پس استدلال تجمیل براسه تکلیف
 کردن خطای عظیم باشد و امر با حیاے صویصے مصوران را در روز قیامت و امر به ایثار
 لکایه اسماء اشیا که عرض بر ایشان بود امر تجمیر است نه امر تکلیف.

۵۴

سؤال - اگر ترا پسندیکه از افعال باری تعالی ارسال رسل است و حکمت و آن چه
 باشد و اگر رسول عین موافق عقل آید و خود آن عقل کافیست و اگر مخالف عقل آید که
 زینفوذ بر عقل حجت است از نوح الله و مناقضه بان روانه باشد و برخلاف عقل کار هم
 مستحسن شود و فایده هم و آن فرستادن نباشد و نیز خود قادر است بر هدایت مردمان
 بلا واسطه که و در حقیقت همان است که هادی حقیقی هموست اگر کسی صد هزار سال از یکے ایمان
 خواهد او هادی نبود هرگز او ایمان آورد و نی نیست و آنکه او هدایت خواهد و نبی را فرض محال کنیم
 که مطلوب ایمان او نبود هم او ایمان آورد و مومن شود پس نبی در میان چه کند و فائده بعثت او چه باشد
 جواب بگویم اول اشیا بر سه نوع است یکے موافق عقل که بان حاکم بود و آن کافی است
 چنانکه عارفان بیکانگی خدا عند ما یبد العقل نور الله براسه آن نبی حاجت نه و لهذا فقها
 گفته اند که بتدیه توحید نفس عقل خود ما خود است و شایق لاجل ما خود است باصل ایمان و معذ
 است بزرگ آن اگر چه بد و تبلیغ نبی ز سیده باشد و نوع دوم عقل حاکم باستماله آن است چنانکه
 وجود شریک باری و بركے او هم عقل کافی است حاجت به نبی نیست و علم نجا شایق جبل به کفر

مشقی

باید که در عقاید
و توحید و نبوت
و معاد و غیره
توجه داشته باشیم

و شرک ماخوذ است چون امتناع و استحالت بین النقیضین و الضدین بدان صفتی که عقلا گفته اند و اما
سوم نوع آن است که عقل نه با امتناع آن حاکم و نه بوجوب آن قائل امری است ممکن
من حیث العقل مستوی الطرفين و عقل را بدان هدایت نه اختیار نه بوجوب نه با امتناع براسی
اختیار آن را و تعلم آن را و رسانیدن آنرا از خدا سے به بندگان نبی لایبدی باشد چنانچه تکلیف لفرع
ایمان و اخباریه احوال بهشت و دوزخ و نبوت و حشر جز بقول بجز صراط صحیح و راست نیست
انسان بدین عامل نه گرو و دو بقایید آن دل را متجلی کند و بدولت سعادت و ارین نرسد به عقل
این جا کفایت و بیخ راه نیست لایبدی باید که حقیقت عقاید بر قول فعل او کند و هر چه گوید ایمان
آورد و بدان سعادت و ارین حاصل کند و الا محروم باشد و دور از خدا و قربات و مشروبات و درجات
او باشد پس ثابت شد که نبی لایبدی است پایه و اما جواب از شبه دوم آنست که از روی حقیقت
ببین است که موعود حقیقی او است تعالی و تقدوس و در قرآن گفته است **اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ تِي مَنْ لَمْ**
اَحَدٌ شَاكَ وَ اَكْبَرُ اللّٰهُ يَدِي مَنْ يَشَاءُ و در جایی دیگر گفته است **لَعَلَّكَ نَاخِعٌ لِّفَسَادٍ**
عَلَى اَنْفُسِهِمْ اِنْ لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهَذَا الْحَدِيثِ اَسَفًا و بزرگ دیگر هم بدین معنی گفته است
اِذَا كَتَبْنَا لِلرُّسُلِ اٰیٰتٍ بَطَلْنَا الْاَلْبُوْتَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ چون موعود حقیقی باری بود نبوت جزو اسطه
در میان نه باشد و فائده معتد به بدایت متعلق نه باشد و لیکن سنت است جاری بدین شده که بیخ بنده
بلا و اسطه و وسیله فی خلق هدایت هر دو نه کند و بخود و اسرار خود راه نه بخشد و در فصلی خود
بروئے نه کشاید و در اسلامت که آنرا بهشت نامند و دیدار خود که اگر م انواع مرام است
در مواضع نعیم جز با ایمان به نبی وقت خویش نه کند و امر بدین کرد **وَابْتَغُوا الْيُسْرَ السَّيْلَةَ**
اِظْهَارًا لِّعَقْدِهِمْ که بیخ یکی را بدان در گاه با جلال و جاه راه سرانسر بود و جز با تابع دوستی
از ویرت آن او که او براسی رسالت سوی بندگان اختیار کرده و با فر خویش او را براسی
و عورت بندگان خویش فرستاده باشد ایشان را به قبول قول او انقیاد و امر و نواهی او را
بالوفات و مطوعات خویش توفیق داده باشد ایشان را بدین وجه ولایت خود مقربان محض و خود

گروانید و بدولت اتباع آن نبی نامان ریزه از خوان آن نبی نصیب وقت ایشان کنند ^{لا} کرده اند
 وللارض من کما س الکرام نصیب یکے اندیشہ کن در ظاہر یا و شلے کہ می باشد کہ هیچ کس اگر چه چند
 اخلاص و بندگی در کنج خانہ خود با با و شاه وار و اما با تقرب برود و وصول و مشاہدہ با و حضور
 مجلس او هرگز میسر نہ شو و مگر بوسیلت مقرری از مقربان او و فاعلہ از خواصان او پس تحقیق
 شد عقلاً و نقلاً چاره نباشد از نبی کہ بدان خلق راه خدایا بند و بدرجہ ولایت ہم رسد و چون
 رسالت بود و ابا شد یکے از متعلقان به یاری دہی او بدرجہ نبوت ^{لا} صطفی کند چنانکہ با ^{باشد}
 رابرے وزارت موسی نبی گروانید و پوشع بعد موسی ہم برے دین نبی نبی شد و و ابا شد
 کہ بعد او نبی دیگرے برے و شریعتے دیگر مبعوث شود و نسخ شرع او آید چنانکہ عیسی ای موسی
 آمدہ بود برے کتابے و شریعتے دیگر آمدہ است اما بعد بعثت نبی ما کہ خیر الانبیا و افضل الابرار
 و الاخرین ختم نبوت شد کہ بعد او نبی نہ باشد ہمہ امت او باشند متابع او باشند تا آنکہ چون
 علیہ السلام نازل شود ہم متابع امت رسول اللہ باشد و ہر دین رسول اللہ نازل شود
 تا آنکہ امامت نہ کند چون وقت نماز در آید امام شما ہم از شما باید و من جز با تابع نبی شما ^{بگوید امام}
 یاری دہی شما فرود نیاید ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میگوید لو کان موسی حیاً لکما
 وسعه الاتباعی و ہتر خضر کہ نبی بود امر و زرعانی شدہ است اتباع ندارد و برے اتباع را ^{برے اتباع}
 باید و ذمہ متعلق بہ جسم است و او از ان پیروی نہ شدہ درین وقت مکلف نمازہ و آن شہر ^{فوتہ دارد و برے}
 و جن نیت او را حکمت شیخ الغیب نامزد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت نامبعوث
 الی الثقلین ای الحق و الانس پس چنانکہ ملک نبی برایشان مبعوث نیت برے ہم نبی ہوش
 نیت او نیز ملکی شدہ است و بعضے روایات آمد کہ بعد بعثت نبی ما ہمہ شیخ نبی ما است
 کذا فی التہدید و اما الخضر اختلف الناس فیہ قال بعضهم انه و لو قال
 بعضهم انه نبی و قال بعضهم انه رسول اللہ و اجمعوا انہ لیسک
 صاحب الشریعہ و لا صاحب الکتاب اما طائفہ ابدال و او و او ایشان ارامت

محمدیہ اندیشہ نبی اندوختہ و راسرنگان اولیا خوانند و کارکنان امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ گویند
 و او سرور اولیا است و دفتر اولیاے محمدیہ بدست اوست و خرقہ اولیا بدوی رسد ^{فی الصلح}
 الابدال قوم من الصالحین لا تخلوا اللہ نبیاً منهم اذ امانت واحد بدل اللہ مکانہ یا نحو
 فی نواح الاصول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الابدال ثلاثون رجلاً قلوبهم
 علی قلب ابراہیم اذ امانت رجلاً بدل اللہ مکانہ آخر وعن انس بن مالک البدل لایء
 اربعون رجلاً اثنا عشر من بالشام و ثمانية عشر بالعراق کل مامات واحد
 بدل اللہ مکانہ آخر فاذا کان عند القیمۃ ما توارکھم قال ابو عبد اللہ لیس فی الحدیث
 اختلاف و اما ہم اربعون رجلاً و ثلاثون منهم علی قلب ابراہیم فی کشف المحجوب
 صدقن اندایشان را اخیر گویند و چهل تن اندایشان را ابدال گویند و چہارتن اندایشان را
 اذنا و گویند و سہ تن اندایشان را نقبا گویند و یک است اورا قطب گویند و عوث خوانند
 و ابدال میان خویش چنین گویند و در غزائے طائفہ از ایشان جنگ می کردند با کفار رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایشان را دید علی رضی اللہ عنہ فرمود کہ برو برو برس کہ ایشان کیانند
 کہ وقت حرب پیدا می شوند و وقت آنکہ خصم می خواهد زودن غائب میگردد علی رضی اللہ
 عنہ ایشان را پرسید گفتند ما آنیم کہ در شب معراج از خداے خواستی کہ قومی از امت من پیدا کن
 کہ قیام امت من بدیشان باشد حق تعالی ما را پیدا آورد و کارکنان اولیاے امتان تو گردانید
 و ہر چہ روزے روزهایی فرس کرد و در شرق و مغرب یک بدست زمین نباشد کہ ہر سالے
 زیر سیرمانی باشد تا قیامت در جملہ ارض سیرکنیم و قیام جہان و خلق بران باشد امروز شنیدیم کہ ترا
 محاربتہ با مخالفان است بلایے یاری دہی تو آمدہ ایم باز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی رضی اللہ
 عنہ ما گفت برو برایشان بگو کہ امروز کسے در میان در آید کہ ہم زخم بخورد و زخم بخورد شہامی خورانید و
 نمی خورد اہل شمال و جہا و نباشد شہامی بیرون آید ایشان بیرون آمدند این حکایت ہم میان خود
 ابدال کنند و در کتابے روایت ویدہ شدہ است . و بعضی گویند حضرتے کہ امروز است غیر آن

شیرین

احمدیہ

صدیق

غزویہ

گردانید

بدان

حضرت کہ با موسیٰ بتعلیم آید ہو و او عامل حقیقت بود نہ نبی او افعالی کہ کرد از قتل غلام و حرق
سفینہ ہمہ خلاف شرع بود و الا صاحب شرع موسیٰ علیہ السلام منکر نہ شدے و شریعت دیگر شریعت
موسیٰ علیہ السلام در حیات او نبود جواب ہم حقیقت گفت و الا در شرع اگر امر و زکیے گوید کہ مرا
خدا سے تعالیٰ گفت کہ فلان را بخش کستم اور کشتن از روی شرع واجب باشد بالقطع و رسول
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیش خود قصاص کند و این سخن اگر چه راست بود مجموع ندارد کہ عالم خلق پابند
شریعت آمد و این واجب و وجوب حقیقت عمل بر موجب حقیقت باشد شریعت راست نیاید
ہم ازین جا گفته اند عارف صدیق آن است کہ عالم بہ حقیقت باشد و عامل بہ شریعت بود
و عارف نزدیک آنست کہ عامل بہ حقیقت بود بر مقتضای اصل حقیقت حقیقت را اصل
سازد و عمل ظاہر را بدان مبتنی کند۔ فی الحاصل آن حضرت ہی بود و این از ارواح خلاصہ است
تمسک ایشان بقول نبی کہ او فرمودہ است لو کان الخضر حیاً لزارنی پس این حدیث دلیل
کند خضر را ملاقات با رسول اللہ نبود و از زندہ نہ بود و مردمان گویند بروئے زمین تاحد
سال از ہجرت شخصے نماز گذرے رسول اللہ دیدہ باشد بدین حدیث کہ در مصابیح
منقول است و در قوت القلوب ہم گوید پس خضر زندہ نباشد جواب می توان گفت کہ علی
و جہ الارض می گوید و او در وجہ ارض از جنس مردمان نیست و مراد حدیث آنست از صحابہ
کہ بروئے رسول اللہ دیدہ باشند زیادت از صد سال بروئے زمین نمانند و او درین مردم
داخل نیست۔ اما جواب حدیث و دم لو کان الخضر حیاً لزارنی چنین توان گفت کہ
قصہ میگویند کہ وقتی کہ سکنند فرد القربین سد کرد و خضر ابرائے محافظت بر آن داشت نظر
خدا سے اور آنجا خواب افتاد و صد سال بخت ہم درین صد سال بعثت نبی ما بود و تمام ہم
شد۔ چون از خواب برخاست پرسید کہ محمد بن الزمان مبعوث شدہ گفت شدہ و گذشتہ یعنی
حدیث آن باشد لو کان الخضر حیاً یقظنا لزارنی بالیقظتہ و آنکہ در احیاء قوت القلوب
و عوارف مبعوثات عشر ابرہیم تیمی از خضر نقل می کند و خضر از رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

ت
عظم

کرو۔ و رسول اللہ ﷺ خضر القیوم سبعات عشر کرو و خضر با بر اہم تیمی کرو و او بمر و مان رسانید این
نوع میان مشیخ و اولیاء اہل کشف و مشاہدات بسیار واقع است اصل تقیم در این مسلوک است
سؤال۔ اگر ترا پسند کہ بیج ولی بمرتبت نبی برسد و یا فاضل از نبی شود یا نہ؟ **جواب** بگو
روان باشد کہ بیج ولی بمرتبت نبی برسد و یا فاضل بود ہمیشہ جلا و لیا مفضول باشد و انبیا فاضل بود
بیج ولی بدرجہ نبی زرد البوزید لیطامی گوید ابتداء درجہ النبوة انتہاء درجہ الولاية
چون ولی بدرجہ ولایت بہ نہایت رسیدہ باشد پیش آن بلا علت و سبب بلا امر مکتب عنایت من اللہ
و رحمتہ بخیر صنعے از ان ولی یکے را اورجہ نبوت شود پس چون باشد کہ ولی بدرجہ نبی برسد و یا فاضل
از وی باشد این سخن مومنان نباشد۔

سؤال۔ اگر ترا پسند پس چہ معنی است حدیث رسول اللہ ﷺ علماء امتی کا نبیاء بتی
اسرائیل و در اجبار افتادہ است او افضل و جاب و مگر آمدہ است لشہداء امتی فی الجنة
بمقام یغیظہم الانبیاء و الاولیاء پس چون غیظ کنند بدان مقام نرسیدہ باشند این دلیل فضل
شہداء باشد بر انبیاء ماضیہ **جواب**۔ بگو اینجا اصلے کلی است اولاً تمہید آن باید کرد تا اصل این
مشکل شود و آن اینست کہ فضل بر دو نوع است یکے فضل استقلال و تصدی و دوم فضل باتباع
و ضمنی فضل تصدی و استقلال بیج ولی را بر انبیا حاصل نہ شود و اما فضل ضمنی کہ آن بدولت
اتباع نبی خویش کہ اورا فضلے بر سایر انبیا است ریزہ از خوان نبی خویش چہنید کہ آن خاصہ
نبی اوست کہ نبی دیگر را با استقلال آن ندادہ اند بدین فضلے بر انبیا این متابع را حاصل نہ شود
کہ طفیلی است بہر حال و او بر چہ دار و یا استقلال و استہلا و دار و دہرگز آن فضل از وی رفتنی
نیست و بدین جزئی و ضمنی و طفیلی فضل کلی بیان مستقل بر اسہ مرکز حاصل نہ شود و بیج عاقل آن
فضل را اعتبار نہ کند بیج کس بدین سبب پر وے فاضل نہ گوید۔ کس کس است و ملک ملک
بارے بانڈیش در شاہدہ یکے با و شاہے اورا چند ہوا خویشے و مقربے با استقلال ہستند
و ہر یکے بدرجہ میان ایشان فاضل و مفضول است و ہر یکے متابع و مقربے و خاصہ

و کس از آن خویش داروی که ازین خواصان بادشاہ را خاص خواص باشد که بیچ کیے ازو سے برتر نیست و نمود او مخصوص بہ جرعه و نوالہ و بہ صحتی و بہ ازے شو کہ با مقربے دیگر نباشد آن مقرب بیرون آید آنجا از خواصان خویش گوید و بد و برساند کہ از آن جرعه و از آن نوالہ و از آن سر بمقربان دیگر کہ باستقلال مقربان باشند نرسیدہ باشد۔ بدین معنی این غلام و کس این خاص خواصا فضلے بدان دیگر مقربان و ملوک نباشد لیکن ایشان غبطہ کنند و بدان علم آرزو کنند و ایشان را از خود بہتر دانند کہ مقصود رسیدن باخص انواع قرب است و آن بہ کیے و او ند و در خور آن ایشان را دستے نباشد جز با تبع و ایشان را اتباع ممکن نباشد کہ ایشان را مستقل می باید بود کہ ہر کیے فرمان بردارند۔ پس معنی یغبطہم و معنی او افضل و معنی قول موسی علیہ السلام اللہم اجعلنی من امة محمد ہمین است موسی علیہ السلام علم داشت بوحی کہ محمد نبی آخر زمان افضل انبیا خواهد بود و ہر چہ انبیا ہر سیدہ اند و خواهد رسید و او پیغمبر مخصوص خواهد بود کہ بیچ نبی را نمود۔ و ائت او بدولت اتباع او بطویل او بدرجہ مخصوص خواهند رسید کہ نبی دیگر بدان استقلال نرسیدہ و لا بد دعوت کرد اللہم اجعلنی صاۃ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم۔ و انبیاءے دیگر چون شہدارا بنیند کہ بدولت اتباع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و طفیل او بدرجہ رسند کہ خود باستقلال نتوانند رسید غبطہ کنند و بدین جزوے ایشان را بخود فاضل بنیند اگر چہ این ضمنی است و الفمبیا لا یعتبر کم من شیء یتبیت ضمنا و لا یتبیت قصدا اچنانکہ در و در بل نبی روانیت بخلاف سائر انبیا کہ باستقلال کہ ہر کیے رواست پس این در و در ایشان کلا در و در باشد و این فضل ضمنی است کلا فضل بود و این فضل جزوی ضمنی طفیلی مستلزم فضلے کلی بر سر آن مستقل و سروران مستبد حال نہ شود و بیچ کیے وزیرے را بر وزیرے دیگر فاضل نداند و بران مرتبہ نہ رساند اگر چہ با تبع آن صاحب خود آن کس بجائے رسیدہ و اطلاع بر سر از اسرار آن بادشاہ کند و زیر دیگر را نباشد ولیکن تا ہر حال وزیر وزیر است کس کس است این سخن اہل تحقیق است و ایمان ہم بریں منعقد است۔

کیے از میان ایشان خواصان
بجائے خواصان

ہر کیے از فرمان بردار

۵۷

سؤال

اگر ترا پسند ولایت نبی افضل است یا نبوت نبی؟ **جواب** بگو اگر ولایت نبی میگوئی
 بر نبوت نبی و خود اینجا بعضی گفته اند که ولایت نبی افضل است بر نبوت نبی یعنی نبی و وحی و درود و اوردیم
 ولایت دارد که عبارت از قربات حق و معمول در جبات الهی است و نبوت است که مبعوث شدن
 از حق مخلوق و مشغول شدن بدعوت حق بر سوسه حق پس ولایت که عبارت از قربات حق است بهتر است
 از اشتغال بخلق پس ولایت نبی بر نبوت نبی بهتر بود. اما اینجا یک سخن است که نبی را در مرتبه نبوت
 و دعوت و اشتغال بخلق و در خواندن ایشان سوسه حق و کشیدن اندام ایشان و شنیدن سنت ایشان
 و منج و دیدن بایشان و رسانیدن شرائع بایشان و قتال و جهاد کردن و بعثت سرایا و بجهیز عساکر کردن
 مرتبه از قربات حق حاصل می شود و او را اطلاع بر اسرار و مشهور و مخفیات بر و سوسه می باشد و او را در

ایشان

تفایلی

در کایا که در حال

مقام اطلاع بر خفایات و اسرار و داده اند و با اول قربات تے و حکایات و محافیات که در حال نبوت
 هست که در حال ولایت که انبیا و در جبات او و ابدلے نبوت شده است نبو و پس نبوت هم
 درجه شد از قربات عالی از درجه نبوت که مندرج و مندرج است در اشتغال بخلق که ولی دیگر نیست
 و با این نبی قبل نبوت که با نیت درجه ولایت رسیده بود و نبو و پس علی بن ابی طالب نبوت نبی فاضل باشد
 از ولایت نبی و این قسقی سخن است جز از فیض نور نبی بر این کسی نه رسیده و کم که از بزرگان بدین
 باز رسیده اند بیشتر ولایت نبی را افضل و اشرف بر نبوت نبی و این خوب آید اگر نبوت نبی را
 محض خلق بود و آن نه چنان است ولایت حال نبی این است که انبیا و اگر با هم این همه باشد
 حاشی که مستوق او برگز منتهی است چه در خلا و چه در بلا. اما این همه در خلوت یکدیگر معلومند و از آنکه
 در جلوت بیشتر نیست تا مل خلوت نماید تعرف بنبیان الی نبی بَلْ إِنَّا لَنَهْتَدِي
لِقَوْلِهِ إِنَّ هَذَا نَا لَللَّهِ

و اگر با این همه باشد

بَلْ إِنَّا لَنَهْتَدِي

لِقَوْلِهِ إِنَّ هَذَا نَا لَللَّهِ

۵۸

سؤال

اگر ترا پسند که نبی را گناه باشد یا نه؟ **جواب** بگو نبی معصوم است از کفر قبل الوحی
 و بعد از قصد نبی و بعد از قصد نبی معصوم و قبل لوجمانا و او را باشد و بعد از قصد نبی معصوم و بعد از قصد نبی معصوم
 معصیت بعد الوحی قصد از نبی صادر نشود. و مثال زلت اینست که چون موضع لغش را

پیش آید شخصی بقصد سلامتی پائے نهد که درست بگذرد و بغير قصد ناگاہ پاسه بگذرد آن مرد در
خلاش اقتداين زلت باشد گناه و نجاست برين مثال بود. مثلاً آدم علی السلام قصد اکل شجره کرد برين
گمان که منهي جنس شجره نيست همان درخت معينه است پس اکل برعم مشروعيت زلت شد که جنس
حرام نبود و همچنین در جمع زلات انبيا قصد شروع شده است اما بغير قصد ايشان را فرشته سوسه
معصيت افتاده. چون انبيا بود اندک بدن مقدار ما خود شدند تا توبه کرده اند و توبه ايشان
بکرم خویش قبول کرد و جز ايشان بمثل اين فعل ما خود نباشد ان الله البلاء على الانبياء فالامثال
والامثال يعني زميني که ايشان ما خود اند مخطئه گناه که از ايشان گناه بگذرد اما از بگويم اين نباشد
تا فعل قصد می آید و درين اظهار فضل ايشان می شود و ترتيب است می شود که ايشان مقربان و
مهران و محبوبان و محبان و انبياء من اند ايشان را بدین مقدار گرفتند تا گناهی در چه حسابید
پوش و آری دنیاها سینه بکنید گستره بهار نباشد اگر شمار امن بدین بگیرم حال شما چه باشد بشنو
ببیت زلت که خطاب آمد تا روز قیامت وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ اگچه جاسه و بگری گوی
نَسِيًّا وَ لَمْ يَجِدْ لَدُنَّ مَاءً و اما در عالم و او تا روز قیامت فَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ
فاعتبروا يا اولي الابصار و اولیای خدا محفوظ باشند و فرق میان معصوم و محفوظ آن است
که معصوم واجب العصمة را گویند یعنی واجب است که معصوم باشد از گناه. و محفوظ جازر العصمة
خوانند یعنی روا باشد ولی را قصد گناه افتد باز توبه از آن باز آید از منصب لایت ساقطند
اما غالب احوال ايشان این است که ايشان هم از قصد گناه محفوظ و مصون باشند
سؤال اگر ترا پسند چون تحقیق شد که جز با اتباع محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم هیچ کس
راه نیست این جوگیان و برمنیان و سواسیان و کاپریان و رهبانیان و قیس که مجاهده های کند
و بدان خوارتے بر ايشان ظاهر می گردد و هر چه بگویند از غیوبات همان می شود و بر آب می روند بر هوا
می برند و در محال مختلف و در زمان واحد دیده می شوند این بر چه عمل افتد و چه معنی دارد و جواب
بگویند حق این است که راه بخدا سلامت و درست و بخوف و با این جز با اتباع محمد رسول الله

بفقدنیا

۵۹

۵۰ ہاں اللہ علیہ السلام نیست بیچ کے مرتبہ ولایت و درجہ قربت نزد جز با تبع رسول اللہ در دنیا و آخرت اما این طوائف کہ ذکر ایشان رفت ہمہ ملعونان و مطرودان و کفران انذبا خداے تعالیٰ دوستی و قربات و نسبتے ندارند محروم از خدا و از رحمتے خدا اند و در آخرت و دنیا مغضوب و مغضوب اللہ اند و ہمیشہ در دوزخ بانواع عذاب گرفتار باشند و ہرگز رذے خلاص نیابند اما ظہور خوارق کہ در حق ایشان می شود آن استدراج و کراست و در حق ایشان کہ ایشان را بدان علوے و انہما کے مجوم حاصل شو و ضلالت بدان بیشتر باشد بدان استحقاق رذ و لعن و تخریب بود۔ و خوارق بر چہار نوع است یکے معجزہ اکبر خارقے با دعوت نبوت بود و در ایام جواز نبوت و دوم کراست خارقے کہ بدست متابعی کہ بدولت اتباع نبی خویش حاصل آید۔ و سوم معونت آن خارقے کہ بدست عموم حاصل آید کہ سبب عون و تقویت می شود برائے تحمل اعیانے عبادت و مشاق طاعت و چہارم استدراج کہ بدست غیر متبع ظاہری شود چنانکہ جوگی و طوایفے کہ ذکر آن بالا رفت۔

۶۰ سوال۔ اگر تراز بندہ می گونی در حق بعضے مردم کہ ایشان ایمان بہ خدا و پیغمبر کنند و لیکن اقامت شرع نکند و آن را عرفان نامند و شریعت را در حق عوام گویند و خود را از خواص شمارند و گویند کہ تکلیف بر ما نماند زیرا کہ یقین ما را حاصل شدہ است و خداے گفته کہ **وَاعْبُدُوا رَبَّكُمُ حَتَّىٰ تَأْتِيَنَّكُمُ الْيَقِينُ** چون یقین آمد مراد بعبادت مقیانش پس مکلف نمانیم بہ بیج تکلیفے ؟ **جواب** **بَلَوُ** **نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهُمْ وَمِنْ مَقَالِهِمْ وَمِنْ سَوَاءِ ظَنِّهِمْ وَمِنْ شَرِّ أَعْمَالِهِمْ وَسَوْءِ** **أَعْمَالِهِمْ** ایشان طائفہ محدہ اند از خدا مصطفےٰ دور اند و خدا مصطفےٰ از ایشان بیزار اندن ایشان بہتر از کشتن سد کافر باشند بہب اہل حق اینست تکلیف بقائے ذمہ است تا جان و عقل با تو باقیست تکلیف بجمع شرایع فلیہا و کثیر باقی است و منکر این سخن کافر باللہ العظیم است و معنی اینست کہ **وَاعْبُدُوا رَبَّكُمُ حَتَّىٰ تَأْتِيَنَّكُمُ الْيَقِينُ** یعنی چون یقین آید ذوق مشاہدہ چنان فرو گیرد کہ عبادت را مشتقت نداند تا تکالیف نرود و لیکن کلفت تکالیف برود چون بمقابلہ لذت مشاہدہ حق در ضوآن اندر ہم مشاق بہل و آسان بلکہ لذت نماید

چنان باشد که خورنده را در خوردن و خواب کننده را در خواب آن لذت نبود که بیدار را در بیداری و صائم را در صوم ازین کارکنان تحقیق کنند که با جمیع بدین قابل اندیکه از ایشان گفته است

اگر لذت ترک لذت بدانی و اگر لذت نفس لذت نخوانی

در دیشے را در وقت مرگ گریه کنان دیدند پرسیدند ترا چه می گویا ند گفت آن لذت که در بیداری وقت سحر قریب صبح می یاقتم نخواهم یافت بعد مرگ سبب آن می گیریم اما اگر غافل بودی واجبات و محرمات و سنن رواتب برپا می داری و در بعضی نوافل تقصیر می افندی در وقت او چندان زیانی ندارد که نوافل اند یعنی زواید اگر چه آرد و مزید باشد و الا نقصان حاصل در مرتبه او نباشد اما نقصان مزید در نقد وقت که متعلق بدان نوافل است قطعاً بود اما اگر چه نقصان آن بقله دیگر هم می توان و یا بهتر از آن کند که از کثرت نوافل به مراقبه و ذکر مشغول شود این حسن و انتم نقصان نه پذیرد و بهترین است که نوافل با خود گرفته باشد و در وقت خود ساخته باشد آن را برپاے گرفته باشد به آئی حال ترک نه کند آن بجا آرد و اگر چه او را در آن وقت دشواری باشد که از مراقبه و از حضور باز خواهد داشت بدان التفات نه کند البتة به خود گیرد و او را دو اوعیه و نوافل که با خود گرفته است البته بجای آرد و بعد به ذکر و مراقبه مشغول شود هر چه باید در آن استقامت جلا و صفا و لذت بیشتر یابد و شهود اکثر بود و این به تجربه تعلق دارد قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ احب الاعمال الى الله ادومها وان قل وابقض الاعمال عند الله اقطعها وان كثر ويزتا انك بفرمایش پیر کامل الحال مستقیم الافعال این افعال و احوال نگرفتند بود استقامت نیاید و بخورد ای کم گیرد با تابع سلكه و اصل این راه را پی سپر کند و اصل نه شود و به مقصد از حقیقت و طریقت نرسد.

سؤال - اگر ترا پسند که مرید پیرے شدن دوست بدامن شخصی زدن چه حاجت چسرا ۶۱

نیت

اتباع نبی و سلف صالح و گفته که فقها و مشایخ بینه اندکانی نیست بلکه اصلاح و تقوی و پائی نفس
 پس بنده است این زیادتى که در بین محمدی صلوات الله علیه و آله وسلم پیدا شده است سرتى وارو
 و فائده متعلق است **پایه و جواب** بگو آرسے فائده عظیم و سرتى بزرگ وارو هرگز بدربار
 قربات حق و منزلت معرفت رب و کشف مشاہدہ حقانی و کلیات و باقی هرگز بے آن نشود
 و هیچ کس بدان مراتب عالیہ و درجات سینہ نرسد و ذاتق آن معانی نه گردتا دست بدامن مرد
 کامل و شیخ مقتدی اتباع نبی مجتبیٰ ظاہر و باطن کلا و جملہ مشاہدہ شہود و جمال ساعہ فاعل و نازو
 بدعوت خواص من الله و رسول الله و من العلی و من شیخیه نباشد هرگز و صولے درین مقامات عالیہ
 و درجات عالیہ حاصل نه شود و این جو به بیله شانی و شرعی کافی صل نه شود باندگ رسول الله
 صلی الله علیه و آله وسلم بنویسند بود پس عوام و خواص و شریعت بر اسے عوام و خواص آورو
 و طریقت بر اسے خواص آورو و حقیقت میراث طریقت است هرگز که عمل به طریقت کرد او به حقیقت
 رسید پس مرتب اول شریعت که عوام بدان مانده اند و هم بران فاعل که در اندران گذشتند و از ایشان
 خود مطلوب همان بود که بدان نجات ازیران و دخول دروان حاصل است قطعا و یقینا و غیر عوام
 همین بود و ازین ماده ایشان و رگذرند که اگر از عهدہ شریعت بیرون آیند از ایشان همان بسیار
 باشد و اما خواص ایشان او لاء عو بشریعت اند پس ازان بدو طریقت شریعت اعمالی و اقوالی است
 که آن را فرض و واجب و سنت و مستحب خوانند اما طریقت اعمالی است هم از جنس این اعمال بلکه خلاصه
 این اعمال با این اعمال بسته که آن را مستحب خوانند و در اندازہ عوام نبود و حد ایشان نباشد
 و در بعضی افعال که اهل طریقت بدان فاعل اند و بدان و ای شده اند عوام آن را کرده بلکه منسج
 و حرام گمان برند از سبب آن خوف تلف نفس باشد و تلف نفس در شرع حرام است چنانکه
 ترک طعام در ایام متعدده و ترک آب و چنانکه اختیار و بر غیرتها و بودی مایه زار و در احد و ریش
 و غیر آن و ترک نکاح و مباشرت با مردمان که آن هم خلاف سنت رسول الله بلکه کرده حرام است
 هرگز آن نوع از شیایخ مرشد تصور می نمودند و در هر نقطه مدتی فرمودند که هر شخصی ضعیف و قوی و

و اگر کسی
 امکان افعال
 اعمال

تصور می نمودند

شباباً و هرگاه همتا و همتا و خاصیت زمین و آنچه نفس او را تلف نکند هم بدان مقدار خواهد بود هرگز در
 مهالک و بواجب و بیابان بیاورد و بے تیریزون نخواهد و او را اگر مرد یا زکمال شوق خود اختیار کند
 آن را مانع باشد تا بقله نفس او بود و اطلاق نفس هرگز اهل ارشاد قبول نکند و راضی بدان نشوند و آنکه
 از بعضی شیخ حکایت منقول شده است بحسب نصرت دل و حرق عادت و کرامت ایشان است
 آن در قاعده ارشاد و امر کلی این قوم داخل نیست و در کلام سخن در نمی آید و تقریر آن در میان
 یا مستوفی شده است و اینجا براس دفع توهم متوهمان سست عقیده ظاهر بنیان و ظاهر پرستان
 چند لفظی باز بصورت تکرار نشسته آید و در طریقت صفات و ثمرات لایله وار کاسه است و همچنین فرانس
 و واجبات سخن و مستحبات که آن تعلق بقوانین و آداب و اصول و علم بدان جز خواص را نباشد
 و فایز بدان حسب خواص نه بوند که ایشان از خود و کلام حاشیه باشد و بخدا برده داشته چنانکه در
 ضو که که یک لفظ برایشان از بے و صف از خود گذرد و بلکه براس هر وقتی که اول تجدید و حضور براس
 هر وقتی ناز بے لایدی باشد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم در فتح مکه یک ضمیمه نماز فرستاد
 کرده صحابه گفتند یا رسول الله امر وز از تو فعلی دیدیم که هیچ وقت ندیده بودی گفت تعلیم جو از کلم
 پس و پس کند آنکه همیشه تجدید و ضومی که تعلیم طریقت بود و بدان خواص و عوائد برایشان کما فرقی است
 و این جمله تعلیم جو از کرد و عوام بر این استقامت توانند فعلی بنام و عوام صوم بے صراط و روزه یعنی که قیام لیل
 کردن بر رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فرض بود و چنان صلوة ضعیفی خواندند اشراق و صلوة او این
 و ادعیه و صلوة آنحضرتی الزوال و با آن همه حضوری در او ان صلوة که آن صلوة است و در نماز است
 رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم گفته که صلوة الاحمسی رالعلمب ویر گفته الصلوة صلی
 اهلوتین و گفته الصلوة صلوة بالرب و در صوم اساک از جمیع مشروعات نه حفظ آن نشانه یعنی
 اساک از سه چیز آن طعام و شرب و جماع است علی الخصوص که آن روزه عوام باشد و همچنین در همه عبادت
 خدا و سره است که مراعات آن جز طیفه خواص نیست و این جمله اعمال سورت مشاهدات حق
 و معانی صورت قدسیات است اینجا علی است که آن را عمل قلب خوانند و بدان تصدیق باشد

ظلمانی و ارضی جمعہ کروررات و ظلمات کہ از محبت نفس ظلمانی و در ضمنی حاصل شدہ است و برے آن تو این دہو کلیات و شرایطی است کہ آن جز خواص نماند آن را مرقبہ و محاربتہ ذکرے است و در ہر ایک شرطے و ہیئتے و در ہر شے اثرے و در ہر اثرے وجود مقصودے و آن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر البسیر با خواص صحابہ گفتند و یکدیگر میان خویش تعلیمے و علمے و تلقینے و معاملات مجاہدت و مشاہدت کردند و از عوام خلق مصنون داشتند کہ ضایع نشود کہ بالکار و تنکار پیش آید چون فہم کنند و ہر یکے از خواص صحابہ بقدر استعداد خویش اطلاقے تلمے داشتند بحسب آن رازے و ہرے کہ طاقت فہم او باشد بروے کشاد و آنجا کہ دید طاقت فہم او نخواہد بود در پوشیدہ بینی کہ شب معراج ابو بکر رضی اللہ عنہ پرسید هل رأیت ربک اداہل بود فضل اولیا کامل العقل یا در غار بود با او گفت نعم چون عائشہ فریاد کرد کہ لا کہ اورا در خور این ندید عورت بود ناقص عقل بود فہم رویت امر عظیم است جز اہل فہم نتوانند کرد و نہ آنکہ صاحب بزوی رویت را از قبیل متشابہ می آرد و برے دعوت شریعت و اجہاد و تعلیم و علم بر آن صحابہ بعد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم اقتدا علی نمودند جہدے و جدے کردند از ایشان عن ابن عباسی حنیفہ و شافعی و اصحاب ایشان سید و ہمچنین احادیث کہ ہمہ محدثان و علما شنیدند برے علمے و دانشے و اصولے و فروعے سندے و تعلیمے و تعلیمے پیدا آمد و نصیحتے و تدوینے شد کہ عالم بدان مملو است و حق پیدا آمد و ضلال کفر و جہل نخبہ مول و ذبول پوست ابارے ارشاد سوسے باطن و تصفیہ دل و اعمال قلب و ارشاد سوسے اعمال طریقت و اسرار حقیقت مختص گشت تعلیم این قوانین و تلقین این اصول چنانکہ از رسول اللہ گرفتہ و آنچه از دولت اتباع بدو و اوند و اول او کشادند و قوانینے و اصولے و فروعے او پیدا آمدند و از ہنر زمان او رسید و بیاران دیگر رسید چنانکہ از حسن بصری کہ شجرہ مشاخ حشت بدومی رسد و چنانکہ کمال زیاد کہ طول صحبتے با حضرت علی داشت و شجرہ مشاخ کہ رویان بدور رسید و ابو یزید و معروف کہ خی از جعفر صادق کہ او از آبا و اجداد خویش گرفت بدور رسید و بیخ شجرہ شنیخے دور ویتے از اصحاب طریقت و حقیقت جز بہ علی منتہی نمی شود و این را خلافت کبری گویند مختص بہ علی شد و خلافت صغری

سیران
و
من

ادرو

که خلافت ظاہری بود از ان ہم شرکت باصحابہ و یگذاشت چهارم خلیفہ برحق او بود و آنچه از اہل بیت
 و حل مشکلات و نظام شرع از وی شد از کسی نہ بود تا عمر بسیار باگفتہ لولا علی لہلک المسلمون
 آن خبر مسائل ظاہر شرع نبود کہ او حکمے کرد علی اور انبیہ کرد و طالب حق فاروق بود و حق را حج بر حق
 علی وید از ان رجوع کرد و تقبیل بین عینیہ کرد و گفت لولا علی لہلک عمر و رسول اللہ گفتہ
 انما صدیقہ العلم و علی بابہا و نیز گفتہ خلقت انا و علی من نوری و احد قبل ان یخلق
 اللہ آدم یا ربعة آلاف سنۃ فما زلنا فی موضع واحد حتی افترقنا من صدیق عبد
 ففی البیت و فیہ الخلافۃ این حدیث را مولینا نحر الدین رازی از صحیح بخاری نقل می کند و ما
 آن را در وی ندیدیم خلافت باطنی مسلم بدست باجماع امت و خلافت ظاہری و شرعی ہم باجماع
 امت بدو مقرر است کہ آخرین خلیفہ برحق او بود و آخر او امام حسن ششماہ بود اما سی سال تمام بی
 شہر قبول حسن شدہ کہ رسول اللہ گفتہ الخلافۃ بعدی ثلاثون سنۃ ثم تصیروا ملکاً عضوفاً
 بعد ازین چهار خلفے راشدین دین را استقامتے کہ بود نماز چیزے بر دین ماند چیزے بر موافقت انی
 ان انتھی الامر الی شتی لا یملک المقال منہ جز سکوت دیگر چارہ نیست و آن فضلے کہ علی را حاصل است
 باختصاص خلافت باطنی فضل جزئی است و گفته اند کہ این فضل جزئی مسلم از فضل کلی است و
 ترتیب فضل ایشان نیز عند اہل سنت بر ترتیب خلافت ایشان است اول امیر المومنین ابو بکر رضی اللہ عنہ
 و پس امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ پس امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ پس از د امیر المومنین علی رضی
 عنہ و عنہم جمعین پس ایشان عشرۃ المبشرین ایشان بدریاں پس ایشان احدیان و پس ایشان
 سائر صحابہ و در تمہید می گوید افضل الناس من بعد الاربعۃ اهل بیت رسول اللہ
 ثم الستۃ الباقیۃ من العشرۃ ثم اهل البدر ثم سائر صحابہ از تصنیف صاحب
 شرح آثار نیرین می نویسد اختلافوا فی تقدیم عثمان علی علی مذہب الجمهور من السلف
 الی تقدیم عثمان علیہ و ذہب بعضهم الی تقدیم علی علی عثمان و الا قول
 اصح و للمتأخرین فی هذا ما ذہب و ذہب بعضهم علی تقدیم ابی بکر

را بعد او

مستزاد فضل کلی نباشد

پس امیر المومنین حدیث بیان

منهم من جمع الصغایره و بتقدیم علی من جمع القایده و قال قوم لا تقدم بعضهم
 علی بعض و كان بعض مشایخنا يقول ابو بكر خیر و علی فضل قال بابا نجیریت
 غیر بابا افضلیه و هذا لما تقول ان خیرها شیخی فضل و قد يكون العبد الجبشی
 خیر من الهاشمی و العبد الجبشی خیر من العبد الهاشمی فی معنی الطاعة لله
 و المنفعة للناس و باب النجیریت متعلق بآداب الفضلیة لازم و قد ثبت
 عن علی انه قال خیر الناس من بعد رسول الله ابو بكر ثم عمر ثم رجل آخر فقال له محمد بن
 حنفیه ثم انت یا ایت و كان یقول ما ابوك الا رجل من المسلمین و مهاجرنا فضل
 الا انصار یس ایشان تا بعین و پس ایشان سبع تابعین و بعد ایشان آكه تقوی و علم با شد ایت
 اگر علمت حضرتك الله انتمكم و فضل اولاد صحابه بعضه گفته بر حسب علم و تقوی ابو جعفر زندان
 قائم رضی الله عنهما که افضل اند از اولاد صحابه بنا بر نسبت ایشان بر رسول الله صلی الله علیه و سلم
 و در میان زمان فضل بعد از عایشه و افضل فرزندان رسول الله فاطمه و امام حسن و امام حسین
 علیهما الصلوٰة والسلام در ایشان سائر زندان و اهل بیت مطهرات دو بگران بر ترتیب در رساله
 ها و به در علم کلام سید شیخ الشیوخ شهاب الدین هروردی می گوید در علم الهدی و امسك
 عن التفضیل و ان محمد و نفسك صوالاة مع احد فاستره فانه سر ببنك و
 بین الله تعالی و رفته اکبر امام غنیم ابو حنیفه رضی الله عنه می نویسد و لا توالی احد ا دون احد
 قائم علیه السلام و چون از امیر المؤمنین علی رضی الله عنه آن قواعد و قوانین امر را
 در کتابی دو قایت بخوانان رسید ایشان سر بر بعضی خا صان و بگو که بدیشان صحبت داشتند
 و باقی دیدند و اهل آن شدند رسانیدند از ایشان بدیشان رسید ایشان نیز مردم خواص را که
 باقی دیدند و طلب آن یافتند و اطمینان استقلال آن در ایشان دیدند رسانیدند که آما شرف
 شیخیت تا بوقت ما رسید و مقصود ازین پیوند صحبت و تعلیم و تلقین نیت و این تعلیم و تلقین هرگز
 بدین شرف تا خود را بکللی از خردی از اختیار نخلع نکند و بدست شیخ خود نهد که او هر چه فرماید و هر چه گوید

و هذا كما تقول
 ان العبد الجبشی
 خیر من الهاشمی
 فی معنی الطاعة لله
 و المنفعة للناس

کتاب القایده

و هر چه کند بدان منقاد و سبب باشد و برین معنی اعتراضی بدان نکند و الا از ارادت و رسالت
ساقط شود و طول عمری بدین شرایط پیش او باشد تا او زماناً فرمانا و جیناً فحماً استعدا و در وقت
متجدد و بنید و فرمایش بر حسب آن کند و توابعی و اصولی که آن از مشایخ خویش گرفته بقدر حال و بنا بر
اصلاح او کند و دل او صاف عکس پذیر گردد و تا قابل عکس تجلیات قدوسی شود بعد آن با سر
حقیقت که آن را مراتب است علم الیقین علم الیقین حق الیقین حقیقه الحق حق الحقیقه برسد و بر
این راقعده و توابعی بنیاد گرداند که بدان کتب سلوک مجلدات متفرق شده چون امیرالمؤمنین
علی رضی الله عنه این قواعد و قوانین داین اسرار و وقایع آن از شیخ مرشد کامل الحال و سالک
و اصل بگیرد و بنشیند و بدین عرض حاصل نشود بدان ماند که مردی عامی کتاب طب بنشیند و داروی
مرض بنشیند که در طاقت او را متیقن باشد زیرا چه هر داروی بر حسب مرض و قوت و ضعف مرض
و بر حسب قوت و ضعف مرض و بر حسب هوا و حسب غذا مختلف است تحقیق احوال از مرض هر طبیب
حاذق که سالها دار و کرده باشد و مردمان را مریضها تجربه کرده باشد و نفع و زیان هر دارو دانسته
بود قوت و زور هر دارو دیده و هر زهری شناخته باشد و تصرف بحسب آن در هر تریکی تواند کرد او
بتر این کار از استاد حاذق و ماهر و صاحب تجربه گرفته بخدمت مطول و صحبت دراز هرگز آن مرض
از آن مرض خلاص نیابد و مطلوب صحت نرسد کذا لک عن یلد هم مرض قلب دل بگردار و مضملم
و پیر بجز لذت طبیب است بر حسب قوت و ضعف او داروی که از استاد مری گرفته است بجز مطلوب
بقای بنیست و الا سلوک میسر نیاید مجاهد بقدری فرماید که تحمل بنی مری یا شاید تسلیم مری نفس خود را
به شیخ و اصل سالک کامل الحال مرشد حاذق که او نیز از پیر خویش گرفته بصحبت مطول و خدمت دراز
بجمله از بلائی که درت باطن و ظلمت دل خلاص یابد و مطلوب مشاهده حق و اسرار حقیقت برسد
و در آب اندازد فرماید و طعام اندازد فرماید پیر و جوان را بنید قوی و ضعیف را بنید و نامستعد و مستعد را
بنید و مجروح و متاهل را بنید بر حسب آن داروی اصلاح باطن او را که مقصود آن تصفیه باطن است
فرماید و او کلاً و جملاً باطاعت و انقیاد کلی بر چه او فرماید بدان رود و عمری بدان بگذارد و این دلالت
عبارت "چون امیرالمؤمنین علی رضی الله عنه" در هر نسخه نسخه ما پیمین است و اینجا هیچ ربطی ندارد ۱۲۷۷

یا طنی و معنوی گویند این جائز طفولیت و فطرت و رسوئی و بلوغ است و آن را جز پیریدان چون طفل را
 بره بریان و مہد ہلاکت حقیقی باشد و چون شیر زیادہ دہندہ ہم ملاکت باشد ہر سائے اور ترتیب سے
 خاصے باید کہ ہر طفلے محتاج تربیتے خاصے است بر حسب قوت و ضعف خویش اگر درین حال از مری کہ
 بمنزلت عام است جدا شود ہلاکت ضروری باشد چون بعد بلوغ رسد اگر آن زمان جدا شود
 امیر تقی بود و این چیز پیریدان پس بجز ام او از جدا شدن رو انباشد پس ازین بیان شافی و ازین
 شرح کافی تحقیق شد کہ در تحت تصرف پیرے مرشدان امر لایبھی برائے وصول خلاصہ دین
 محمد و اسرار حقیقت کہ خاصہ فضل انبیا است بے این ہرگز میسر شدنی نیست حاصل اینکہ چنانکہ
 برائے اعتبار ظاہر ایمان اتبعائے وسیت شرط است بے آن معتبر نہ بود بلکہ ممکن نباشد کہ تک
 برائے اعتبار بوصول درجات قربات اتبعائے وسیت لایبھی باشد و اگر نہ بواسطہ راہ بدو نہ
 اہل عروج سماویات و مشایخ مرشدان کامل الحال رہ روان علوی چنین خبر وادہ انداگر کہ نخواہد
 بقوت مجاہدہ و مشاق خود و خودی خود راہ باسماں و آسمانیان بردنہ تواند بر و چون با قول
 در آسمان برسد درستی باید و در بانے کہ برد است گوید کہ فلان بوسیت کہ آمدی براہ کدام
 و اصل سالک مامور بدعوت خلق این راہ پے سپردی اگر نام کسی گیر و او تحقیق من اللہ مامور و مادہ
 بدعوت است مرجہا گوید و در بر و کشاید والا اگر نام کسی گیر و یا کسی را گوید کہ درین مرتبہ نیت بگویند
 باز گو کہ این در بر خود آیان و بر غایبان نہ کشاید۔

سوال اگر ترا پر نہ چون مقصود ازین بوند تعلیم و تلقین بود این طایفہ را طایفہ بر سر و شوق
 و عہد بدست کنائیدن و تصرف کردن چہ معنی دارد؟ جواب گو در بیعت ضوان ہر یکے
 از صحابہ کہ حاضر بودند دست بردست مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میداشتند و
 معیت و متابعت و انقیاد و قبول قول از او و تصرف او در خود کلا و جملہ حتی الموت میگردیدند و
 مکہ و مشطاین آن صفت است کہ در بیان مشایخ باقی مانده است و این سنت حضرت رسالت
 مشایخ باری داشتہ اند تا اقدس فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحابہ کہ ایشان

برائے دعوت طالبان حق سوسے حق دارشاد ایشان با سر الہی کہ بیان آن بالا رفت۔ و اما ہذا
کلاہ و قصور یا حلق دلیل بدین است کہ چون در تصرف ما آمدی و تصرف بد و وجه باندریکے بنقصان
زیادے کردی کہ در تو هست و بز یاد تھے کہ ترا نیست و ہذا ان زمینت و کمال تو است زیادت بما
برائے سر اختیار کردند کہ ریس اعضا است و آن طاقتہ شد و برائے اشارت نقصان تصرف یا حلق
اختیار کردند و در حلق اشارت بدان مر است کہ در راہ خدا سر را با ختم و سر باختن کھفتت نام شریع
جناحہ و در حج بجائے سر و داد و این جائیز بجائے سر موتے و او ہمان باشد کہ سر باختن یعنی از سر خود
خاستہ ام سر را در راہ خدا و آدم سر کار خود ندارد

سعدی سر سودائے تو دار و زنجیرش ہر جا کہ عیار پوشت کفن است

و مقصود اشارت بدخول است در تصرف پیر کلا و جملہ و دوام حلق امرے مختار است و متفق تھے
می تولید کہ خیر الرجال بین الحلق من غیر تفریح و بین الفرق و یکے از سنت اہل اہم حلق را
است کہ اتباع آن حسن است ذکر کافی التھذیب والمخلاصۃ فی الفقہ و اگر این معنی نیست خود
بترکی باشد کہ جائزہ در پیشی در سردارند و خود را بدیل خرقہ پندند کہ در روز قیامت کہ وقت شفاعت
باشد و ادب دولت اتباع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام شفاعت یا بدتر اخصی و ہذا
و از آتش دوزخ خلاص کند و این جا مقالات و گفتار بسیار است این مختصر ازین ہمیشہ تحمل نہ تواند
کرد و نیز در شرح عوارف است کہ رسول اللہ را در شب معراج فرمان شد و رقتہ النور بر در راہ بدان
نمودند رفت و ریش بستہ دیدند در زوا و درون آواز آمد کستی گفت منم محمد گفنت بر و این جا
منی و مانی نمی گنجد باز گشت فرمان شد کہ چہ کردی قضیہ باز نمودند فرمان شد کہ درین راہ منی و
مانی چہ نسبت چہنیں بگو پس بویہ کہ قدید خودے روزگار گذرانیدی یتیمی ہیچے نیستے رفت اطاعت
فرمان کرد گفتند درون در آئے کہ مقصود مانی چون درون آمد صحیحے بودہ اند با و ازے نرمی دلینے
نداخت است کہ ای ای رسول اللہ را تو اجدے حاصل شد بر خاست رفصے کرد تا آنکہ ردائے
مبارک از منکب مبارک افتاد و چون قرار گرفت اصحاب جمع گفتند کہ رولے مبارک چہ کنیم گفت

میان نما است هر یک تبرکے پاره گزنت گفتند این پاره چه کار آید و چه کنیم گفتند ما در تشریح بیستم بصورت
 این تفسیر و زیم و بر سر هم این طاقیه ساختند بر سر داشتند پیشتر هم ازین تبرکے گشت که مشایخ صوفیه که
 حرمت طاقیه دارند و طاقیه را پوشانند و خود طاقیه و ایم پوشیده باشند و هرگز بے وضو طاقیه بپوشند
 نه که در دور متوجه با طاقیه نه روند

۶۴

سوال اگر زائرند عورات را بیعت بکوزه آب می کنند این چیست ؟ جواب بگو ارشاد
 عورات را شایخ کم کرده اند که ایشان ناقصات عقل و دین اند کمتر از ایشان بکمالیت رسیده اند
 نبی کریم رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فرموده است کمل من الرجال کثیر و کم یمل من النساء
 الا ربعة آسیة امرأت فوعون و مریم بنت عمران ام عیسی علیه السلام و
 خدیجة بنت خویلد و فاطمه بنت رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم این حدیث در
 ثبوت القلوب آورده است و در میان مشایخ هم کم عورات باشند الا معدودے و در چهار
 جگه ذکر شده است و فاطمه زهرا پوری بی بی فاطمه سام و چندے و دیگر الله اعلم و مشایخ نیز دست برد
 ارشاد عورات نه زندگفتند ایشان بیار باشد که کشف حقیقت ایشان را شوخ کند و آن بیان
 عورت باشد قوی مردے باید که بعد وصول حقیقت بر چاسے خود ماند مکنی عورت را خود طاق
 کجا باشد هم ازین مصلحت بیعت ارشاد و پیوند ارادت با ایشان کمتر باشد اما تبرکے از ایشان
 درین ترازند اما بیعت با ایشان که تمام دست پوشد بجامه و سر انگشت بیرون آرد و در طرف
 کوزه نهد و طرف دیگر تیغ انگشت در آب نهد این است که رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم
 در فتح مکة عورات بر آب بیعت آید و طقازے پر آب کوه در میان نهاد و یکطرف خود دست اندا
 و در طرف دست آن عورت از آنکه آب لطیف است حجاب نخواهد بود و گویا دست بروست
 نهاد و از آنکه دست بروست عورت مستوره نهادن روا نباشد این جیله کرد با ایشان بیعت کرد
 مشایخ همان سند اختیار کردند هم با تباخ رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم بیعت تبرکے
 با ایشان کنند و بدل طاقیه خرقه براسے تبرکے کنند که ایشان را توبه باشد و تخمیل استقامتے

ہم خدا کے بند و در قیامت پناہی عظیم ہو و از حضرت خواجہ شہباز سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہم بیان شد کہ نوع اندیکے نوع آنکہ عہدے و بیعتے بر ما کر و ند ہم بدان وقتند از ان عدو کے
 و تجاوز سے نہ کر و نہ مارا از ایشان نغمے نیست کہ در روز قیامت باہم تعلق باشند و در بہشت در آیند
 حاجت شفاعت شفیع نہ ووم نوع آن است کہ عہدے بیعتے کہ کردہ اند از ان احوال کو نہ
 و تعلق کہ بالبتہ بودند ان را گستہ و ظاہر و باطن از ماروئے گردانیدنی کردہ اند و اعتقاد بد
 نہ دارند ہم از وہی غم کہ فرود آید ان تعلق نہ دہند و اورا بار نہ بندند و مارا مزاجتہ نہ بندند
 و اما نوع سوم کہ از بیعت کردہ بر ان نہ رفتہ است اما اعتقاد و توجہ بر باقی اہل شفاعت
 ادا ضروری باشد بقابلہ التثبی باید استقامت و اورا آسیب بہب آتش نہ رسد و از ان مقام
 می باید کشید بلا جہان می باید رسانید و اگر تھا این کار میر نہ شود توجہ بہ شیخ خود کند اگر از وہم بر نیاید
 او بہ شیخ خود پناہ و بد ہمیرین نہ طاعت رسول اللہ بر نہ رسد و حبلہ مشایخ او جمع شوند و حضرت
 باری شفاعت ادا کنند غالب این باشد کہ اورا ہا کنا نہ بہ بہشت فرستند اگر ایمان بہ خدا سے
 و رسول اورا ست باشد و اگر نہ خود عقیدہ بر چہ خواهد بود و اورا بہ ذیل پیرے چہ خواہند
 بست سبحان اللہ و فی مراتب بیعت آن است کہ در قلم آمد کہ پیر اور مقام شفاعت یا بدین مردمان
 کہ امر در دست بہ بیعت فرزند خود اند خود گرفتار خواهند بود و اے مسکینان را چہ جائے آمد و شد و یا
 گناہان و عیوب کہ خواہد کشید بلا در بلا گرفتار خواهند شد نہ ہے غفلتے کہ بر مردمان سادہ اللہ سبحان اللہ
 سبحان اللہ۔

سوال۔ گزرا پرندیکے از افعال باری تعالیٰ است اسرار محمد رسول اللہ است و در تفسیر
 معراج از بیت الحرام تہ بیت المقدس نص قرآن کہ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِرُوحِهِ بِرَبِّهِ
 لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي وَارِثَتَهُ الْمَقَدِسُ تَأْتِيهَا الْمَلَائِكَةُ
 خَافِضَاتٌ لِّرُوحِ رَبِّهِ شَاهِدَاتٌ لِّمَا فِي الصُّحُفِ الْمُنِيرَاتِ وَارْتَفَاعَهُ أَشَدُّ رُوحِيًّا وَارْتِفَاعُهُ أَشَدُّ رُوحِيًّا وَارْتِفَاعُهُ أَشَدُّ رُوحِيًّا
 اجرام سماوی چہ نہ کرد جواب بخورق اجرام سماوی امر ممکن است زیرا چہ ایشان از جنس
 گردو

اجسام اند و اجسام صالح خرق اند ایشان هم صالح خرق باشد و این مخالف فلاسفه است
 که اجرام سیاهی را منکر اند که قابل خرق باشد پس چون ممکن باشد و کل ممکن بقدر الله تعالی و بحر
 صادق خبر کرد انکار آن کردن روانه باشد معتزله در نقطه به تن منکر اند می گویند به روح زود
 صعود تن ارضی و سفلی در هوا ممکن نباشد جواب ایشان این است اگر شما استواء صعود ارضی
 در سماوی می کنید قرار به نزول هوای در ارضی چون می کنید که جسم سیل هوای بود و رسول الله
 فرود می آمد و ابلیس هوای است در زمین می آید و حرکات و وساوس می کند و بر نزول
 به سیل نزول قرآن و احکام دین و شش رابع موقوف است و کون ابلیس در هر لحظه با ما کن
 مختلف ثابت و در قرآن و احادیث است انکار این خبر موجب انکار دین باشد
 و نیز ثابت است بر هند که در حال دیدن اسپ که سخت می رود و از برداشتن پاتاها و ن
 بر زمین فلک می هزار فرسخ می جنبد پس حرکت بسرعت از فلک بر سه هزار فرسخ بدین حد ممکن
 است و بر هر ممکن خداست تا پس ممکن بود که آن نبی حرکت بدین سرعت پیدا آرد که بدان صعود
 در سما که در این همه تنگنایان گفت اند اما اصل از من بشود که در انسان هم علوی است که آن درج
 است و سفلی که تن است چون بجایده و ریاضت آن علوی غالب شد برین سفلی سفلی بفر
 جوارد ایشان آن حکم علوی گرفت متصف به صفت او شد چنانکه در عوام علوی در تبع سفلی می افتد و
 حکم آدمی شود استعداد و خروج ممکن نباشد اما چون قوت روح گرفت تن بصفت روح شد مخرج
 او را ممکن شد بدین که سفلی بقوت علوی علو گرفت و بر هوا شد برین سخن حل شد مشکل معتزله و
 مشکل آن کسانی که معراج را به روح می گویند و خواب می گویند بیقطه نمی گویند و دیگر برای
 عروج را خرق و شق که پس آن التسیام شود شرط نیست زیرا چه ظهور ملک چنانکه ملک الموت
 و شهید بعضی اجسام لطیف چنانچه جن و شیاطین و جسم محمد لطیف است از اجرام جن و شیاطین
 تا آنکه گفتند که چنین بود که سایه او بر زمین نیافتاد که او عین نور بود و نور را سایه نباشد و آنکه معتزله
 که عانیف الکلمه اند گویند و تمام به روح بود و به تن منکر اند که این چنین هم بود و گاهی بود که

اور مکان خود بر زمین بودے و جلا علویات کشف او بودے آنچه در علویات است او در زمین دیدے و گاہے بودے بقلب قالب و بر روح عروج کردے چنانچہ قالب زمین و آگذاشتے و معاویہ را پریدند ان معراج کوفت حکمت رویا صلاحتہ و الیٰ عاشرہ پریدند او گفت صافقت جسد محمد علیہ السلام معراج یعنی معراج روح باقی بود و این قصہ معراج مشہور شد کہ کافران کل انکما کردے زیار مومنان متدشدند و لکن احتیاجی ہدایہ اللہ تعالیٰ بعضے گفتہ اند بہ بہشت بودے بعضے اطراف عالم و بعضے تاروش و بعضے تاسدہ شرح آن است کہ حیث شاء اللہ و این حدیثہ غما بہ حدیث است کفرانی شرح العقیدۃ النسفیہ مولینا سعد الدین السہودی۔

دور شد
باید
و این

سوال ۶۵ اگر ترا پرندہ بشر افضل از ملک یا بر عکس؟ جواب گوئد باین حق اینچہ تفصیل است
و آن این است کہ خواص بشر یعنی رسل افضل از خواص ملک چنانکہ جنرل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و ایتقان از عوام بشر یعنی اولیاد و عقیدہ و سراجی چنانچہ می تولید امار و ایتنے از ابو حنیفہ آمدہ است کہ جمیع الناس افضل من جمیع الملائکہ خلافاً لِمَا حَبَّیہ فی الاتقیاء و الاولیاء این روایت در روضہ زندہ ولی است۔

۶۵

سوال ۶۶ اگر ترا پرندہ ملک کہ ایشان حامل عرش اند و حامل لوح و مقر سماوارند و منقلب در مقالات قرب اند طعام ایشان تسبیح است شرب ایشان تفریس نذائے ایشان عباد و محقق است و ہم عصیان و گناہ از ایشان نیست صرف نور اند و این بشر کہ محمول بر عصیان است بنی علیہ السلام می گوید لکن النفس لا تقار ببالستوع و مظہر گناہ است چگونہ فضل ایشان از ایشان جواب بگوئیم مندرجاتے کہ برائے فضل ملک بر خواص بشر گفتنیست
ہر موجب تحصیل خواص بشر ملک است زیراچہ ایشان را محمول بر عصیان کردند و نفس امارہ کہ مخلوق بر عبادت است با او مرکب کردند و امارہ را بر سلطہ گردانیدند کہ ساعتہ ساعتہ از خدا دور می دانند ایشان بر نفس خود قہر کردے و آن عدو را شکر و نارا ہویہ را بسطوت و مجاہدت سے دور ہر سوسہ طور نوشتہ اند بجائے خدا تعالیٰ، لفظ "بسی" تہنہ ہو کتابت است۔

مجبور

گشتند در طلب رضائے خدا همه مراوات خود را فدائے رضائے حق کردند اینچنین ہوا کہ
 عالمیہ را مغلوب بلکہ معدوم ساختند بہ حدے کہ نفس ایشان مامور شد و بدست ایشان
 مسلمان گشت ایشان را امر بہ خیر کردن گرفت چنانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود
 اسماء شیطانی فلا صری الا بتغییر نفس مطمئنہ گشت قرار بر طاعت گرفت قصد انقلاب
 سوئے ہوا از وسئے بکلی گرفت و اجر بقدر تعب باشد درین شبہ نیست پس عبادت ایشان
 افضل از عبادت ملک و قرب ایشان بالاتر شد از قرب ملک نہ بینی کہ بدرجہ محبت شہ
 بز بشر کہ مشرف نہ شد و نخواہد شد و بیچ درجہ عالی تر از محبت و محبوبیت نیست و آن حالت
 بشر است و در شب معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ مقامے رسید جبرئیل بر او
 گفت بیشتر آئے جبرئیل گفت لودنوت ائمة الاحقرات اگر مقدار انگشتی پیشتر شوم
 سوختہ گردم از آتش ہدائے الی الی آمد بے واسطہ جبرئیل رسول اللہ شبہ رفت فاوحی
 الی عبدہ ما اوحی لکان قاب قوسین او ادنی و هو فی الاقل الاعلی
 فاذا غاب البصر و فاطفی للآخر الایات آنجا بود کہ جبرئیل را وحی نہ بود و در عوارض است
 کہ اخلاص برے است بین العبد و الرب لا یطلع علیہ ملک نیکتہ برے را آنجا
 گوش و ار بعد مجاہدہ مرکب نفس کہ براق روح تو اند بود و خواص بشر بہ مجاہدہ بجائے رسید کہ
 ملک نہ رسد پس خواصان بشر ہم عین این مقدمات افضل باشند از خواص ملک ہم بدین اشارت
 دست در آن آیت فرشتگان با خدا طعن بر آدم کردند و گفتند اجعل فیہا من سفید
 فیہا الایۃ و مدح خود کردند تبیح و تقدیس جواب از نسبت ایشان گذار بر ایشان این آید
 انی اعلمکم و الا تعلمون ہمیں کہ عیب می کنند ہمین ہنر ایشان است کہ با وجود این دو اشی
 بحق را خواهند برد و در ضائے مر مقدم بر ہوائے غالبہ خود خواهند کرد و جان خود را در اندکے
 کار من خواهند کرد و این در شمانیت پس ہرے دارم با ایشان کہ شما از آن خبر ندارید و ہمین
 کہ عیب ایشان می گویند ہنر ایشان است اما معتزلہ بر عکس حق سخن می کنند و مولانا محمد الدین رازی

لا
لا

با ایشان یار است و دلائل ضعیف می گویند و آن در معالم کتب کلامیه مطور است و ذکر آن درین مختصر زیادتی باشد و ما ذکر فایده لمن له درایه

سوال ۶۷. اگر ترپرسند که نبی چندند جواب اولی تر اینجا این است که عدد تعیین نه کنیم بگوئیم ۶۷

همه انبیا بر حق اند تا در نیاید در ایشان کسی که از غیر ایشان باشد و بیرون شوند از ایشان کسی که از ایشان باشد اگر چه در بعضی احادیث آمده است

که مائة الف و اربع عشرون الف.

سوال ۶۸. اگر ترپرسند فرق میان رسول و نبی چه باشد؟ جواب بگو رسول افضل است از نبی. ۶۸

رسول آن است که صاحب شریعت و کتابی بود و نبی آنست که وحی او بخواب بود یا متابعت رسول دیگر کند و بعضی برعکس گفته اند.

سوال ۶۹. اگر ترپرسند رسول افضل است از همه انبیایان؟ جواب بگو آری زیرا چه او را آنچه ۶۹

با نبی که ما قبل و او اند فردا و او همه و او به دلیل آنکه او مورا است باقتدای نبی انبیا سابقه قال الله تعالی اولیاء الذین هدانا لله فهدانا هم اقتده و بهر چه مورا شده

بیشتر اهتمام آن کرد پس لابد همه بدانند ایشان در جمع شد پس افضل از همه انبیا باشد و نیز امت او افضل از همه امت است پس افضل از همه انبیا باشد زیرا چه افضل متابعتان به متابعت قبوع ایشان است تا قبوع ایشان افضل از قبوع سائر امت نه بود و افضل متابعتان جز به متابعت قبوع نیاید.

سوال ۷۰. اگر ترپرسند رسول الله صلی الله علیه و سلم گفت من قال انا خیر من یونس ۷۰

این متی قتل کذب چه معنی دارد؟ جواب بگو این حدیث و مثل این هر چه وارد است همه محمول بر موافق نبی است اما بیان حق واضح آنست که در حدیث ذکر است انا سید

ولد آدم و لا فخر و صلوات شفاعتی یوم القیامة حتی ابراهیم و موسی و آدم و من دونه تحت لوائی یوم القیامة و لا فخر و اما انبیا بگو قطباً میان خود و حلف

فاضل و مفضول اند که خدا تعالی گفته است تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى الْبَعْضِ
اما افضل هر یک بر دیگری با همه و در سبب دلیل قطعی معلوم نه شد پس سکوت اولی است و اقتضای
علم با چال و الله اعلم بالتفصیل

سوال - اگر ترا پسند نبی بعد موت نبی است یا نه؟ جواب - بگو بعد موت
نبی نبی است عزل از مقام نبوت نبی شود زیرا که ایمان بجمع انبیا بعد موت ایشان فرض است
اگر بعد موت عزل شدی از نبوت ایمان نبوت ایشان بعد موت بطریق مجاز بود باعتبار
اما ان و این خود صحیح نیست اما نزدیک اشعری و بعضی متفق و بعضی شکلمان نبی بعد موت مضرول
از نبوت است زیرا که قدرت آنها نماند و این مذہب اهل سنت و جماعت نیست جواب
گو گفته اند چون است ایشان در رتبه ایشان اند و انبیای دیگر موافق و مصدق ایشان نبودند
ایشان در رتبه ایشان در اصل باقیست و میان مشایخ مقرر است که ولی را حکم ولایت نبی
و تصرف آن ولایت باذن الله بدست او پسند بعد موت او از ان مضرول است تا بعد
آن بکه در آن بر آید است هر که خواهد بود اما او بعد موت او مضرول است این سخن بسیار
صوفیان است در فقهین روایت نیابند با در عوارف و قوت القلوب و او یا این حکایات
و احکام مملو و خوشبینند

کتاب الفوائد

فصل سوم

در سبب باری تعالی که چه صواب است و چه خطا

سوال - اگر ترا پرستار است باری تو یعنی است یا پرستار که در عیب و نقص و در عیب
و زوال نیست بطلاق بر باری بعد از او باشد؟ جواب - بگو مذہب اکثر فقہا اینست که تو یعنی است
یعنی بملای قرآن و یا از او پیش رسول اشعری کلام سلف صالح اطلاق او بر باری صحیح
شده باشد اما اطلاق روایت و بعضی گفته اند اگر در حدیث و زوال نیست روایت

اطلاقاً بر باری خواہ از کلام سلف اطلاق او صریح منقول باشد یا نباشد و از مصداق خطا
و اصحاب فصاحت و بلاغت چہن جہن محقق میشود کہ ہر اسمی کہ ایشان را بحسب مقتضی مقام می آید
و در ان عیب حدوٹہ و نقصانے و زوالے بہ خداوند راجع نیست فی الحال اطلاق می کنند
این فعل ایشان بر روایت بعضی فقہار و اباشد۔

سوال۔ اگر تراپند اسم عین سہمی باشد یا غیر سہمی؟ جواب۔ گو اگر بدین معنی می پرسی کہ منوچہم
ما صدق ہر ویکے است خود اسم عین سہمی۔ و اگر بدین نظر کہ آن ذات سہمی و این لفظ و معروف
پس اسم غیر سہمی است قطعاً درین معنی هیچ علقے خلاف نکند۔

سوال۔ اگر تراپند اسم شے بر باری پاری رو اباشد؟ جواب۔ گو آری رو اباشد پاری
و عربی روایت در حافظیہ است چہنین موجود۔

سوال۔ اگر تراپند اطلاق لفظ نور بر باری رو اباشد یا نہ؟ جواب۔ گو آری رو اباشد
ولیکن بمعنی منور المنور پس معنی آیت اللہ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اے منور السموات
و الارض زیرا کہ نور شے است مخلوق و ظاہر منظر۔

سوال۔ اگر تراپند اطلاق لفظید و وجہ و عین و جنب و نحو آن از تشابہات رو اباشد
یا نہ؟ جواب۔ نحو عربی رو اباشد اما بہ پاری روانہ باشد در حافظیہ چہنین افتاد اما در حافظیہ

ایشان

می نویسند کہ اطلاق بہ عربی بے تاویل روانیت زیرا کہ ایشان تشابہات اند در سراجی
اقمارہ است و یوصف بان لہ ید او علینا و لکن لا کالایدی و کالکالاجین
ولا تشتغل بالکیفیة وقال السید امام الشیخ بنیاع وصفہ بالید
بالفلسفیة یجو زوال عین لا و ایضاً منہ گویند کہ خداے باشد و هیچ چیز نہ باشد
زیرا کہ بہشت و دوزخ و اینم جو ہند بپوشش اہل سنت و جماعت و خواصہ می گویند و قال
دست خداے و راز است قال عالم الامام لیس کفر و مزاج اسامی بگویند البتہ
معروف ازین روایت این آمد کہ دست عربی اباشد۔

۶

سؤال - اگر ترا پرند خداے تعالیٰ را در نوح و قاضی و بازم و فارج و شدید گویند یا نه؟
جواب بگو مضاف روا باشد چنانکه رفیع الدرجات و قاضی الحاجات و بازم الاحزاب و فارج الهم و شریه العقاب اما بغیر اضافت روا نبود.

۷

سؤال - اگر ترا پرند محجب روا باشد یا نه؟ جواب بگو آری روا باشد بدین معنی محجب است بجلال عظمت نبر و وحشی و اما محجوب روا نبود زیرا که محجوب بمقهوریت و مغلوبیت دلیل کند اما احتجاب دلیل بر اخبار حجاب از غایت عز جلال بود و نیز توفیق بدان وارد است

و توفیق

و بدین وارد نیست و بعضی محجب نیز منع کردند در حدیث آمده است حجاب به النوس لو کشف لحرقت سبحات وجهه ما انتهى الیه بصره من خلقه ای حجاب نیست شئی بجز وجه من الطهور فالاطهار بل حجاب او صفت و عظمت و جلالت است چنانکه گفت العظمة ازاری و الکبریاء ردائی و بعضی اسامی اطلاق او وضو هم روانیت چنانکه محرک و ساکن و عاقل و محقق و الداخل فی العالم و الخارج منه و غائب روا باشد اما غیب روا باشد زیرا که توفیق بدان وارد است **يَقِي هِنُونَ**

توفیق

بالغیب قبل ای ها لله

۸

سؤال - اگر ترا پرند یکی از اسمای باری تعالی شاهد و شهیر و ظاهر و باطن است اطلاق همه اصداد یکدیگر روا باشد و وجه توفیق صیبت؟ جواب بگو غیب و باطن بدین معنی که هیچ کس او را به حقیقت او اطلاع نیابد و ظاهر بدین که دلائل وجود ذات او به صفت و حدانیت و اوصاف کمال ظاهر و پیرا است هرگز خفانه پذیرد و حاضر و غایب بدین معنی که گویند علم باقوال و بافعال همه عباد و ارواح قلیله و کثیره از علم او بیرون پس او شاهد و حاضر همه است علم و قدرت همه حال

۹

سؤال - اگر ترا پرند در حدیث آمده است لا تسبوا الدهر فان الله هو الدهر اطلاق مطلق و هر باری روا باشد یا نه؟ جواب بگو به عربی روا باشد زیرا که توفیق بدان

ولفظ تشابه است اما به پارسی روان باشد جز بتاویل مقرب و مصرف او بدان نود است که بگردد
حافظه نقشه شده است

سوال - اگر ترا پسندد اسم ذات است یا اسم صفت؟ **جواب** گو اسم ذات جز این یک
اسم نیست و اگر همه اسم صفات است اما این را اسم ذات گویند تا اجزای صفات بجز لفظ موصوف
نباشد کما فی الکشاف و اما در کتب فقهی نویسد که مذموب ابو حنیفه و ابن عباس این نخست که این
مشق نیست علم ذات باری که موصوف است به صفات کمال و اما مذموب صاحب کشاف گفته است
و بیشتر معتزلی اینست که اسم الله مشتق است به معنی مجبور و قیل المتحیر فیه عقول العقلاء

بگردد
کلام الله

سوال - اگر ترا پسند معنی او از روی پارسی که گویند خداست بدال موهله گویند و با بدل منقوط
جواب بگو از پارسیان شنیدیم بدل هم گویند و هم بدل گویند اگر بدل موهله گویند و باشد
زیرا که معنی این بود که خود آیند یعنی بذاته وجودی خود بخود دار و وجود او محتاج به دیگر نیست
و قدیم است همیشه بود و همیشه باشد و اگر بدل منقوط گویند هم روا باشد بدین معنی که خود را آینده
خود بخود شوند و آنکه از کس نه زاده است و جدا او به وجود دیگر متعلق نه بوده خود شده است
و ازین آمدن و ازین زادن مراد مجبور و جبار است که آن لازم آمدن و زادن حسرت
چنانکه تاویل مد اکثر اسماء عربی پارسی شنیدی هم چنین این جابدان و هم صفت خفیه از اول
آمدن که انتقال حتی است این جانبدانی که تعالی الله عنده علوا کبیرا لَمْ یَلِدْ و لَمْ یُولَدْ و
لَمْ یَلِدْ لَمْ یُولَدْ لَمْ یَلِدْ لَمْ یُولَدْ لَمْ یَلِدْ لَمْ یُولَدْ لَمْ یَلِدْ لَمْ یُولَدْ لَمْ یَلِدْ لَمْ یُولَدْ

سوال - اگر ترا پسند فرق میان رحمن و رحیم چیست؟ **جواب** بگو از روی معنی خرق است
که رحمن ابلغ است معطی نعم هایل عظیم و وقایق دنیاوی و اخروی منعم کافر و مومن به وجود و حیاست
هموست اما رحیم معطی و قایل نعم منعم مومنان در آخرت و اما لفظ رحیم بر غیر باری هم اطلاق کنند
که در قرآن آمده است و حق رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم روف و رحیم و اما رحمن حسنه
به باری اطلاق نکنند و کذا لک رب بصفه اطلاق جز بر باری نه کنند و به صفت تقیید بر غیر باری

اطلاق آید است چنانکہ امیر المؤمنین امام المنتقین علی رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ کفرہ علیہ السلام
اس وقت اجتماع البیت و ہتھرتو سفت علیہ السلام کہتے اند ان ربی احسن صنوا فی اسی
نالک واللہ اعلم۔

سوال ۱۴۔ اگر آپرندیکے از اسمے باری تعالیٰ حلیم است و حلیم بر و بار را گویند و بار بر و بار
باری روانباشد؟ جواب بگو لازم معنی مراد است یعنی آنکو او بار ایدائے کہے بر و ادا مقابل
ہر جزائے ایدائے اونی الحال نہ شو و بچیل مکافات اوند کند چنان در صفت باری تعالیٰ
حلیم بدین معنی کہ لا یجمل بالعقوبت عجلت نہ کند۔

سوال ۱۳۔ اگر آپرندیکے از اسمے باری تعالیٰ صمد است و الصمد فی اللغة اللذی لا یجوف
و این در صفت باری تعالیٰ محال باشد؟ جواب بگو صمد در صفت باری تعالیٰ بدین معنی آ
تکے بندگان بر و حاجت بردارند و او حاجت بہ کہے برندار و یعنی لغوی نیز نیاستے معنی
شرعی وار د کہ آنکہ اور جوف نہ بود محتاج بہ کہے نہ بود یعنی غنی کہ محتاج او ہمہ کس باشد۔

سوال ۱۵۔ اگر آپرندیکے از صفات خداے تعالیٰ واحد است و یکے آحد فرقی میان ایشان
چیت جواب بگو واحد بصفات مراد است یعنی آن صفات او در بیج ذات دیگر نباشد چون
نباشد کہ یکے از صفات اوست و وَحَدًا لَا یَشْرِبُ لَهٗ اُوست واحد معنی یگانگی بذات یعنی
ذاتے کہ وار و دیگرے را نباشد یعنی وحدانیت او حقیقی است و در شمار نیست و وحدانیت جز
او بہ شمار است یعنی یکے مثلے و مانندے وار و بذات یا بہ صفات اما او تعالیٰ بیج مثلے و مانندے ندارد

اما آنکہ کہے را واحد گویند بدین معنی باشد کہ شمار کردن و فعلے یا در قوی یا در وصفے یا او دیگر
متضمن کرده نہ شد بدین معنی دیگرے واحد است اما واحد حقیقی اوست تعالیٰ صمد و دیگران
و احد شمارند نہ بحقیقت و در خلاصہ می گوید اگر مردے گفت اگر کس خدا شو من حق خود اند

بنازم یکفر و دیگر گفت ترا حق خدای نمی یابد فقال لا یکفر و لوقال لا هو آتہ فی الغضب
آن سیاہ روراکو کہ مراد او آن قرطبان را گو کہ ترا زود آن خدایے را گو کہ ترا آفریدہ لا یکفر

(۱۴)

۱۳

(۱۵)

تعمیر است
نہ بشمار است

مفهوم

و اگر گفت تو حق
خدای می دانی

و لو قال خذوا
زبان تو بر زبان
تو بر زبان
و خداست
نہا شد

سرجل قال لاخو خدا تعالیٰ ترا نشانده که آن کند که تو گوی کفر و لو قال با رب یا رب تو زیاده یا بدین چگونه بودیم
 کفر و لو قال خدا تعالیٰ بر تو قضاے بد کرد و لا یکفر و لو قال تا ما می شنویم خدا یا ما می شنویم کفر
 و لو قال که آن کار است که با خدا تعالیٰ اتاوه است یس کفر و لکنه شنیع و اگر گفت خدا
 بود و همچنین نبود و خدا تعالیٰ باشد چنین نباشد نصف هذا الكلام کفر و نصفه توحید و قال رو با خدا
 بگو یگوروی القاضی الامام ابو بکر النسفی و لو قال رو با خدا تعالیٰ ز زبان بنده و
 با آسمان بر آید و با خدا تعالیٰ جنگ کن کفر و لو قال پادشاه خدا تعالیٰ باید گرفت درین حادثه ان
 اعتقد ان الله سبحانه و تعالیٰ جاحده یکفر و ان اراد به ان الانجات له الا
 بالاعتصام بالله لا یکفر و لو قال خدا تعالیٰ ازین عرش بداند بدین تثنیه و لو قال از
 عرش می داند تثنیه و لو قال الاخر بر آسمان خدا تعالیٰ است و بر زمین تو کفر و لو قال هیچ
 مکان از خدا تعالیٰ خالی نیست و لو قال علم او در همه مکان هست و خطا و اما این با سخن مفسران
 بالا جماع درین آیت و هو الله فی السموات و الارض و هو معکم انما انتم و انما
 تو گو انتم و کجه الله ای بالعلم و لقد کتبنا کتابنا بالعلم و انما انتم
 و اگر این جا معنی طرف حتمی گویم خود کفر بود و خطا بود و لو قال خدا تعالیٰ با رب یا رب توحید بود و کفر بود
 قال خدا تعالیٰ و ایم اتاوه است یا نشسته است کفر جملات اینها از خدا تعالیٰ با رب یا رب
 بود کفر و لو قال الاخر خدا تعالیٰ بر تو قسم کند کفر و لو قال عین نظام الظالم با رب آزار و هنده را
 اگر تو پذیرای من نه پذیرم فهدا کفر فکانه قال لا اتصی به ان ضمنت قبل فلان را
 قضاے بد رسید و بگردد گفت قضاے خدا تعالیٰ بد نبود و هذا اول حبه القدریه المخبیه
 من الله و الشرمنا و لو قال ابو عبد الله یکفر و لو قال لخصمه با تو حکم خدا تعالیٰ کار
 می کنم فقال من حکم خدا تعالیٰ نمی دانم و قال این جا حکم خدا تعالیٰ نه رود و او قال ایجاد یوست حکم
 که کند کفر و لو قال ان شاء الله این کار کنی فقال به الشاء الله بکنم کفر و لو قال هذا بقدر الله قال
 ظالم ان فعلی هذا بقدر الله کفر و لو قال اے فراموش کرده خدا تعالیٰ کفر

ولو قال خدای می داند که همیشه بویسته خواجہ رایا و سیکتم قال بعضهم کفر خدایے کہ ہر
 خدایے کہ فعل یا لا تفعل او یوحی من الانبیاء و الملائکہ و هو یعام انہ کاذب یکفر و لو قال
 بہ خدایے کہ ہاگ پائے تو یکفر و لو قال بخدایے و بجان و سر تو اختلاف المشایخ فیہ و لو قال
 تو کار خدایے کن او کار تو کرد الا کثر لیس بخطا و لو قال این ستم پسندید الا صحر انہ
 لا یکون خطا و لو قال فلان راقضایے بدر سید یکون خطا و لو قال خدایے بیت
 نیک کن و لیس بصواب و کذا اخذت نیک مرد کناد و لو قال امید بہ خدایے است و دیگر
 بتو یکون خطا و لو قال جبریل لاخو لا تخشی الله فقال لا یکفرو ان قال فی
 عصیت فاحذرہ فقال لاخاف الله یکفر و لو قال لامر الله ان لم تکون فی احب
 من الله فانک طابق فهو لیس بمسلم و فی التشریح جیۃ و لو قال قل هو الله احد
 وست باز کردہ یقیل یکفر و لو قال طالب الدین اگر حکم خدایے چنین است فقال من حکم
 خدایے چنان است من قرض بستانم فقد کفر و لو قال حکم خدایے چنین است فقال
 من حکم خدایے چہ دانم فقد کفر و لو قال روزی بد من فرسخ کن یا بر من جو رکمن قیل تو
 ابو النضر الدریشی فی الکفایہ والادنی انہ یکفر لانه اعتقد ان الله قد یجوس
 و لو قال اے خدایے ظلم پسند یکفر ان اعتقد ان الله یرضی بانظلم و لو قال لا
 اله الا الله ان یقول الا الله و لم یقل یکفر و لو قال ای شکیبا خدایے و ند قیل یکفر
 و الا لیس ان لا یکفر لانه یفسر الصبح و ان کنا لانسی الله بضعف التوفیق و لو قیل
 انت تعلم الغیب فقال نعم یکفر اگر خدایے مرا بہشت بدہد بے تو خواہم الا صحر انہ
 لا یکفر و قال فی حالت الضر مرا خدایے چرا آفیدہ است چون از مزدہ ہے دنیا مرا بیست
 لایکہ و لو قال این کار خدایے را فسادہ است اخاف ان یکفر

تو و لو قال طالب الدین
 اگر خدایے چنان
 است تو فرما بستانم
 فقد کفر

ولو قال عند الدعاء اے خدایے رحمت خود را دریغ
 علی من القاطم الکفر و یکرہ ان یقول عند الدعاء اللهم اسئلك بمقعد
 القبر

من عرشک ویکره ان یقول فی دعایه و یحرف فلان و یحرف رسولک و انبیائک
 ذکر امام رب العالمین ابو الفضل الکرمانی و جاء فی الاثر ما قول علی جواز التسمیة
 باسم یوحنا فی کتاب الله تعالی کا لعلی و الکبیر و الرشید و البدیع جائز لانه
 من الاسماء المشتركة و یراد فی حق العباد غیر ما یراد فی حق الله تعالی و لو قال بحق
 ربی محمد ان تعطینی کذا لا یجیب علی المسؤل عنه بان یعطیه ذلک
 فی الخاف قال لغیر اعطنی حقی و الاخذتک یوم القیمة فقال احد هما الله یمکم بلینی
 و بیدک فقال الآخر بالفارسیة کہ خدای حکم را نشاید بصیورتی که از حق او
 احد و منع ثیابہ منه و قال سألها الی الله فقال ارسلها من ینع السارق
 اذا اسرق قال الشیخ الامام ابو الفضل لا یصیر کافراً و لو قال اگر من دروغ می گویم
 خدای دروغ نمی گوید که ایکن کفر ارجل نکح بغیر شهود فقال الرجل و المرأت
 خدای و پیغمبر گواه کرده می کفر و لو قال رجل لغیره اے باز خدای من یکفر اسر قال
 از وجهها تو سر خدای می دانی فقال نعم یکفر و لو قال عبد الرحیم ملک و عبد العزیز ملک
 و عبد لغفارک و عبد القهار یکفر ان کانت عاملاً و الا فخرجوا من کلک
 و لو قال فلان بحشم من چنانکه بحشم خدای کفر و لو قال فلان بهار نمی شود و ش در دست می آید
 او فراموش کرده خدای است یکون کفر و لو قال خدای بر آسمان میداند که من چهره
 نه کرده ام یکون کفر عند کل قال جبریل اگر در روز بزرگ خدای مراد من و او حق خود
 از و بستانم یکون کفر عند کل رجل توجه علی الیمین و اراد ان یحلف بالله فقال
 المستحلف سوگند به خدای نه خواهم و او سوگند طلاق و عتاق خواهم و او قیل یکفر و تسبیح
 لا یکفر و اگر گفت سوگند تلفظ خواهم و او لا یکون کفر و فی در البحر و من اثبت الله
 لونا و اثبت فی وصفه الاتصال و الا انفصال فهو کافر خاتم الفضل و خلاصه سری
 چون در سلسله وجوه و سبب بر کفر باشد و یک و چه دلیل بر اسلام بود و سلسله را حمل بر آن وجه می باید

ثیاب

مراد

فصل

دلیل بر اسلام بود اگر مردے کلمه کفر قصد انہی گوید و نہی و اند کہ کلمه کفر است کافر است پیش عامہ علماء و بعض
 یقول لایکفر و چون بخاطر یکے کلمه کفر گذشت تا تکلم بدان کرد و او بدان کار و است آن محض ایمان
 است اگر کسی قصد کفر کرد که بعد صد سال کافر شود فی الحال کافر شود و هر که بگوید کلمه کفر بخندید
 راضی بکفر او کافر شود مگر آنکه خنده ضروری باشد چنانکه مضحک بود و انکار کفر گویند که در دند و اگر شخصی
 ہندو سے پراتھکر گوید کافر شود لان التھکر فی لغتہ اسم من اسماء اللہ تعالیٰ اما روایت
 بر توئی کہ توفیقی گویند مشکل باشد و نیز در روایت آمد لا تحرق القوطاس ولا تلقه علی الارض و
 وجہ السایل لار القوطاس اسم من اسماء اللہ تعالیٰ اذا قال جبریل اللہم انی استناک
 بحق انبیاءک و رسلاک یکفرا لاند لآخذ لآخذ علی اللہ فی المضمحلہ قال اهل السنن
 و الجماعت ما یجب الایمان بہ ولا یصح بدو نہ و یکفرا لانکار و الرد و هو کل ما ثبت
 بالانص و بالخبر المتواتر و باجماع الامت فانه یوجب القبول و الاعتقاد بہ و کل
 ما ثبت بالخبر الواحد و اتفقت الفقہاء علی صحیحہ ذلک و اجتمعت الامم علی
 قبولہ من غیر تاویل فانه یكون من شرائط الایمان کعذاب القبر و الصراط
 و المیزان و الشفاعة و المعراج الی السماء هذا ثبت بالخبر الواحد و لكن الفقہاء
 و الصحابة اتفقت علی صحیحہ ذلک محل الاجتماع فینکرہ کافرو قیل هو مبتدع

بعض علماء
 کہ توفیقی
 گویند مشکل
 باشد

فصل چهارم

در تحقیق ایمان و احوال آخرت است

سوال اگر ترا پسند حقیقت ایمان چیست؟ جواب بگو استوار داشتن بدل و حدانیت
 خداے را به جمیع صفات کمال او و استوار داشتن محمد رسول اللہ را بدانچه آوڑہ است
 از حق و اقرار بہ زبان موافق تصدیق دل و اقرار بہ زبان بر قول صاحب نزو و وی و حقما
 و یحکم کنز الایمان است بدین معنی کہ باکراه ساقط می شود یعنی معاملہ مباح کرده می شود و در عدم

(۱)

مواخذہ نہ آنکہ حرمت او ساقطی شود تا آنکہ مکرہ اگر سبب کند بر کلمہ ایمان حتی قتل بکونند یا
 عند اللہ تعالیٰ و ہر کہ تصدیق بدل کند و اقرار بر زمان نہ کند بجز اگر کفر او مومن نباشد پیش فقہا
 نہ پیش خلق و نہ بدینہ و بین اللہ تعالیٰ و لاپیش متکلمان و صاحب عقیدہ حافظیہ تر از شرط اجراء
 احکام است برو آنکہ مصدق بدل بود و بہ زبان اقرار نہ کند بدینہ و بین اللہ تعالیٰ مومن
 باشد و لیکن حسب رای احکام اسلام بروے نہ گفتند و این اجماع است کہ و ردت عنہ بکیرا اقرار
 فرضہ است و باقی صورت او از تزییل بکلمہ کفر و اقرار با زبان فرضہ نیست الا ضمیمت باشد
سوال۔ اگر ترا پسند اعمال و اخل ایمان ہست یا نہ؟ **جواب** بگو این جاد و قول است ہست
 نیست کہ اعمال و اخل ایمان نیست و مذہب امام شافعی آن است کہ اعمال و اخل ایمان است
 و کذا کہ مذہب معتزلہ مافرق امام شافعی و میان ایشان اینست کہ شافعی فاسق را مومن میگویند
 و معتزلہ کافر میگویند زیرا کہ امام شافعی ایمان را بمنزلہ درختی میدارند کہ اور از نخ و شاخ و برگ و میوہ
 باشد و بیخ بمنزلت تصدیق است و برگ و میوہ بمنزلت اعمال است چون بیخ و شاخ باقی باشد
 اسم و رخت باقی باشد و لیکن بانقصان امام شافعی اعمال و اخل ایمان میگویند و لیکن
 فاسق را کافر میخوانند مومن میگویند چنانچہ درخت بے بار و برگ اور رخت میگویند و لیکن
 و نقصان باو شہ نیست چنانکہ در نقصان ایمان فاسق و امام معتزلہ اعمال و اخل ایمان میگویند
 و فاسق را مومن نمیگویند و ایشان را این جاد و قول است بکہ فاسق را بین المنزلتین میگویند
 میان منزلت ایمان و کفر اگر بے توبہ مرد مات کافر و اگر با توبہ مرد مات مؤمن و بعضی از
 ایشان و خواص و جبریہ میگویند کہ فاسق از ایمان بیرون آید و در کفر و آید چون بہ توبہ مرد
 مومن شد و الا کافر مرد تمسک بظاہر نصوص کہ وار و بہ تقلید است و یا بتقدیر استعمال و تشکیار
 و افتخار میگویند میگویند پیش با محمول بدین تاویل است کہ گفته شد تفصیل آن در کتب صریح است
 جہتہا ہر یکے اطلاق و لہر و اما اصل مذہب اینست کہ در علم آمد
سوال۔ اگر ترا پسند ایمان زیادت و نقصان پذیرد یا نہ؟ **جواب** بگو آنچه عمل و ایمان

ب
 کہ آنور و تعلیم است

و اصل گوید ایمان مجرد تصدیق باشد و آنجا و درجات او ممکن نیست و آنکه عمل داخل و وارد لایه او زیاد
 و نقصان در اصل ایمان گوید و تصریح استوار و شوق بر آن است زیادت و نقصان آنجا و درجات او
 ممکن نیست و آنکه عمل داخل و وارد لایه او زیاد است و نقصان در اصل ایمان گوید که تفاوت در
 اعمال ممکن است و واقع است و آیات که وارد است در باب زیادت و نقصان آن
 پیش یا محمول بر او یا و اشراق نور و معالی درجات و مراتب و زیادت همراه و آثار آن اما
 فی نفسه احتمال زیادت و نقصان ندارد . . .

سوال - اگر ترتیب مراتب ایمان چند است؟ جواب - بگویم مراتب ایمان قابل حصر و حد نیست
 نمی بینی که محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم در باب امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی الله عنه میفرماید
 لوتون ایمان ابابکر یا ایمان اهل الاثر کسب حج ای لغلب الکون چون ایمان ابابکر
 این مقدار بود که بر ایمان اهل الاثر غالب آمد مراتب آن را عدد و حصر نباشد و لا شفا ایمان اینها
 اربع از ایمان ابوبکر است پس مراتب ایمان ایشان اولی که قابل حصر و عدد بود هم برین معنی
 گفت یا ایها الذین آمنوا ابرئنا ایمان که رسید با اکثر از ان ایمان ایمان دیگر است طالب
 آن باش که بدان برسی که اگر فرض کنیم ابدال آباد در مراتب ایمان مردم من ترقی نماید ابدال آباد مظهری
 بشود اما اهلایه وین با اعتبار حصر کلی و آنچه در قدر بیان مندرج شود بر پنج مرتبه گفتند
 علم الیقین - عین الیقین - حق الیقین - حقیقه حقیقه - حقیقه الحق - علم الیقین پیش اکثر مشایخ علم
 باشد لال حاصل شود و در مرتبه الیقین و این مرتبه عوام است که یؤمنون بالغیب است
 غایبین عن الله یا استدل علی عن الاثری الموثور و در مرتبه الیقین است که باشد لال هر چه
 معلوم کرده بود ایمان باید که خود بداند و چنانکه امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه و استدل بود و کشف الغطاء
 ما زده است یقیناً و این به مشاهده و مکاشفه دل بود چنانکه رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم
 و علی را بود رضی الله عنه و حساب به دیگر را بود و اولیای خدا را است که امیر المؤمنین علی را اشارت بداد
 می کند لوكشف الغطاء ما زده است یقیناً که آنچه پرده بر روی عالم نهاده اند و آن را که مردمان

پر وہ می خوانند چون از پیش من دور شود من این یقینے کہ این دم دارم مرا زیادت نہ شو و کبریه
 بر من معاندت مغلطه و پرده بر من نمائند اما صاحب تعرف و حوارف برین می روند که مشاہدہ و کما
 عبارت از زیادت یقین حاصل شدن است کہ چنان یقین حاصل شدہ چنانستہ کہ بہ چشم خویش دیدہ
 است و بر معاینہ و مکاشفہ شدہ و تجلی ایشان ہم بدن معنی میگویند و تمسک ایشان بافظ حکما تمنا
 دکان کہ در عبارت بعضی صحابہ و مشایخ افتادہ است چنانکہ حارثہ میگوید کافی را ایت الخ
 ربی بارز او محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می فرماید حارثہ رضی اللہ عنہ اصبت فالزم
 شبلی گوید مسکین حارثہ رضی اللہ عنہ نظرش ز عرش در نہ گذشت شیخ روز بہان میگوید
 اصبت الطریق فالزم حتی تصل الی المقصود پیش حضرت خواجہ باسل اللہ تعالی بہ تحقیق لفظ
 کما تمم برکت و تاویب بود و کذا عرش مقم بود از بہر تاویب چنانکہ گویند آیات اعلی آمد پیش
 تخت گذشت و بندگی تحت امر و زچہلین فرما داد و اکنون این اختلاف منی بر اختلاف مذاق
 بریکے است بدلیلے و برہانے متعلق نیست ہر کسے از مقام خویش دریدن و دیدن و چیدن
 خویش حکایت می کند

هٰذَا لِأَجْلِ الْمُنِجِمِ نَعِيمِهِمْ وَالْعَاشِقِ الْمَسْكِينِ مَا يَجْمَعُ
 مہ تم سلطان ملک حسن ما در ملک و نشان ولا و اماں فرامہ کن کجا با و کجا ایشان
 مرتبہ ویدار را ہر دو طایفہ بفہم و ذوق خویش عین یقین خوانند اما نزدیک خواجہ ابو محمد حکیم ترمذی
 کہ از مشایخ طبقات است علم اللہ خوانند اما شیخ المشایخ استاد ابو القاسم صاحب تفسیر اللطائف
 القشیری و اختیار بندگی خواجہ باسل اللہ تعالی این است علم الیقین بعد عین الیقین است و
 بعضی متقدمان ہم برین رفتہ اند کہ علمے بدیدار او حاصل می شود و آن علم الیقین باشد تا ہنوز
 در مقام استدلال بود خالی از ظن و تخمین نہ بود پس ازان علم الیقین مرتبہ باشد بعد عین الیقین
 و این مرتبہ خواص باشد و علم الیقین اول کہ علم باشد لال است احتمال ابتدا کند و نتخابے
 و علمانے باشد اما درین علم الیقین ہرگز احتمال اظہانے نبود و ہم تداعیے نباشد گفتہ اند

ما رجع من رجع الاعن الطریق ومن وصل لا یرجع ووصول راتب است یک وصول
 علم یقین و عین یقین ہم باشد پس ازین خود قرار بخفتی و حرمانی است سلوک نہ گویند رسول اللہ
 گفتہ الناس نیام الحدیث و سوم حق یقین کہ آنچه باتلال و انت و پس از ان از
 دید شد و ذالقی آن شد و موصوف بدان گشتہ کہ تخلقوا باخلاق اللہ و تصفوا بصفاته
 شد این حق یقین باشد و این نیز مرتبہ از وصول بود و عین یقین بہ نسبت این سلوک باشد
 و این بہ نسبت حق الحقیقت سلوک بود چہارم مرتبہ حق الحقیقت است کہ خود را در اقصاف
 بصفات آن موصوف قافی یا بدہم خود را موصوف بدان صفت بیند این عبارت است
 از میاں بر خیزد و آن حق یقین بود این مرتبہ وصول دیگر باشد و اما حقیقت الحق کہ ظہور موصوف بصفات
 شود و شخص بصفات و ذاتہ از میاں بر خیزد کہ کان اللہ و لم یکن معشئ بر قرار و استقرار خویش
 باز آید و اگر دور از وی و از فنا شدن و از باقی ماندن و سے پسند یا مسیح یا ندارد و شاید انکار کند
 و برین مقام قرار کے را کمتر باشد دہر ساعتے فناے و ہر لحظہ بقاے است این جا استقرار کے نباشد
 این را بقاے بقا و فناے فنا خوانند پس ازین مقام بشر را مقام دیگر نیست دوراے آن حق الحقیقت
 و ہر کس محفوظ شدنی نیست و آن قابل وصول کے نہ بود لکن علی بن ابی مرسل و لادلی محقق مثالے
 ازین مجموع در ظاہر از من بشو مردیے نام شکر شنید کہ او شے شیرین است و با استدلال علمی از رنگان
 و بوسے او دہا مارا بت دیگر کہ شنیدہ است یقین بہ تلاوت او کرد علم یقین شدہ آن را دید چنانکہ
 دانستہ بود عین یقین شدہ آن را چشید حق یقین شدہ و خود را قافی در شکر یافت حق الحقیقت شدہ
 و این فنا شدن خود در صفات شکر و ذات او بقاے او شکر را فراموش کرد حقیقت الحق شدہ مرتبہ
 عبارت از گرفت انسان کامل است و حقیقت عبارت از دید انسان کامل است و حق الحقیقت
 عبارت از بود انسان کامل است این نہایت مقام بشر باشد اما قرار و بقا میں کس را نہ دہند کس
 بدین مخلوط نہ شود این بود مراتب ایمان کہ در علم آمد و این جملہ مراتب ایمان است و احتمال زیادت
 نہ نقی ان دارد و درین معنی کے از ایمان خلاف ندارد و حضرت خواجہ ماسلمہ اللہ تعالیٰ در رسالہ

فعلت و حرمان
 باشد سلوک گویند

پس یقین است

استقامت الشریعت علی طریق الحقیقت می تولید که علم یقین حکایت از دیدن اسات این علم بعد دید
 است جز این در گفت و شنید است مثبت و منفی همین عین یقین عبارت از بود است حق یقین
 عبارت از بود نابود است -

علم یقین
 از دیدن اسات

سوال (۵) اگر ترا پسند بر نبی ایمان به چه واجب است ؟

جواب - بگو پیش از بعثت ایمان بتوحید است که او معصوم از کفر اما بعد بعثت ایمان بخود
 و جمیع انزل علیه و علی امته واجب باشد هم ازین جا گویند که واجب است که نبی داند که من نبی ام تا ادبی را
 علم بخود واجب نیست که من دلی ام تا این سخن در شان دلی نیاید که به نقد وقت در مقام ولایت
 به تجلیات نه بود و محادثه و مکالمه و مکاشفه در مقامات قرب نباشد و تصرف ولایت بامر الله نبوه اما
 اگر این نوع با کسی باشد لابد از علم ولایت خود بود پناحی که علم بوجود خود است اما این حکایت اهل
 باشد که فردا قیامت بعثت در مقام ولایت باشد امر و از آن شعور به بندام ممکن باشد -

سوال (۶) اگر ترا پسند اظهار خارق عادت بر چند نوع است ؟ جواب بگو بر

نوع است یکی معجزه بر نبی وقت تکدی با منکران بکنند فرض است و معجزات دیگر در اوقات
 مختلفه جائز اما دوم کرامت از دلی با اظهار نفس و دعوی ارادت جز بر ایمی تقویت دل ضعیفان
 بر ایسے تحمل مجاہدات و ترغیب مردمان بسوی راه حق بجایز نه و آنکه از خود رود و به دل اختیار
 پروتے خارقے جاری شود و او کالمسوع المعرش باشد آن بعفو البتہ بیرون از گفت و شنید اما سوم
 معونت آن خارقے که بدست عوام حاصل آید که سبب عون و تقویت میشود بر ایسے تحمل
 عنایه عبادت و با شائق طاعت و یا مجرد است است بود آن بعفو است و آن بیرون از گفت
 و شنید است الا فاما الحق فیه ما قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم تلک درانی ذاتہ و یخبرکم الله عنہ
 همین اشاره کرده است -

علم یقین
 از دیدن اسات

سوال (۷) اگر ترا پسند انامؤمن ان شاء الله تعالی گویند یا نه ؟ جواب بگو که اگر غیر نادان

میگوید و شک می آرد کافر گردد و اگر بر ایسے تبریک گوید چنانکه رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم

روزے بہ مقبرہ گذشت گفت انا للاحقون بکم عنقریب ان شاء اللہ تعالیٰ و در حق بدیشان
شبهہ نہ داشت اما برای تبرک گفت و در قرآن نیز آمده لَنْدُخُلْنَ السَّجْدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
الْمُتَّيْنِ ہایے شک نیست اما برای تبرک و تادب روا باشد اما در حدیث یک سخن است
خایدان شاء اللہ تعالیٰ مستقل بہ لفظ قریب باشد پس برایے شک بود و از خواجہ حسن بصری پرسیدند
انت مومن فقال ان اردت بان یحل ذبیحتی و یجوز نکاحی و تقبل شہادتی علی المسلمین و انا اہل
قبلہ المؤمنین فاما مومن فقال ان اردت ان ادخل بہ الجنان و تختم علیہ امری و اخلص بہ عن النیر ان
فاما مومن ان شاء اللہ تعالیٰ و این مذہب امام شافعی است کہ نامومون ان شاء اللہ روا باشد
و پیش ما ہدیت بود صحابہ و خلف صالح بمعنی تبرک در ایمان کلمہ ان شاء اللہ تعالیٰ نہ گفته اند در کتب
فقہ حنفیہ رضی اللہ عنہم چنین مسطور است -

سوال (۸) اگر ترا پسند فاسق چوں بے توبہ میرد حکم او چیست ؟

جواب بگوئند مذہب ما این است کہ او بہ مشیت اللہ باشد اگر خواهد عفو کند بے عذاب دوزخ در
پشت برود و غیر کفر جملہ معاصی از صفایر و کبائر درین معنی بجا است اگر خواهد بقدر ذنب عذاب
کند و عاقبت نماید بود ایمان در پشت برود و خود در دوزخ جز کافر نیست و اجتناب از
کبائر موجب عفو از صفایر نیست صفایر محتاج بہ توبہ است پیش ما خلاف بعضی کہ ایشان عمل
بنظاہر نفس کنند و گویند کہ اگر اجتناب از کبائر کند و صفیرہ بجا آرد بغیر امر آن صفیرہ بے توبہ عفو شود
محتاج بہ توبہ علیحدہ نیست قال اللہ تعالیٰ اِنْ تَجِبُوا کبائرَ اٰمِنُوْنَ عَنْهُ یُكَفِّرْ عَنْکُمْ سَيِّئَاتِکُمْ اَسْ
صفایر کہ ما میگوئیم مراد ازین این است اسے بالتوبہ عن الصفایر اینجا یک سخن است کہ کبائر نیز
ہیں حکم دارد کہ توبہ کبائر معفو است پس در تعلق صفایر بقسیم بر اجتناب از کبائر دیگر و صفایر دیگر
اجتناب آن صفیرہ کبیرہ کہ از آن توبہ کردہ آید عفو است پس فایدہ تعلق آیت چہ باشد اللہ اعلم

سوال (۹) اگر ترا پسند کبیرہ کرا گوید ؟

جواب بگو اختلاف روایت اینجا بسیار مردی است ابن عمر کہ گفته است الشکر

و قتل نفس بغیر حق و قذف المحصنہ و الزنا و الفرار عن الحقی و السحر و اکل مال الیتیم و حقوق الوالدین و الجہاد فی الحرم
 ذرہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اکل الربا و زاد علی رضی اللہ عنہ السرقة و شرب الخمر و قتل باکان مفسدة مثل مفسدة
 اذکر اذکر منہ بہو کبیرة و قیل کل ما یوعد علیہ التارخ بخصوصیتہ و قیل کل معصیتہ یوجب علیہ الحد بہو کبیرة و قیل کل
 ما استغفر عنہ و اتفی بہ بہو صغیرة و قال صاحب الکفایتہ و الحقی انہما اسمان اضافیان لا یعرفان بذاتہما کل
 معصیتہ اضعفت الی ما فوقہا فی صغیرة و ان اضعفت الی دونہا بہو کبیرة و البکیر المطلقہ ہی الکفر اذ
 لا یتب کبیرتہ و بالجملة ان البکیرة ہی غیر الکفر و دیگر در ذمیرہ است کل ما کان شنیعاً من المسلمین و فیہ تنہک
 حرمت اللہ تعالیٰ بہو کبیرة اما معتزلہ میگویند کہ فاسق چون برحق میرد کافر مردہ باشد عذاب واجب
 باشد عفور دانست و اگر تو بکند عفو واجب باشد عذاب روان باشد و تخلید فاسق در و خروج
 واجب باشد خلاص مکن نیست چون فاسق را کافر میگویند و واجب عذاب بر او میگویند و تخلید
 واجب میدارند شفاعت انبیاء و اولیا را منکر باشند و انرا نمیدارند و این جز انکار آیات
 صریح و احادیث کہ در معنی کالتواتر است نیست و این خود عادت این مکابراں است از ایشان
 ما یح این معنی عجیب و غریب نیست و مذہب اہل حق و تحقیق این است کہ شفاعت
 محمد رسول اللہ و اولیا سے امت اور حق فاسق امت ادق است و شبہ نیست و ہر کہ
 شبہ کند کافر گردد توذ باللہ العظیم زیرا کہ بقرآن ثبوت شفاعت شدہ است و منکر قرآن
 کافر باشد معتزلہ این شفاعت را کہ در قرآن مذکور است برلیے زیادت مراتب مومنان
 و فضل در ثواب ایشان میگویند ما میگوئیم این نوع ہم باشد زیرا کہ پیغامبر گفتہ حلت شفاعتی
 یوم القیمتہ حتی ابراہیم و ابراہیم را شفاعت جز برحق درجات او تصور نتوان کرد اما منع
 شفاعت انکار حق است و دعویے باطل و این معانی احادیث مشہور است کہ در کتب
 احادیث وارد است پس تاویل باطل باشد و عدول کردن از ظاہر نفوس و حمل نفوس
 و قرآن بخلاف دین کہ بدان تکلیف محدود و عقوبات و عذاب آخرت خیر و الحاد و خروج
 از دین است و کفر است اما آنکہ قرآن را ظہرے و یطنے است و ہر یطنے را یطنے است

تاہفت لطن پس زاید از آن الی مالائینا ہی و در ہر آیتے ہرے ہست و مرہر حدیہ را مطلقے است
چنانکہ در حدیث مطور است آن را شہر نیست کہ حق است و بدان مخصوص انبیا و اولیا اند و
مشایخ متصوف اہل باطن بدان مخلوط و فائز اند آن را مرتبہ عالی است در دین و فائز بران حسنہ
دوستاں و عارفان خدا بنا شد۔

سوال (۱۰) اگر ترا پسند زندہ را چون مرگ میرسد حالت او وقت مرگ چیست؟
جو روح انسانی از تعلیق کہ بدو دادند عزل می کنند نسبتے کہ بدو باز بستہ اند منقطع می گردانند و روح
انسانی کہ ساری است در بدن ہجو آسینے کہ در اجزایے ثواب متحمل است آن را از ہرین سوگ
نزع می کنند لا ہرچوں بادشاہیے را از ولایت او عزل کنند و صاحب را از مصوب و عاشق را
از محشوق دروسے عظیم و شقیے بیقیاس بود این سہکرات موت و تلخی جان کردن باشد و بیخ مؤمن
و کافر یے دولتی ازین عالی نبود زیرا کہ ایلاف و اجتماع ہمہ ہر ہست عذاب افریق ہر ہوا است
اگر مردے مؤمن ہیکو کارہ میا شد عاقبت بخیر بودہ باشد ملک الموت بہ بشارت برو صیے بصورت
خوب می آید و تنظیم جان از قالمشس می برد و در باب انبیا و اولیا این ثابت است بشر اذن
نمی آید در تلایخ است کہ ملک الموت را فرمان شد کہ برابر اسیم مخیر صلیوت اللہ علیہ برد و جان او
قبض کن اما اختیار بدست اودہ اگر گوید قبض کن و اگر نہ باز گرد او بصورتیے جو اینے امر یے آمد
ابراہیم علیہ السلام پرتید تو کہستی گفت منم ملک الموت گفت کجا آمدی گفت برایے قبض روح تو گفت مرا ہم
اختیار داده اند یا نہ بہ گفت آریے بشرط اذن تو گفت باز رو کہ من مرگ نمی خواہم باز گشت۔
خداوند تعالیے گفت روح خلیل با چرا نیاوردی ملک الموت گفت خداوند تو بہتری دانی کہ خلیل ترا
مردن خود خوشش نمی آید گفت تمثیل کہ لام صورت رقی گفت بصورت امر دیے جو بر یہے گفت
بہرورتیے کہ بہد رقی دنیا را بیارستی و دل او را راغب سو یے دنیا کردی بصورت پیر سختی
و ضیفے دبے آرائیے برو بصورت نامرطیے و مکر وہے شو تا دلش از دنیا سرد شود آخرت را اختیار
کند بصورت پیر یے شقیے و مرطیے ضعیف الحال شد ابراہیم السلام دانست جہانے رسیدہ

۱۰

مذہب انبیا

است چنانچہ رسم او بود گو سالہ بربراں کردہ پیش آورد و طعانی پیش او کشاد و لقمہ خورد و شکم گرفتہ در
 مٹو باشد باز لقمہ دیگر گرفت باز بہ متوضارفت باز نالہ کنناں آند از ہم پر سید کہ چہ حال است
 ترا گفت پیرم و حالت پیری ہمیں باشد گفت ترا چہ عمر است گفت دو سیت و یک سال و
 از ہم پر سیم دو سیت سالہ بود گفت اگر دو سیت و یک سال زیادہ شد ہمیں باشد گفت آرسے
 گفت موت ہم در دو سیت سالہ بہتر ازین حیات ہمیں اذن شد و ہمچنان در حدیث است
 کہ بر ہتر موسیٰ آمد گفت تو کیتی گفت ملک الموت گفت کجا آمدہ گفت برایے قبض روح طمانچہ
 بردیے او زد چشم او را بکشید او بجزرت شد گفت او مرگ نمی خواهد و مرا نیز بر نم طمانچہ زد و چشم
 کشید چشم او بدین باز دادن فرماں شد و فرماں شد بر کلیم ما بہ تخم رفتی برایشاں باذن ایشاں در آیے
 و بجزمت بایشاں سخن گوئیے برود در بہشت یک گاو بہتاں و برود بگواہے موسیٰ ترا مردن خوش
 نمی آید دست بر پشت ایں گاو بہتہ آن مقدار موسیے زیر دست تو آید ہماں عمر تو باشد موسیٰ گفت
 کہ بعد از آن چہ باشد گفت موت ہر چہ عاقبت بر مرگ است پس ہماں مرگ با اختیار کرد او کار
 خود کرد در روایتے دیگر آمدہ است کہ سبب از بہشت برود بہرست او بہرہ تا بویے کند و بگوہر آ
 ترا سلام رسانیدہ و ایں سبب از بہشت برایے تو فرستادہ بویے در آن سبب یافت و صوبت
 در آن سبب شاہدہ کرد کہ طاقت او نہ بود جز آنکہ جان باو تسلیم کند اما بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 چون ملک الموت باذن آمد و گفت ترا اختیار دادہ اند میان لقاء اللہ و میان حیات دنیا و جبرئیل
 آمد با جبرئیل مشورت کرد او گفت یا محمد ان ربک مشتاق الیک گفت الرقیق الاعلیٰ والجبیب الاوتی
 اختیار لقاء اللہ علی الجبیب پس ملک الموت چون اذن یافت بکار خود شد۔

سوال (۱۱) - اگر ترا پسند چون تقدیر مازلی است بہ حکم پروردگار رسید اذن چہ معنی باشد؟
 جواب - گوچون تقدیر محکم رسید از آن بعد دل متصور نہ بود این تشریف بجز تعظیف و تکریمے است
 کہ البتہ جان دادنی است اما ایں مقدار باشد کہ ایں نوع اختیاری ضروری برایے تکریم و تعظیم اقرار تریف
 آن مؤمن مکرم و معظم عند اللہ ہم باشد چون سر اذن ایں بود کہ گفتہ اند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بدیں سرکہ ختم الانبیاست مطلع برزخایا یہ امر از است تا بیے نکر در اختیار حیات فی الحال گفت
 بختورت جبرئیل الرفیق الاعلیٰ والحبیب الاوفیٰ اما مشورت جبرئیل با اجزایے امر عادت مستمر باشد
 ہیا پر ایے طیب دل او بود نیز از نوع اعتصاری ہم خالی نہ بود نہ نبی پیغمبران دیگر اگر چه تا بیے کردند اما
 باز از آن وقت معین قابل تحویل و تبدیل نشد و اگر سمیت معاذ اللہ کافر است یا فاسق بیے تو نہ غایت
 او حوائیے است بقبر و جبر و صورت کردہ پیش می آید و جان بعنف می ستاند و روح کافر را
 با سفلی الشافلین چنانکہ جیفہ را از کراہت یا ند از ند باہانت و خواری و از گندگی آن حاضران آن مقام
 حیران میگردند بعد از آن مقدار تعلق مافی الملکوت در فریادی شوند از گندگی روح او را چون عزل کردند
 بعد از آن مقدار تعلق باقی میدارند کہ ہر چہ برویے می گزرد از غسل و کفن و دفن و اہانت کیے در آن
 حال و سب او ذکر او بخیر و گریہ و آہ و نوحہ و فریاد بر ایے او از آن تمام احساس میکند اما قوت حرکت
 و گفت و شنید ندارد و النوم افع الموت یعنی عزل از تصرف باشد اما در موت عزل کلی کہ باز مراجعت
 در دنیا نہ شود و در خواب تا آنکہ خدا یے تعالیٰ خواہد پس از آن بیداری پیدا آید آن تعلق بدو دارد مراجعت
 میکند لیکن خواب تا قالب است احساس از اہانت و سب و گریہ دشمن اصحاب و ارباب
 نمی نماید بخلاف میت کہ در و تمام باقی است اما از لطف و تحرک با اختیار بکلی معزول شدہ است ہر فعل
 کہ بروی کند از غسل و کفن و نہادن بر جنازہ بر ایے اخراج سوئے مقبرہ علم بدیں دارد ہم ازیں جا گفتند
 اند کہ در سخن خانہ فرود می آید آورد تا آن خانہ را مردہ و داغ کند چون بر میدارند و نمازی کنند میدارند کہ در
 حدیث است ان المیت ليجذب بکاء اہلہ یک معنی این گفتہ اند کہ او بہ بکاءے ایشان تمنازی میشود
 و رنج بدنی رسد چنانکہ بجماعت بخوشی ایشان خوش شدے و بنا خوشی ایشان ناخوش بچہاں بعد مات تا آنکہ
 در مقبرہ نہنند و گور بکاوند آواز کا قفن می شنود میدارند کہ بہرین گور میکاوند چون بر ایے دن بر میدارند کہ بہر
 دفن می برند چون دفن کردہ شد و اصحاب باز گشت قرع فعال ایشان می شنود آن وقت بروی دنیا
 و متقی و فاسق سخت ترین وقتہا است در گور جنگ و تار یک تمہاجد از اقران و احباب آمدہ و پیر
 یار یے و پیچنے و فریاد یے نہ کار باغالیے قادر یے و علیے بادشاہیے افتادہ است کہ بیچ دست

کے برامان اور نبی رسد خودی عظیم دو حشتمتہ جسم پیدائی آید اگر از اہل ایمان وسعدت در ضوای
 یہاں خود و فرشتہ ہی آئند و اور امی نشانند و تعلق روح بمقدارے میدہند کہ برمی خیزد و نبی نشیند
 و ایشان می بنید می گویند در شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایزالہ الا اللہ و صلا لا شریک
 لہ و اشہدان محمد عبده در سوال و گفته میشود یہ میں سوئے مقصد خویش از تارکی کہ ترا خدا ہے تعالیٰ
 از انجمن بلائیے فلاحی بنشید و نزول در مقصد جنت و ادور روزیے بر ویے کشادہ میشود و فیضایے
 از بہشت می گیرد و گفته می شود کہ تم کتومتہ العروس یعنی براحت باش چنانکہ عروس در کنارسف
 و کی صورتے لطیف و زیبا و ظریف و نازک با او ملازم میشود کہ بدل وقت او خوش باشد میگوید کہ از من
 جدا میشود و میگوید کہ من از تو ہرگز جدا نمی شوم من اعمال صالحہ تو ام کہ در دنیا کردہ کہ آن را خدا ہے تعالیٰ
 صورتے ساختہ بر تو ملازم کردہ است تا تو درین مقامی من با تو باشم و در حول بعثت و حشر نیز با تو باشم
 و اگر عیاذ باللہ منہا حالت دیگر پیش وارد دو فرشتہ از روق چشم بر صورت کور و کریمہ می آید بدست
 ایشان مطرۃ حدیدی باشد اور امی پسند چہ میگوئی در شان این مرد یعنی محمد رسول اللہ و مارنگت و من
 بیک آدمی و متردد از دست رفتہ می گوید یا یہ ہا یہ لالہی آن مطرۃ حدید بکسرتش ہی زند اگر کوہ
 زند کوہ را سر مہ سازد متاہد باشد فذاب اور اکل موجودات خرمین و انس کہ ایشان بحکف اندور چہ
 بر دے از دوزخی کشانند بقدر گناہ عذاب آل بدوی رسد و گوہ را تنگ می کنند چنانکہ پہلو سے
 چپت پہلو سے راست درمی آید و همچنین بر عکس فرشتگان عذاب بالواع تغذیات کہ فراں
 میشود اورا مغذی می کنند تا روز قیامت در حدیث است القبر اتار و ضتہ من ریاض الجنۃ
 او حضرت من حضرت النیران و امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہم گفته است القبر اتار منزل من منازل
 الآخرة و آخر منزل من منازل الدنیا فمن نجاب فیہا نجی فی الآخرة و من غدب فیہا غدب فی الآخرة -
 سوال (۱۲) اگر ترا پسند کہ دو گوہ نہادند ہمہ میدانند ہمہ ہی بنیر چہل گور می کشانند رنجتہ و
 بوسیدہ دریم شدہ و گواختہ و خاک شدہ تا ہمہ استخوان اینچنین شد کہ ہمہ خاک گشت مغذی و متنعم
 کدام تن و روح متعلق بہ کدام تن اگر ہمہ میں گوئی خود انکار محسوس است اگر غیر این گوئی خود راں عامل

ل یا بد

در دنیا نہ بود جز آنچه باشد پس حکم باشد بعباد برویے۔

جواب گویم بریں اشکال بعضی قائل اند بعباد روح فقط کہ او باقی است نہ بعباد تن
 آنا ندیم اہل حق اینست کہ این تن با آن روح مغرب و منعم علیہ و این گداختن مانع آن نباشد
 کہ خدا یے با آن گداخته و با آن رنجتہ و بنجیتہ و باہر چیزے از تن روح او متعلق کردہ است او بدان احساس
 اہم و عذاب نعم و تلذذ میکند و بشر از آن اطلاعی ندادہ اند چہ عجیب باشد کہ ہر ساعتی تجدد و امتثال در اعراض
 می شود ہر زمانے عرفیے دیگر در وجودی آید و مردم یک سیاہی سالہا باقی میداند عجیب چیست امر ممکن است
 کہ حق تعالی چیزے بیکے تعلق دہد و انسان را از آن شعورے نہ بود نمی بینی ہم در انسان در بعضی احوال افضل
 و احوال در وجودی آمد و از آن شعورے نمی باشد اگر میگوید انکار میکند اکنون اگر در دیگرے کند و ترا از آن
 شعورے تہ و اورا بریریدہ و بوسیدہ و رنجتہ و خاک شدہ نماید و ہم بریں رنجتہ و بنجیتہ چیزے نہاں از تو
 پیامیزد و احساسے اورا بخشد ترا از آن علم نباشد چہ جایے انکار است مکن از روی عقل بود و خبر صادق
 نبواد انکار آن روانہ باشد قبول آن واجب و ایمان ہر آن فرض بود و جمیع احوال اخروی ہم بریں ہواست
 کہ در سلم آمد۔

نہ ہر چیزے

نہ ہر چیزے

نہ ہر چیزے

سوال (۱۳)۔ اگر ترا پرسند سوال کہ امام وقت است؟ جواب گویم گفتہ اند وقت دین
 و بعضی گفتہ اند وقت انداختن خاک و بعضی گفتہ اند بعد غائب شدن مردم از میت گذرانی النسفی
 سوال (۱۴) اگر ترا پرسند مردہ کہ در خانہ باشد و چند روز دین کردہ نہ خود سوال کنیے کنند؟ جواب
 گویم بعضی گویند سوال بعد دفن خواہد بود و بعضی گفتہ اند ہم زشب اول زمین را برویے چو قبر سازند سوال
 کنند الا اول حسن و عظیمہ الفتوی۔

سوال (۱۵) اگر ترا پرسند آنکہ در تابوت باشد سوال با او گے کنند؟ جواب گویم در تابوت
 زیرا چہ قبر او تابوت است و بعضی گفتہ اند بے دفن در قبر سوال نیست زیرا چہ سماوی است و این ملود
 نیست مگر در قبر پس در غیر آن نہ گویم۔

سوال (۱۶) اگر ترا پرسند اگر کیے گشتہ میشود اورا دفن نمی کنند ہر روز بے زمین می اندازند و یا حرق

در آب بشو و سبب قلعه قلعه می خورد و یا پرکالہ پرکالہ می کنند بر روی زمین در شرق و مغرب می اندازند
سوال برو چگونہ است؟ جواب بگو برای الگندہ بر زمین ہم از زمین فرشتگان گوریے بر رویے سازند
سوال می کنند و آنکہ پرکالہ پرکالہ میکنند سبب می خورد و یا در اطراف عالم می اندازند آن را فرشتگان
بہ فرمان خدا یے تعالی جمع می آرند باز در ترتیب قدیم میکنند تعلق با حاسس با عادت حیات در بدن
بقدر احساس سوال جواب می دهند و برای او گوریے میکنند سوال میکنند -

سوال (۱۷) اگر تر پسند در اطفال مومنان سوال هست و ایشان قادر بر سخن نہ بودہ اند آن سخن
چون میکنند؟ جواب بگو چنانکہ بہتر صبی در مہد تکلم کردہ بودن بچہاں ایشان را نیز در مہد تقریر تکلم میدہند از دین
و ایمان فرشتگان تلقین می کنند ایشان می گویند و بعضی گفتہ اند سوال از شیاق است کہ شبها بی کلمتہ بودید
از آنکہ بر شما گفتہ اند آنست بر بچہم ایشان می گویند آری گفتہ بودیم در اطفال مشرکان ابوحنیفہ توقف
کرده است و آنانکہ صدام اہل بہشت میگویند سوال و جواب بایشان سوال و جواب طریقہ اطفال مومنان
گویند و ایبار اورا مول صغار در سوال توقف کردہ کہ مارا خبریے دین باب وارد نیست اما در مراجع گفتہ کہ
سوال انبیاء برین عبارت باشد علی باذاتہم استکم بر چه گذاشتید امت خود را در عقیدہ حانظیبی لایبہ
الانبیاء لایسئل و ہوالاصح -

سوال (۱۸) اگر تر پسند سوال مخصوص بدین امت است یا با امت ماقبل ہم بود؟ جواب بگو
علمایے متقدمین بر این اند کہ بر اہم ماضیہ ہم بود و امام محمد ترمذی میگوید کہ سوال نقص برین امت است و
این مجروح و شیح اورا مذکور است -

سوال (۱۹) اگر تر پسند تلقین کہ بعد دفن میکنند آن را نفعی است یا نہ؟ جواب بگو مذہب
ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اینست کہ نفعی ندارد زیرا کہ اگر با بیان رفته است خود اورا فرشتگان سوال تلقین جواب
خواہند کرد و آنچه حق است خواہند گویانند و آنکہ با بیان رفته است ویے را ہرگز بر حق قرارش نمیدہند
مضطرب و تمحیر نمی گردانند و فایده تلقین نباشد و مذہب امام شافعی بر این است کہ تلقین نافع است

سے میں عبارت ہے کہ پہنچتا ہے۔ خدا با صبح پہنچتا ہے۔ و انبیاء اور اولی سوال تلقین کردہ ہے

ان وقت تک نہ پائی

زیرکے آن وقت حرکت شیطان و تشویش اوست آن وقت ہا وقت تنہائی و دشت و دشت است
 اگر دریں وقت یاری دادنی از طرف برادران مومن باشد نفع بین و تقویٰ قوی حاصل آید شایع چشت
 بزمہب امام حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ روند و شایع سہروردی و طمان بزمہب امام شافعی روند و تلقین
 اینست یا فلاں ابن فلاں اذکر الاحد الذی خرج من الدنیا شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
 و اشہد ان محمدا عبده و رسولہ وان الساعة آتیۃ لا ریب فیہا و ان اللہ یبعث من فی القبور قل رضیت
 باللہ رباً و بالاسلام دیناً و بالکعبۃ قبلۃ و بالقرآن الہاماً و بالمسلمین اخواناً بنی الذمی لا الہ الا اللہ رب
 العرش العظیم۔

سوال (۲۰) اگر ترا پسند طعانی یا نمازیہ و یا صدقہ کہ بر روح مردہ میدہند خیرے نفعی است یا نہ
 جواب بگو آریے ہست در شریعت بی آردیستجب ان تصدق علی المیت بعد الی سبعة ایام
 و در بخشش میگوید کہ لوصالی و لو صام او اعتق اذ فعل شیئاً عن القربات لیصل ثواب الی المیت و در کبری
 بی نوسید اگر تصدق میکند از میت یاد دعا میکند بر ایے او بعثت میکند سوے میت فدایے تعالی
 آن را نوریے بر طاقی نہادہ بی فرستد در کفایہ شعبی بی آرد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتہ کہ چون
 صدقہ میدہد مردیے بنام مردہ جبرئیل را فرمان میشود کہ بردار سوے قبر او با ہفتاد ہزار فرشتہ دیگر مددست
 ہزار فرشتہ طبقے از نوریے و میگویند السلام علیک یا ولی اللہ این ہدیہ است کہ فلاں ابن فلاں بر آید
 دارہ است بمقایب آن ہزار شہر و دجنبت بر ایے او بنام میشود و ہزار ہور حجت میگردانند و ہزار سالہ بی پوتانند
 و نیز در حدیث است اگر بندہ از امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم درود ارسال بی کند بحضرت نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم طبقے از نور پیش مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی برسد کہ فلاں ابن فلاں از امتان تو بر ایے تو فرستادہ
 و آن قبول افتادہ این ثواب آن است رسول اللہ اور ادعایے غیر میکند و آن را یہ گنہگار ان وجبت
 مندان تقسیم میفرماید کہ بدان ایشان را خلاص از دوزخ میشود و یا تخفیف عذاب میبافد۔

سنہ ۱۰۰۰
کتاب التعمیر
فصل چہارم

سوال (۲۱) اگر ترا پسند شعبی عرس چیست کہ مردمان میگویند مرد عرس فلاں شعبی و فلاں
 این عبارت از "تلقین" تا "رب العرش العظیم" در نسخہ نمبر ۱ موجود نیست۔

جواب ہو کہ عرس از روی لغت طعام عروسی است و آن زن بجانہ شوہر آوردن است
یعنی امروز آن روز است کہ روح مطہر آن شیخ را بحضرت خدا چنان بنازد و نعیم و باحسان تعظیم و تکریم
برده اند چنانکہ عروس شب اول بسویہ شوہر و این لفظ در حدیث ہم مذکور است چون سوال قبر طومین
کنند او جواب یا صواب گوید و فرشتگان گویند نم کنوتہ العروس یعنی بحسب آنچه جواب عروس کہ بر
تخت بنازد و نعیم میکنند ہم از لفظ حدیث اقتباس کرده اند برایہ مشایخ و صالحان و مقتدایان اختیار کرده
اند و آن روز کہ اول ہذا نقل اوست البتہ منتظر فاتحہ و یاری از مستعلقان و دوستان و اقارب
خویش میباشد و آن روز ادرادر میان ارواح زیادت تشریف و تعظیہ و تکریم است اگر آن مردم کہ در
دنیا ماندہ اند ادا یاد کردہ اند بہ فاتحہ و یا بہ طحالیہ و یا بگلے آن رایش ادنی بر بندیریں فخر سے میاں
ارواح کا بخش خویش میباشد و بدین شاد و خوش دیدہ میشود و آن تو ابلے است و ترقی درجات
است کہ در صورت آن عین طحالیہ کہ در دنیا دادہ اند بفقیران و گرسنگان و اقارب و غنائم
رسانیدہ اند بران راستے بدل گرسند و تشنہ رسیدہ است و بسویہ خوش بدماغ مسلمانان رفتہ
بلاں اور ارفاقیت و توقیرے حاصل شدہ و خوشی و شادی پیدا آمدہ است و آن خوشبویہ آن طعام
و آن آب و فاتحہ و دعا کہ برایہ او کردہ اند اگر منصب بود تخفیف عذاب شود و یا خود بکلی خلاص
یا فترہ و بدربہشت رسیدہ آن ہم اورا از دوزخ می کشند و تین اورا تازہ و تری گردانند و آبیہ
و طحالیہ و آفتابہ از فوری آرند اندام اورا می شو یا نند اورا نخیلے بہ آبیہ کہ سپیدے ظاہریہ
مطہریہ صافی رو شینے روشن کنندہ در ساعت چنان بی نماید کہ وقتے بدین عذاب نہ بود از مرتازہ
و تری گرد در حسب حال او جوارہ یا از بہشت می آرند اورا یہ تعظیم و تکریم در نخیلے کہ فرمان شدہ است
می برندی نشانند اگر اہل دیے شفاعت می ایستد با او این معاملہ کہ گفتیم می رود بچنین اورا در بہشت
می نشانند خود باز میگرددند و این خبر آنانکہ بمقام شفاعت رسیدہ اند و کشف ارواح و قبور برائیاں
شہ است و این کلام ہم در حال حیات خویش در دنیا بہ مریداں و مستعلقان خویش می کنند بداند کہ مردمان
را بریں ایمان لایبری است در احادیث رسول اللہ و حکایت سلوکیہ کلمی بہ کلی مسطور است

جزئیات مختلف است اما کلیات ملاحظه است انکار این در معنی انکار حدیث رسول الله و اقوال
سلف باشد بدعت است بلکه کفر اگر بگوید با شد.

۲۲

سوال (۲۲) اگر ترپسند این تعظیم متقار و این انداختن گل خوب و خلاف جامه بر آن چه معنی دارد.
جواب بگو چوں این ثابت شد که روح زنده است دتن مرده و احساس از همه چیز از انواع اما
و تعظیم دارد و با حدیث که ذکر آن بالا رفت پس تعظیم آن مرفوع و اشتق که تن خانه قدیم و وطن دیرینه
اوست نزدیک است و مستحسن بود او بدان خوش باشد و بدانچه در دنیا خوش بود هم بدان خوش باشد و بدان
میان ارواح مرفقه معظم باشد که او علوی و قدسی است همیں باکی و استعلا و ترفع و طیب روایح
و اماکن خواهد اصل خلقت او از آن عالم است قابل تحویل و تغیر نیست و هر چه خلاف آن کنند گناه
و نخواست باشد و آن گل که بر روی اندازند بدان حظی گیرد او علوی است و بوی خوش هم علوی
نفعی از آن ظاهر و خطی حاصل می گیرد و همچنان از آواز خوب هم زیر آیه آواز خوب هم علوی است و هم
علوی خطی و نفعی دارد و لهذا خواندن قرآن پیش قبور مستحب بدان آواز خوب عظمی گیرند و نفع می یابند
از ثواب که خواندن قرآن حاصل می آید و قرآن خواندن با آواز خوب مستحب است در کتب فقهیه است
مسطور است در ذخیره فی نوسید و هر که نزدیک قبر سوره اخلاص بگفت بار بخواند آمرزیده شود اگر مرده آمرزیده
باشد قاری آمرزیده شود و اگر مرده بار بخواند بهتر بود و در جمیع زیارات ما در و پدید مستحب است روایت در مفاخر
السائل آمده است و آن گل که بر گورد است تسبیح میگوید و لهذا گفته اند بریدن درخت و گیاه که بر گور
گذاشته است مکروه است و بعضی گویند که خشک هم تسبیح میگویند بهر قولی تعالی و ان من شیء الا تسبیح و
بمقدوره و طایفه اول تمسک می کنند به حدیث رسول الله که بگور کسی گذشت پر کاله شاخ سنبله و نهاده گفت
تا این قبر باشد غذاب ازین گور مرفوع شود سراسر است که او تسبیح میگوید تا تراست پس غذاب
برداشته میشود و این تمسک ضعیف است زیرا چه او تسبیح دائمی گوید و هر سنگی و کلوئی و خاکه
که بر گور است تسبیح میگوید تعالی و ان من شیء الا تسبیح بمقدوره گویند اما این معجزه بود که گفت تا این شاخ
تراست غذاب به دینیه نبی صلوات الله علیه مرفوع خود و لکن تسبیح مقصد بهتری و خشکی نیست و تولید

آیت قطبی بجز واحد و انیت پس تحقیق این است کہ ربطاً و یا با تسبیح میگوید۔

۱۳

سوال (۲۳) اگر تر پسند روح چیست؟ جواب گویا اینجاست بسیار است بلکه اشکال بحدی کہ بزرهاں منع کرده اند سخن دریں کردن اتانہ سب اہل حق آن است کہ جوہریہ لطیف مخلوق علوی در باطن لسان است کہ بویہ خوش حیلے دارد در حدیث آمدہ است تیسام اللارواح کما تیسام الخیل ارواح بویہ میکنند آشنایان خود را چنانچہ اسپ بویہ کردہ در خود را می شناسد پس ارواح را شامہ باشد و در واسیۃ از ابن عباسؓ اکل ہم آمدہ است و آن مشہور شیت و در حدیث است کہ ہر شب جمعہ در زاد متعلقان و فرزندان خویش بی آید تا آخر شب بیباشند اگر کسی اورا بہ فاتحہ وہ بگے و یا بہ طعانیہ و یا بہ تیسری یا میکنند دعا کنان و شاد و خوشاں باز میگردد و الا نہ منکر و ناخوش میروند و پس ہم ہست کہ در چہل روز در موضع لحد خویش جائی کہ غسل دادہ اند می باشد اورا ہمہ مکان یکسان است کہ روح است جیسے نداد کہ موضع بہ موضع محتجب و متغیر و مشغول باشد و در موضع دیگر نہ باشد چنانکہ شیاطین و جنیان ہمین صفت ارواح مومنان است کہ در ہر ساعتی و در ہر زمانے بہر مکانے مغرب و مشرق پیش ایشان بیکدم و یک لحظہ ہمہ جا بندد بہ ہر صفت بر مردمان بفرمان خدا سبے ظاہر شوند و ہم با آن حال مغرب و خمبوس باشند و این کار از ایشان آید اما ایشان را راہ بہ علویانیت و ہم در عرف و در موضع غلاب و نونفتن خویش ہستند اما ارواح انبیا و اولیا علی و مومنان در علویات عروجی دارند و در فلک خویش کہ موطن ایشان باشد می روند از آن عالی تر ہم میروند بکلم سیر و ترقی کہ در دنیا بہ جاہدہ و اعمال صالحہ حاصل کردہ اند اما موطن ہماں فلک اصلی است کہ کل شئی بر جمعی اصلہ و مرکزہ مذہب حکما اینست کہ عروج از فلک اصلی خویش بالاتر کنند و اتانہ سب امام محمدؐ غزالی اینست کہ بعد موت ردابا عروج بالاتر کنند از موطن اصلی انجا ایشان میگویند کہ حال است از روی حکمت کہ شئی بنوع موطن اصلی خویش رجوع تواند کرد ہم در فلک خود مقرر وارد از پیش درود امام محمدؐ میگوید اگر بعد موت عروج بالاتر نکند آمدن و رفتن و جاہدہ و مشاق کہ در دنیا دیدہ بود ہمہ ضائع شود آن مقام کہ اورا پیش ازین بظاہری از آن مقام عالی تر باشد و الا فایدہ آمد و شد بیخ نمود اما حضرت خواجہ با سلمہ اللہ توفیق بین المذہبین

دادہ کہ مقام و مقرب ہوں بود کہ قدیم بود اما حکم معنا کہ دسیہ را حاصل شدہ است بہ سبب مجاہدہ و مشاق و عروج
 و سیویہ بالا تر بخش را اما مقرب ہوں کہ موطن اصلی بود کہ سخن اہل تحقیق این بود کہ خواجہ ماسک اللہ تعالیٰ فرمودہ اند اندام
 مؤمنان ہم بہ ثبات و خوشی در دنیا بہ کیے آید لہذا ہر ان خدا یے ثبات بدور رسانند و باز در مقام خلش بر آ
 کنند و با خدایے مکالمہ و مجاہدہ و خاد نہ دارند و در بہت بروند و آنجا کہ خواہند برگردند بخود خوش باشند
 محسوس نہ اند معنی و مکرم عند اللہ عند الناس در دنیا و در مقامات حرمت و تعظیم دارند و بدین خوش باشند
 ہر چہ بدین تعظیم در دنیا بود و در مقامات کہ بدین خوش بی شدند ہمچنان این زمان ہم خوش اند از تواضع چنانکہ
 در دنیا بود نشان بادب نشستن و جامہ بہین بر گور پوشانیدن چنانکہ بر ایے اولیائے بہین در دنیا
 کنند خوش باشند و گل خوش انداختن و مقام جا روب دادن و عمارت خوب کردن و صف
 مصطفیٰ و صف و اسباب دیگر موجب تبرک و آراستگی انجام داشتن و جماعت نماز انجام گذارن
 و بار صفت و با طہارت پیش بودن و مدح و ثنا یے ایشان گفتن و طعام ہر چہ بہتر و خوب تر بروح
 ایشان دادن و سرود پیش ایشان گفتن بدین حیطے تمام است چنانکہ در دنیا بود حاجتہ بدیشان گزینند
 و لیسہانی بہ تربت لبستن و تعلقہ کردن نفیے دلہر ایشان بدین شفع میشوند بہر اندازہ خوشی سعی
 در حاجات او می کنند چون حاجت او یہ سعی و شفاعت بدیشان رفع میشود نذریے کہ بہ روح ایشان
 کردہ بود می طلبند اگر میدہند اوراد عامی کنند خوش میشوند و الا ان خوش میباشند تحمل بخوایے و ہواقمہ ہم
 امداد و یا ہدیے کہ با او آشنائی دارد میگوند کہ فلاں را بگو یے نذر ما و فاکن و الا تحمل کہ بمقابلہ آن
 ہم زیانیے رسد این ہم معاینہ جذبہ مؤمنان و مشاہدہ جملہ عاقلان است یہیے کہ این را منکر نباشد
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تمیرتم فی الامور فاستعینوا بالقبور اگر شمار المرے پیش آید
 کہ شمار در آن متجربنی شوید پناہ جوئید باہل قبور مسلمانان اگر چہ بعضے فقہار و کتب از بعضے این تکلفاً
 کہ در قبور اکابر میکنند کہ اہتے نوشتہ اند کہ القبور موضع اللبلاء و لا للبقار و این ہم اسراف است
 اما در کتب دیگران اذن است بکذا تصریح باستحباب دستراں بالا گتہ شدہ است و این مہر
 مجتہد فیہ و مختلف فیہ است منہر صریح انجام و انیت این روایت در معجزات و بسیار کتب

فقد صریح و صحیح دیدہ شد حاصل انیت کہ ما عذہ المسلمون حنا فہو حسن عند اللہ در امثال این موضع معتبر عادت مسلمانان است کہ شرع را اینجا موقوف حکمے نیست -

سوال (۲۴) اگر ترا پسند ایمان عرض است وحدۃ و ثلاثی و تکرار کلمہ ایمان فرض نیست پس مؤمن با ایمان بدت عمر بچہ معنی باشد ؟ جواب بگو حکم ایمان بدو باقی است چنانکہ عقد نکاح کردہ حکم عقد کہ آن حل است باقی تا چنداں کلمہ تبدیل بہ کلمہ کفر کند و اما تصدیق بقایے او تہجد در امثال ہر زمانہ ہر ساعتی امر ضروری اگر سزاوار اللہ لمحہ در دل ترددیے انقدر در اصول دین یکفر من ساعت -

سوال (۲۵) اگر ترا پسند بعد موت ایمان باقی است یا بدرح ؟ جواب بگو نہ باقی نہ با روح

لیکن تن در روح او مؤمن اند حکم اللہ تعالیٰ باعتبار وجود آن با ایشان در حیات پس ایمان در بندہ نیست و بندہ در ایمان نیست و لیکن بعد در حکم ایمان حکم اللہ تعالیٰ کنذانی تمہید ابو شکور السالمی -

سوال (۲۶) اگر ترا پسند ایمان باس مقبول است یا نہ ؟ جواب بگو مقبول نیست و آن عبادت

از ایمان نا امید از حیات کافر بوقت معاینہ عذاب و ہول آخرت وقت از ہاق روح یا قبل وقت غرغہ اگر ای ایمان مقبول باشد باید کہ کافر مغرب نبود زیرا کہ قطعاً وقت نزع متاہدہ عذاب آخرت برایشان بہت قال اللہ تعالیٰ و این سن اهل الکتاب الا کیومینن بقبل موتہ و قال اللہ تعالیٰ فلما را و باسنا قالوا انما بنا اللہ الی ان قال کلام یکت و یقربہم ایمانہم لہم را و باسنا و آن ایمان جز فرشتگان نمی شنوند و آن وقت زوال عقل است و وقت تکلیف نیست و ایمان فرض کہ معتد بہ است ایمان وقت تکلیف است بعضیہ گفته اند چون غرغہ شود و بعضیہ گفته اند چون روح بہ حلقوم رسد و بعضیہ گفته اند چون زوال ضابطہ شود احساس از خویش و بیگانگی نماید و این ہمہ احوال فریب الماخذ اند و اما توبہ از معاصی در خلاصہ میگوید المختار ان توبۃ الیاس مقبول و بعضیہ گفته اند متردد بہ مشیت اللہ تعالیٰ ان شاء قبل محرمت اللایمان و این شاء رد تا خیر و الی جانب الاضطرار و اہل خراسان گفته اند کہ توبہ در حالت باس مقبول نیست زیرا چہ توبہ فعلی است کہ بدان مستحق ثواب بود و بر اے آن اختیار باید در فعل مطلقاری بہ ثواب نباشد کما بعد الموت -

سوال (۲۷) اگر ترا پسند حکم ایمان مقلد چیست ؟ جواب بگو ایمان مقلدیش اہل سنت و جماعت

مقبول است و آنکه صحت وحدانیت باری با استدلال از مصنوعات کند و صحت قول رسول الله
 صخره و اندام مقلد بود و پیش اشهریه اگر به عقل نداند و دفع شبه خصم بعقل نکند مقلد بود و پیش معتزله اگر این پنج
 مسئله که اصول مذہب ایشان است نداند و دفع شبه خصم بعقل نکند مقلد بود نفی صفات و خلق عباد و انحال خود
 را و نفی تقدیر شران زری و وجوب تخریب فاق و قول به اصلاح و به عقل اثبات نکند و دفع شبه خصم بر دلیل
 عقل نتواند کرد پیش ایشان مقلد بود و ایمان او صحیح نباشد و آنکه از بعضی فقہا منقول است ایمان مقلد صحیح نیست
 مگر آن مقلد این است که تامل در آیات وحدانیت که اظهر من الشمس اجلی من القمر است نکند۔

سوال (۲۸) اگر ترا پرسند تو مومنی ؟

جواب بگو آری و اگر تکلیف ایمان و تفصیل صفات کمال کنند گوید نمی دانم این آن مقلد است که ایمان
 او صحیح نباشد اگر صفت ایمان پیش او کند او گوید چنین است که شهادی گویند عقیده بر آن کند و لکن ترک
 استدلال کند آیات وحدانیت عاصی باشد ایمان او پیش اهل سنت و جماعت حق و حقیقت مقبول
 باشد۔

سوال (۲۹) اگر ترا پرسند چون جبر و اکراه بر ایمان روا نیست پس رفع طور بر قوم موسی و اظهر
 صفت بقر و غلبه بر امت رسول الله بجز و اکراه چگونه روا باشد ؟

جواب بگو جبر بر ایمان روا نیست و لیکن اکراه رواست فرق جبر و اکراه این است که جبر موجب
 نلال اختیار و ایمان بے اختیار مقبول نبود زیرا که تکلیف است و تکلیف مجبور روانه بود اما اکراه سنانی
 رضا است فقط و برای تکلیف قدرت و اختیار باید نه رضا و این آیت اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُوا
 مُؤْمِنِينَ منوخ است بآیت قال الكل فی المصنعات و گرفتن ختمیاں برای ختم کردن بر روح مرده
 نزدیک قبر رواست فتمتار این است که مکرده نیست در فتادی بی نویسد شیخ ابو بکر عباسی وصیت
 کرد بدین و گفت که میت بدین نفع میگرد و فتمتار همین است کذافی الکبری اگر مردی مرد داری او
 فتمتار برای قرآن خواندن آن جایی نشاند فتمتار اینست که مکرده نیست و ما خود این جا قول فتمتار است
 یا را ابو عنیده است و اما طواف گرد بر گرد قبر مرد صالح و مقصدار و با نظر در فتادی حجت بی نویسد و آن کان

قبر صالح و یکنہ ان لطوف حوالہ ثلاث مرات فعل ذلک و اما نقل میت از بلدیہ بہ بلدیہ روا باشد در جامع القادسی فی نوید کہ نقل میت از بلدیہ بہ بلدیہ اتم نیست زیرا کہ بہتر یوسف را بہتر موسیٰ از مہر در تمام برد اعظام ادبا عظام آبا یہ او باشد و ابو جعفر ہندوانی از بلخ بود در بخارا نقل شدہ از آنجا جنازہ او در بلخ بروند و علماء و اکابر آن عصر ہمہ استقبال جنازہ از منزلی بہ منزلی کردہ بودند و اما اطلاق لفظ روضہ بر مقبرہ اولیا بلکہ کل مومن صالح روا باشد زیرا کہ رسول اللہ گفتہ است القبر اما روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرة من حفر الزان و در شرح حسنی منتخب میگوید ان القبر للمیت کالرحم للماء و المہد للطفل من حیث انہ یکون فیہ لای مدۃ ثم یخرج منہ و ہو روضۃ دار المتقین او حفرة دار النجسین و اما تخصیص و تطہین و بنای عمارت برو مکروہ نیست در جامع القادسی فی آرد کہ ابو القاسم پرسیدہ شد از مردی کہ دختر خود را بنجاہ درم داد گفت چون بمیرم پنج درم از آن تو و پنج دیگر بر گور من عمارت کنی و پنج کنی و باقی چہل درم را گندم خری و وارث او را روانیاشد کہ از وصیت او عدول کند دیگر تخصیص گور کہ نہ از بہر زینت و انتحار و تکبر بود روا بود و باقی صدقہ گندم دہد و در تخصیص و فریدی نوید لاباس بتطہین القبور و ہولیس بگردہ و علیہ الفتویٰ و ہو المختار و در ظہیری نیز فی نوید نوشتن بر گور و نہادن سنگہا برد کردہ بود عند البعض و در ربانی فی نوید کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گذشت بگور ابراہیم دید کہ گوری خراب فی شد گفت ہر کہ گوری کند گور استوار کند و در عمدۃ الابرار فی نوید کہ امر از مردم ہمیں اعتبار کردہ اند بر بستیم طہین از خوف نباش و ان راحسن دیدند و ما راہ المسلمون حسنا فحسب عند اللہ و در فتاویٰ میگوید اعتبار الناس الیوم السقا و لاباس بالتطہین فعلی ہذا اتخاذ کنند و جماعت خانہ و عمارت ہای مکلف کہ امر از معتاد بزرگان شدہ است ہم مستحب و مستحسن باشد زیرا کہ بر قبر منور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بر قبر علی رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ و علی رضا رضی اللہ عنہ و بر قبر حمزہ و قبر شایخ و علماء و فقہاء و مفسران و محدثان اتخاذ نمایند کردہ اند و مقام را آراستہ و استوار بگہبایے حکم و علماء و تہایے استوار کردہ و بیج یکے از علمایے تابعین و صحابہ و بعد ایشان انکار یہ نہ کردہ اند مستحب و مستحسن باشد چہ جایے انکار است کہ اگر بدین نیت باشد کہ فقیریے بیا باید و شبیے راحت گیرد ما عتیے آن جا بنشیند و بیمار اندرد و مطالعہ کتابیے بکند

نورانی

نورانی

روح آرا تمام دل و جان اور آواز گرا نده با فراغ نماز و تلاوت و کتابت قرآن و بفرارغ خاطر فاکر
 و ذاکر آرا م و خوشی دل مسکنی و غریبی و مرینجی بیے خانمانی باشد بیے اندازہ تو اب فرید بود پس منع
 هم نسل جهال و بیجا ایگان یا ده گویان باشد و یک کار دیگر است اگر یکی را در مقام تبرک دفن کردند
 اولیای آن مقام میت اورا از آن مقام فرستگن را فرمان میشود که میکشند و زمین لایق او می باشد
 و او بر زمین میزند و زمین او اگر نیک محکم و موقر میباشد و آن مقبره و زمین لایق او نمی باشد اورا از آنجا می کشند
 بحرمت و غیرت و زمین لایق او میباشد آنجا می برند و زمین لایق او می باشد و زمین لایق او می باشد
 بر تربت معظم شیخ الاسلام نظام الدین قدس سره العزیز خواستند بر آردند نزدیک گور کاشند چنانکه رخنه
 در گور افتاد خوف آن شد مگر گور بجای افتاد خدمت شیخ رکن الدین طمانی نشست آنجا تلاوت میکرد و مدت
 مدید از نقل شیخ رفته بود او سردر دل رخنه کرد و گفت که شما تعلق بر ایے پیدا میکنید که اورا اینجا نگذارند تا
 بکلام جاتین آردند و اندکی بیاید که جز جامه سفید خالی که اول روز کفن کرده بودند هم بران صفت است درون
 گور نیست همه آمدند بدیدند و چنان بود و در ذریایے لوط که در زمین قوم لوط دریا گرفته مساوان صادق جنین خمر
 کرده اند که هر روزیے چند جامه از کفن از هر ولایتی در کنار او آن دریای آید و جمع میشود جامه هندوستان
 و جامه خراسان و عربستان و ترکستان و ولایت های مختلف هر روز آنجا می یا بند چند طائفه بر ایے
 کشیدن آن آنجا می باشند و موجب ایشان خا بله آن مقام همان جا مها کرده است و متر آن
 این است که هر صیے حاشا که بدان فعل ایشان گرفتار میشوند در هر ولایتی که می برند و دفن میکنند در زمین
 قوم لوط می آرد و می اندازند تا حشر در میان آن طائفه بود و حکم ایشان بگو ایشان باشد و هم در خراب نقد که
 آن نصیب آن زمین آمده است بدان شریک شوند و یک کلمه دیگر بشنو که شفیع دلی و پانجیے اگر
 میخواهد شفاعت مرده کند او را در بهیئت درنگ او می بیند اگر تمام اندام او سیاه شده باشد و شکم چوب
 دهن نباشد و چشم سبز یا زرد و دست و پا آسیده نباشد شروع شفاعت او می کنند اما اگر برین
 بهیئت مذکور دیده شد اولاً قابل است ایمان به سلامت نبوده قابل شفاعت نیست بهیئت
 کافران و در روز قیامت همین است که در قلم آمده اما اگر ایک نقطه مقدار کعبه بر پیشانی یا بجایے

در اول در بهیئت

در اندام سفید باشد هم امید باقی بوده جای شفاعت است ایمان دارد شروع به شفاعت او کند
 اما صوبت تمام دارد تا گرام مقرب به عظیم الدرجات باشد که درین محلهها تواند ایستاد و استیذان به
 شفاعت او کند که اینجا بلاهاست اینجا تقبلی است اینجا نهانی امورایی است که خیر اهل
 بگذرید و دیگر هیچ کس نداند و پنهانی است خیر آن رجال عظام نتوانند بمقابل آن ایستاد
 باشد چند باره گریه نماید باز بر جای خود ایستد اگر مرد بلا نوار بود و الا بگریه و چنانکه باز نتواند بر جای ماند
 و چنین هم می باشد که مغرب را از پیش اهل دل نهان می کنند هر چند از میوه اهدا در این چند اطلاع بر حال او کند
 و در از پیش چشم او غایب میگردد و اندویشش اطلاع نمیدهند و دیگر با باشد که در این خلاص خواهد بود الحال
 فطرس می نمایند و در واقع مغرب باشد با انواع تدریجات گرفتاری الحال و او را در آل فطرس است
 را کالوا قاع الکائن قال کرده می نمایند و او را مغرب بازی گردانند و کار خود میکنند و همچنان میباشند و در
 چون در عقبه می گزرد تا که قدم او در آن مقبره است عذاب آن عیب تقبره بر می آید و در چنین هم می باشد که تا بر
 گویست عذاب از آن گور یکی مرتفع است تا او بر سر گور باشد فرشتگان دست بسته بیکار استاده
 باشند چون او پشت دهد باز ایشان بکار خود شوند حاصلی با همه خواب باقی است نبی باشد یا ولی
 دست باز و دست نیست باز و کس بد بو الهوسان فصول سر بگر چنان برسد

را اول صبح

در وقت غروب

در وقت طلوع آفتاب

در وقت غروب

يَعْمَلُ الْعَدَايَا وَيَكْلُمُ مَا يُرِيدُ صفت اوست خلاص دهنده هموست و عذاب کننده هموست هر تقدیر
 کرده یکی از آن شفاعت شافعان و قبول ایشان در محله که خواهد به صفتی که خواهد و بر هر تئیه که خواهد قبول کند
 و در با کند و اگر نخواهد کند من ذالذی شفع عنده الا باذنه ذالذی شفعون الا بس ارضی لا یتکلون الا من اذن
 که الرحمن و قال هو ابان نبی که رسول الله صلی الله علیه و سلم میفرماید بعضی صحابه روز قیامت در عرض شدند
 بیایند خواهیم که قطره بدیشان دم از پیش من برسد و من بگویم که الهی یاران من اند فرمان شود تو نمی دانی که ایشان چه
 احداث کرده اند بعد تو در اطلاع بر حال ایشان نه دهند و شفاعت کردن ایشان رانه دهند و دیگر در حدیث
 آمده است که پسیدند یا رسول الله ما هم در روز قیامت کجا با هم گفت و در بر عرضش یا بر سر عرضش کونتر دیار
 پهلوان و اگر این دو سه مقام نیابند پس مرانه بنید یعنی او کیست که او را بمن نه رسانند و مرا از حال اطلاع

نه دهند و شفاعت من بد نرسد و بیه شبه است که او درین یک مقام است و ایشان هم با نجات میهند
 اما او را برایشان در پوششند تا او شفاعت از حال ایشان نکنند و دیده در بر حال ایشان نباشد و ایشان چنین
 معذب و گرفتار باشند و هیچ شعوریه و خطر و بدل نبی اللہ از حال ایشان نیاید چون نه بنید پس شفاعت
 چگونه کند -

سوال (۳۰) اگر ترا پسندند و او باشد که سیئات مجببات و حسنات و حسنات مذہب سیئات
جواب بگو و او باشد حسنات مذہب سیئات اقد و اما سیئات مجببات حسنات نه اقد غیر کفر
 و آیات و نصوص که درین باب وارد است همه مادل باشد با احتمال معاصی و آن کفر است و یا تہیب
 و یا تخریف و تعظیم زنب و اجابت و حسنات بکجا نیز مذہب معتزله است -

سوال (۳۱) اگر ترا پسند کیے مامون العاقبت شود یا نه ؟ **جواب** بگو انبیا صلوات اللہ
 علیہم السلام قطعاً مامون العاقبت اند و اما غیر ایشان کیے مامون العاقبت نباشد در خوف و رجا باشد این
 سخن در کتب فقه مطور است و مذہب فقہا با جمع ہمین است و عشره بشره رانیز الحاق بانبا کرده اند
 که این ده نفر مرد آتشا و صدقنا در پیشت باشند و آن ده نفر ایشان ابو بکر و عمر و عثمان و علی و
 و طلحه و زبیر و عبدالرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص و ابو عبیدہ ابن الجراح و سعد بن سعید و زید
 و یحییٰ بن حسن و حسین و فاطمه و عایشه و خدیجه و زوجهات مطہرات دیگر و غیر ایشان آنکه حدیث صحیح
 در باب ایشان وارد است اما شیخ الاسلام ابو بکر کالابادی صاحب تعرف شیخ استاد ابو النجیب
 سہروردی کہ پیر شیخ شہاب الدین صاحب عوارف است کہ در تعرف مینویسد کہ رو باشد کہ غیر نبی معصوم از
 خوف گردد مامون العاقبت شود خوف غذاب او برود و بالہام من اللہ و معاطل خاصہ با او بحق و حقیقت
 مانند کہ من مامون العاقبت شدہ ام مر خوف غذاب نیست و صاحب احیا و صاحب قوت القلوب و
 صاحب لطائف کشمیری نیز بر این اند کہ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یخزون بدان و آنگاہ باش
 کہ چہ نہیں تحقیق است و اللہ اعلم بالصواب و شیخ صاحب تعرف او دعویٰ صحیح در این ہم در تعرف آورده
 من اراد تحقیقہ فلیطالو -

۳۱

۳۱

ولی سعد بن سعید و یحییٰ
 حسن
 م مصون
 صاحب عوارف
 بود

سوال (۳۲) اگر ترا پسند قیامت چه باشد؟ جواب بگو قیامت عالم روزی است که
 که مشرکانات خواهد بود و خیرای اعمال خیر و شر که در دنیا کرده است خواهد داد و حق تعالی جنوس برای حکم برکزی
 قضا خواهد کرد مدت آن روز مقدار پنجاه هزار سال دنیا خواهد بود و کان مقدار هفتاد و هشتاد و نود سال است۔

سوال (۳۳) اگر ترا پسند اثرات قیامت چه چیزها است؟ جواب بگو در احادیث و تاریخ
 مسطور است بعضی از آن خردیج دجال است و او شخصی پیدا آید یک چشم کور بود و در موضع دیده گشت
 خارج پیدا باشد و جان باشد و با جعد باشد و موها کنگره دار بود و میان شام و عراق پیدا آید بلا چپ راست
 خراب کند چهل روز در زمین باشد روزی همچون سایه بود و روزی همچون ماهی باشد و روزی
 همچون هفتت و باقی همچون ایام باشد یعنی اول روز هجبت او پستی باشد که همچون سایه نماید دوم روز
 هجبت او کم گردد و بر موازنه ماهی نماید سوم روز از آن کمتر شود موازنه هفتت نماید و باقی ایام هجبت او
 بکلی از دلبار و فساد او پیدا آید در چهل روز هلاک شود و با خود بر ظاهری باشد و الله اعلم بالصواب
 صحابه پرسیدند یا رسول الله روزی که مقدار سنه باشد نماز یک روز ما را کفایت کند یا نه گفت فرمود
 قدر و اله قدر اندازه کنید اندازه کردی این ظاهر دلیل برای است که البته در از بی روز هم بر ظاهر ظری
 است و اگر نفس و جوب آید این سوال بر اصول فقه مشکل باشد چون زوال مثلاً نه شود سبب نفس
 و جوب ظهر نبود ظهر چگونه واجب شود مگر آنکه نفس و جوب تقدیری گیرند بسبب تقدیری الله اعلم آن
 خود بچه توان داشت و چون ظهر بوقت و جوب نباشد دیگر ظهر چون واجب شود و بی نفس و جوب
 روانه باشد و جال بر قوی آید دعوی خدای کند ایشان بدو گردند بر ایشان امر تا سماں کند تا باران بارند و بر زمین
 کننازمین بروید و مویشی ایشان شش بچرد این قوی باشند و بر قوی دیگر بیاید بر ایشان دعوی خدای کند ایشان
 بدو ایمان نیارند بر ایشان قحط شود اسماک باران شود خراب شوند از گرسنگی میزند در خرابه بیاید بگوید ای زمین
 گنج خود بیرون آر برابر او گنجهایم آن زمین روان شود با او ناری و مایه باشد هر که بر او ایمان داد در ما اندازه
 دهر که بد ایمان نیارد در نار اندازه و در حقیقت ما او نار است و نار او ما و بعضی تاویل بفرموده کرده اند
 و بعضی حقیقت بفرموده داشته اند مردی جوئی را بخواند تیغ بکشد و پاره کند باز بخواند و او زنده بیاید بدان

نفس و جوب سبب جوب است

خوش شود و بخندد هم در آن بلاها باشد که ناگاه همتر عیسی علیه السلام فرود آید نزدیک مناره سفید شرقی دمشق
 میان هر دو زمین هر دو دست بر هر دو پر پا فرشته نهاره چون به جنبانند سر خود را آب چکد و چون
 بر دارد فرود آرد از و چون پر کاله نقره و یا چون زر و بیخ کافر یے را بویے او نیاید که نمیزد دم او فتنی شود بجلی
 که فتنی شود نظر او دجال را در نیات آره بکش پس قویے آید ایشان را خدایے از شر او خلاص داده است
 ایشان را دست بر رویے فرود آرد رحمتہ اللہ علیہم و برایشان حکایت کند از درجات بهشت که درین حلاوت
 عظیم ایشان بر دین ثابت ماندند و هم درین دخی شود سوسے عیسی علیه السلام طائفه را بیرون آورده ایم که بیخ
 کس را قدرت قتال با ایشان نیست مردمان را سوسے طور بیرون آرد و آن طائفه یا جوج دما جوج اند که
 حق تعالی ایشان را فرستاده است ایشان از هر بلندی بچند و بیرون آید و ایل ایشان بر دریا همچون طر
 بیایند تمام آب دریا بخورد طائفه دیگر ایشان بگذرند نشان آب نیابند بگویند مگر اینجا وقتی آب نبود
 تا بگوہ بیت المقدس برسند بگویند جمع اهل ارض را بکشتیم اکنون اهل آسمان را بکشتیم تیر با بجانب آسمان
 بفرستند تیر هایے ایشان مخلوط بخون میش ایشان افتد از بهر ابتلایے ایشان که بدانند که ما اهل آسمان
 را بکشتیم نبی اللہ عیسی و صحابه منصور مانند در کوه طود بچدیے که یک سرگاو بهتر از صد دینار زر باشد آن روز
 دعا کند عیسی علیه السلام خدایے تعالی برایشان زحمتی در گردن ایشان پیدا آرد و همه یکبار بمیزند عیسی و صحابه
 بر زمین فرود آیند موضع یک بر سیتے نمازند مگر آنکه به تزلزل مردار گنده ایشان پر باشد دعا کند عیسی علیه السلام و صحابه
 حق تعالی فرشتگان فرستند همچو شتران نخی ایشان را بپندازند در غیله که خدایے تعالی خواهد و در روایتے در غل
 اندازند و هفت سال بر آید که مسلمانان از تیر هایے ایشان و نیزه هایے ایشان هرگز سازند بعد از آن یکبار تیرے
 آید جملہ خانہارا بشوید زمین را پاک کند زمین گیاه پیدا آرد و برکتے در زمین پیدا آید که گروهیے از یک درخت
 انار سیر میشوند و در سایه او بنشینند و در شیر برکت افزاید که شیر یک ماده شتر جماعتے را کافی باشد و یک آراہ
 کلو قبیلہ آنکفایت کند هم درین میاں با و خوشی و زور و روح جمیع مومنان قحط کند و هم شتر مردم ماخذ میاں
 خود قتال کنند همچو مقاتله خزان برایشان قیام قیامت باشد و اینجا روایت مختلف آمده است اما توفیق
 خبر با اختلاف احوال نام و اختلاف بلاد دیگر بیخ نمی توان کرد و این کلی عظیم است و منجلی کبر است در

در سیرت

توفیق اختلاف روایات درین موضع و یکی از شرایط طلوع آفتاب از مغرب است و آن شبی باشد
 در از موازنه دوسه شب خراپ بیدار شب و مجتهدان دیگر کیسه نماند و سخت موش و تاریک بود صبح
 آن آفتاب سبز فام موش بگذرد از جانب مغرب بر آید تا آنکه خدایه خواهد باشد باز هم بموضع مستحق
 رود تا ماشاء الله بر آید آن روز ایمان هیچ کس مقبول نباشد در توبه آن روز بر بندگیجا اختلاف کرده اند
 بعضی گفته اند همدراں روز توبه هیچکس مقبول نه بود بعد از آن مقبول و بعضی گفته اند تا ریز قیامت توبه هیچکس
 مقبول نشود و بعضی گفته استن در توبه این معنی است که دل مردمان را چنان مبتلا بمصیبتی و بلاها گردانند
 که هرگز میل توبه نکنند چون تا سبب در جهان نماند توبه قبول چه شود و در براسه که کشاید که آینده در و نده نمانده
 باشند آنکه حقیقت توبه را در بی است و قبول او بدان در بی شود و صورت آن آنست و معنی آن
 اینست که در قلم آمد و آنکه توبه کند البته توبه قبول شود و لیکن توبه کیسه نه کند و توبه از دلها مرفوع گردند
 توبه نه قبول نختان و حکما ایجا اختلاف کرده اند و حاصل آن تمام گفته شد و یک از آن اشراط خروج
 دابة الارض است در تفسیر این آیت **وَإِذَا وَقَعُ الْكُلُّ عَلَى رَأْسِهِمْ انزِلُوا مِنْهَا لَمَّا دَابَّتْ** زمین الارض نکلود و جند
 است در از بی او شمت گزین کس اورانه رسد و هیچ کس گزیننده از و نتواند گزینت و اورا چهار پای است
 و در باز دبه است و سره به چو سرگاوه چشم پنجم خنثیر و گوش چو گوش فیل و گردن شتر مرغ و سینه شتر
 و رنگ پلنگ و تپیکاه گربه و در پیش شکل شتر و میان دو بند او دو از ده گز است و آن قدم موسی دارد
 و بدان در از بی بسیاری که از سر تا قدم معلوم نه شود بروں آید از صفا سخن به عربی کند و گوید **أَنَّ النَّاسَ كَانُوا أَتْقَانًا**
لَا يُؤْتُونَ یعنی بخروج من موقن نبوده اند و گوید لعنت الله بر ظالمان باد او تکلم کند به بطلان ادیان جزوین اسلام
 در ریابد که این مرد مومن است و این کافر است این ترجمه تفسیر بدارک است و یکی از اشراط قیامت خروج
 مهدی و آن را خاتم الاولیا گویند در مصابح است که رسول الله صلی الله علیه و سلم گفت **المهدي مني ومن اولاد**
فاطمه و من عترتی و کنیه کنیتی و المهدي اهل البیته اتی الانف یلا الارض قسطا و عدلا کما لم یکن جورا و ظلما
 جایی دیگر آمده است اسمه اسمی و کنیه کنیتی بملک سبع سنین معارف ظاهر و آشکارا کند و بیانی کند که جمع
 معارف را با شرایع این خاصه او باشد یعنی علیه السلام بیاری دبی او آیند هفت سال او بر زمین باشد عهد او

فصل ایمان هیچ کس مقبول نباشد
 در توبه آن مقبول نشود

در تفسیر

در تفسیر

همچو عهد رسول اللہ و بعضی گویند زنده است بیرون خواهد آمد در روزی که فرمان شود و بعضی گویند از سادات
 عینی است در آخر زمان متولد خواهد شد و طائفه معتقد روافضی ایشان گویند در محل کوهی است و در آن
 کوه غار سه است هر روز اسپال زین کنند و بر در آن غار روند گویند یا مهدی فانا ناصر و ک شطروک
 باز لواروا و احوال تمشیه امرک تا یک پاس روز بلکه زیادت با حشند بعد از آن بکار خود شوند هر روز عهد ایشان
 این باشد و دیگر اشراط ساعت بسیار است در کتب احادیث و تواریخ مسطور است اما حاصل جمله برین
 عائد که بعضی بکتاب اللہ ثابت است چنانکه فروج دایه الارض و طلوع شمس از مغرب و بعضی متاهلین
 و بعضی از احادیث و وجوب اعتقاد آن هم بر حسب دلیل باشد۔

کتاب العقاید

۳۴

سوال (۳۴) اگر ترا پسند نفوس باقی است یا فانی است همچو تن؟ جواب بگو نفس باقی است
 و هرگز فنا نه پذیرد بدین اجماع انبیا و اولیا و حکما است کذا فی العالم معلوم است که هر چه موجب کمال نفس
 است موجب نقصان بدن است اگر موت نفس بموت بدن بود پس هر چه نقصان اوست کمال او بود
 نه نبی با رعین که متصوره فی ششید بدن ضعف بدن است و کمال نفس بدین نفس را منجیات منکشف میشود
 و مبیط انوار الهی و شایده جمالی خداوند تعالی میگردد و چون غایب همه اجماع انبیا و اولیا و حکما معتقدند
 عقیده لابد بدال واجب باشد۔

۳۵

ن کر

سوال (۳۵) اگر ترا پسند همه تن فنا پذیرد و یا چیزی خواهد اند؟ جواب بگو در حدیث آمده است
 کل ابن آدم یا کله الارض الا عجب العجب العجب زنب استخوان کمتر است که بر سرین خواهد بود خرد است
 بر موازنه حردل در زمین احساس نمی شود و خشر او آن خواهد بود و صلاحیته تمام انسان در آن مقدار استخوان گردانیده
 چون او باقیست بالقوه تمام باقی است چنانکه استعداد درخت پمیل که بدن درازی است در آن دانه
 او نهاده که بدین خردی است که در دست نیاید و احساس نیاید و لابد شواری دتن انبیا حرام بر ارض هرگز قبا
 نه پذیرد و همه درست باشند و بعضی از اولیا همچنین مرتبه که در گورنگدازند قال رسول اللہ صلی
 علیه و آله وسلم ان اللہ حرم علی الارض لحم الانبیاء و این هم کلی نیست که مرده ریخته شود ریخته گردد و تولد بود
 بحسب هوا و خشکی تن چنان خشک شود بماند که هیچ نگدازد این دلیل نیست بر ولایت بهر مرده ناگداخته

اما چنانچه ہم بود کہ بہ کرامت تن او نگذارد و یکے باشد از مقر بان حق کہ تنش بگذارد و ریزہ ریزہ گردد و خاک شود و این معنی کلی نیست ہر دو طرف مطرد نباشد۔

سوال (۳۶) اگر ترا پسند تناسخ ہست یا نہ ؟ جواب بگوئید ہبل اسلام تناسخ نیست ۳۶
 ندہب بر ہمہ است و معنی تناسخ این است کہ یک جان تنے را بگذارد و در تن دیگر فرود آید اگر کاریک کردہ باشد در تن بزرگے و آدی فرود آید و اگر کاریک کردہ باشد در تن خرسیہ و یا ستورے دیکے شود باز در دنیا آید و این ہمہ و ہمیات باطلہ و خویلات فاسدہ است دین اسلام ازین بیزار است مطلقاً و دلیل اقوی بر ایے نفی تناسخ این است کہ اگر جان مرا پیش تعلق بہ بدنے بود یے ہر آئینہ مرا علیے از احوال آن تن بود یے و انچہ گذاشت در خانہ تعلق این جان من بدان خیر یے خیرے داشتے چنانکہ شخصیے اگر چند گاہے و دہہریے می باشد چون اتھال میکند البتہ علیے از آن شہر و از ہوائے آن و از زمین و خانہا و خلق آن مقام یاد او می باشد پس چون مارا بیچ علیے بجائیے پیش ازین تن نیست لا بد پیش ازین جان ما تعلق بہ تنے نہ داشت و بعدہ ازین ہم تجاہد بود زیرا کہ قابل بفضل گننے نیست و نہ بدیں کہ این اول تن اوست غیر این دیگر خواهد بود ایشان میگویند خدا یے داند چند بار تہا گزارشتہ ایم و بدیں تن رسیدہ ایم و تا چند بار ہنوز خواہیم گذاشت و نیز اجماع اولیا و انبیا و حکما منعقد بر این است کہ تناسخ باطل است

سوال (۳۷) اگر ترا پسند حشر قلوب خواہد بود یا نہ ؟ جواب بگو چوں نفوس و قلوب و ارواح ۳۷
 را موت نباشد حشر یے معنی دارد و موت دل عبارت از حرمان اوست از فیضان نور اللہ در و و از حضور سعادت و کمالات دینی و دنیاوی علی و علمی کشفی و یقینی دل ہر کہ بدیں موت میرد ہرگز زندہ نشود و ہرگز در آخرت حشر نہ شود چنانچہ میست بماند قال اللہ تعالی و مَن کَانَ فِی نَدْوٰہِ اَعْمٰی فہُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی ہر کہ کمالات در دنیا حاصل نکرد و بدجات حق نہ رسید در آخرت ہرگز نخواہد رسید پنجاں نخرج مبعود و مطرود خواہد ماند و ہر کہ دلش در دنیا زندہ شد و کمالات روحانی و بانوار حقانی رسید لا بد در آخرت زندہ خواہد بود اورا ہم حشر نیست او خود زندہ است زندہ را حشر نہ باشد چنانکہ فانی دائم القہار حشر نہ بود پس کیف ما کان حشر اجساد بود نہ حشر ارواح و قلوب و نفوس کہ ایشان دائم مردہ اند چنانکہ نفوس کفار دیا ہمیشہ زندہ اند چنانکہ دلہا یے

انبیاء اولیا تقدس قبل و اینکہ گفتیم دلی کہ زندہ است تیر و دلی کہ مرده است او زندہ نہ گردد و اہر احشر
نشود این سخن در لطائف قشیری است اولیا اللہ لایموتون و لکن ینقلون من دایر الی دایر و آنکہ مردمان گویند
میرا یہ تختہ و دلحا یہ بیدار ہم بدیں معنی است کہ گفتیم۔

سوال (۳۸) اگر ترا پسند اعادہ بدن موتی امریے کہ در دین واجب است و جوہ آں چیست؟
جواب بگو اجام قابل وجود و عدم است چنانکہ عدم محض بود اما بایجاد اللہ ابتداء موجود شد و بعد وجود
باعدام الوجود القدیم معدوم گشت باز اگر آں موجودیے کہ من اصلہ معدوم بود باز موجود گردند چہ تعجب در استحقاق
بود این امریے ممکن است از روی عقل و خبر صادق خبر کرده بود آں قطعاً پس اعتقاد آں واجب باشد

و جایے تا بل و ترو نہ بود و ہر کہ بانکارش آید ہمہ جہالت در جہالت بود و شبہ منکر آں این است کہ اگر
انسانے تباغے خورد و اعضاے اصلیہ آورد و منہضم شد اجادت آں مؤمنی موجب ضیاع انساں

غازی پس ممکن باشد و دفع این شبہ اینست کہ حق تعالی اجزایے اصلیہ ہر یکے جدا گانہ کردہ از اعضاے
اصلیہ دیگرے و معتبر اجادت اعضاے اصلیہ او نہ فاضلہ و ہر یکے را با اعضاے اصلیہ خویش معاد خواهد شد
این چنانکہ سخنے ازین بیشتر میکنند کہ اگر زید عمر و را خورد و بدیں اعضاے فاضلہ او غذا حاصل شد و نطفہ از آں

در صلب او جمع آمد و فرہم شد جور تیے از و فرزند مثلاً بکر زیاد اعضاے اصلیہ این فرزند شد و آں اعضاے
اصلیہ عمر و بود پس اعادہ عمر و موجب ضیاع بکر بود و اعادہ آں فرزند موجب ضیاع عمر و بود و دفع این شبہ اینست
کہ ہر شخصے را عند اللہ اعضاے اصلیہ مقعد علیحدہ ثابت و موجود است چنانکہ در حدیث آمدہ است کہ فرشتہ

را فرمان نشود چوں نطفہ مردم در رحم زن جمع بی آید قطرہ خاکیکے کہ از زمین مدفن اوست بیارند و آں
نطفہ خلط کند خلقت عجب الذنب از آں بود و اعضاے اصلیہ او بالقوہ ہم از آں قطرہ خاکیکے است
چنانکہ دانہ درخت بر مقدار یے میباشد درخت نیاید و لیکن جملہ اجزایے آں درخت بزرگ بلند و پھن

ہم بالقوہ در آں دانہ صغیر است اعضاے انسان ہماں قطرہ گل است علیحدہ از نطفہ آوردہ انداختہ
انداز آں عجب الذنب مخلوق شدہ و آں بانیہ اعضاے اصلیہ اوست و تخم انسان ہماں است و اما
نطفہ بدان ترتیب و تقویت و زیادت نما و نہ بود آں نطفہ زید با اعضاے اصلیہ او معز خواهد شد

واعضایہ دیگر آں عجب الذنب خود خواہد بود کہ آں اعضا یہ اصلی دست فعلی ہذا ہیج استمالت
 دراعادت معدوم نیست از روی عقل و خبر صادق محقق شدہ فوجب القول بہ از حضرت بندگی خواہد
 خود سلمہ اللہ تعالیٰ اشارتے لطیف و کلا یہ غریب در تفسیر این شنیدیم رَبِّ اَرِنِي كَيْفَ تُخْرِجُ الْمَوْتَةَ
 یعنی بعد بلا ہیا و فنا ہیا و ضرورتاً تراباً و ماداً و بعد اکلہا بعضی حیوانات کالکلب و الذئب قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنُوْا
 قَالَ بَلٰی لٰكِنْ نَّيْطَمِنُ قَلْبِيْ قَالَ فَمَنْ اَرْتَفِعُ مِنْ الطَّيْرِ الْاَيَّتَہ او سوال کرد کیفیت بخت بعد افراق اجزای
 میت شرقاً و غرباً و غذایہ او حیوانات دیگر و نمودن چندین ہزار دو اب از وی و خلق چندین مردم را بخلاق
 و پرانیدن با و از اجزای گل او با طرف عالم و خلط اجزای حیوانات بعضی دیگر چگونہ باشد علم الیقین دارد
 و عین الیقین منجوا ہد جواب شد کہ چہار پرند بیار و ایشان را زنج کن و اجزای ایشان را مخلوط کن بجا کن بگو
 بر سر چہار کوسہ بنہ و خود از دور ایشان را بخوان چگونہ ہر یکے بصورت خویش برہیت و صفت خویش بسر تو
 پونید و از خوردن ہنی کہ اجزای مخلوط کردہ بجا کردہ چگونہ فرداً فرداً ہر یکے را پیوست و ہر یکے بھر کر اصلی
 خویش رجوع شد و ہر یکے بہیت قدیمہ خود بازگشت کذلک حشر اجاد نیز چھنیں خواہد بود و ہر چہرے از
 حیوانی بحد اصلی و بہیت و بہ صفت خویش بازگشت غریب معنی است عجب اشارتے این ہاست
 خاصہ حضرت خواجہ ہاست سلمہ اللہ تعالیٰ عن الآفات -

سوال (۳۹) اگر ترا پسند اہل بہت جرد مرد خواہند بود و منور و روشن و سفید پوست باشند

۳۹

و اہل نار یکند ان کا فر مثل کوه احد باشد و اندام بمقدار و ویدن اسپ تازی بہت یکجا ہوں و این قول بہ
 تناسخ است زیرا کہ آن بدن عیت کہ در دنیا بود ؟

جواب بگو مقصود و اعادت اعضا یہ اصلیہ و ایجاد آن و آن باقی است در ہر دو فریق مگر آنکہ تفسیر ضعیف
 کنند و پے اجزا اعضا برایے زیادتِ عذاب جزا سے اعمال ایشان را زیادت تر گردانند آن را مانع نہ ایم دہیں
 قول بر تناسخ نہ بود زیرا کہ بنظر اعضا یہ اصلی ہماں تن است و اصل تناسخ بہ اعضا یہ اصلی بہستے
 دیگر میگوید فافترق الحق و الباطل بالزہوق -

سوال (۴۰) اگر ترا پسند صفت قیام قیامت چہ باشد ؟

۴۰

جواب بگوید حدیث است کہ روز جمعہ باشد توں جمعہ عاشورا باشد کیے گوئی و انکہ ذرہ از خیر بود
 بزمن نماندہ باشد مردم اثر را بوند از شاں عبادت اوتان بی آید و ہمہ در آن باشند لطیب عیش و در سود
 و سودا و بیع و تشری کہ ناگاہ نفع صورت شود و بیع کیے نشود مگر آنکہ گوش بازا کند و گوشے فرود کند و اول کیے شنود
 شخصیے باشد کہ اصلاح آب حوض میکرد او ہلاک شود و ہمہ مردیاں ہلاک شوند باز آئیے آید بزرگ قطر و مبارک
 اجاد بروید نفع دیگر شود بدان ہمہ زندہ شوند ناگاہ بیند زندہ اند عقلا و جنین و صبیان و کفار و مؤمنان و
 حیوانات و جنندگان ارض و طیور و وحوش ہمہ زندہ شوند فرمان شود بیا بیاید اے مردیاں سوئیے پروردگار
 از بہر حساب و جزایے اعمال روزیے باشد کہ کودکان از ہیبت آن روز پیر شوند و حاطہ نہند غیر آدان و
 مردم مست نمایند و مست نباشند و ہمہ پابرمہ و گرد آلودہ باشند آفتاب را بہ پیچید و ماہتاب را
 بہ پیچید و غیر این زمین و یا بنیر صفت این بگردانند **لَوَدَّ كُنَّا لِنَبْدُلَ الْأَرْضَ عَنِ السَّمَاءِ**

سوال (۴۱) اگر ترا پسند صفت صورتیت ؟

جواب بگوید همچو شاخ گاو کہ در سوراخ ہا است بعد ہر کیے کہ از زندہ باشد ہر دینے بہر سوراخے بیرون
 آید و جانے باز بہ تینے شود آن را اسم اخیل در دہن گرفتہ شستہ است متعظ فرمان نفع چون فرمان برسد او بدد
 مردوزن یکجا باشند ہمہ بر ہمہ باشند آفتاب دشتوار باشد کہ ہر کیے را خبر از بومنگی و پوشیدگی دیگر باشد
 و آفتاب بمقدار یک نیزہ رویے سویے خلق آرد طالع شود امر و بر چہارم آسمان است پشت این سویے
 کردہ و رویے بالا گفتہ اند آن روز رویے این سو باشد و بمقدار یک نیزہ بر آید زمین ہموارے باشد
 سفید نشان پیچ چیرے بروے پیدانہ بود در مصابیح است از عبد اللہ مسعود رضی اللہ عنہ روایت کہ خبرے
 از پیہود بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمد و گفت اے محمد نگاه دارد سموات را در روز قیامت بر صبی
 و ارضین را بر ایمیے و جبال را بر ایمیے و دیگر خلق را بر ایمیے و اشجار را بر ایمیے پس بہ عنبانہ و بگوید انا الملک
 ابن الملوک الجابره پس تسم کرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصدیقالہ ثم قرأ **وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ
 وَالْأَرْضُ جَمِيعًا كَبْفَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ** و سبحانہ تعالی عما یشرکون اینجا حکایات
 و روایات بسیار مختلف است و آن مجیب اختلاف احوال ناس و اختلاف اماکن باشد تا بہ ہر شخصیے و بہر جاے

یہ سب سے بڑا عیب ہے

چہ کند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را چنان کہ علم شدہ بہ چیزے خبر داده و آن مختلف است حسب
 اشخاص و احوال اما کن توفیق ہمیں طریق است و این اصلے بزرگ است و دریں باب فقہانہ و در روایتے
 است کہ زمین چون نان خیزہ سپید باشد و در روایتے است کہ زمین بکلی رود و مردمان بالایی صراط باشند
 و در روایتے است صحرایے صحیح علاقیتے بود و در روایتے آیدہ است کہ مردم حشر کردہ شود بر سر طائفہ
 بعضیہ را غلب باشند و بعضیہ را سب و ترسندہ باشند و دوگان بر یک شتر سوار باشند و سہ گان
 بر یک شتر سوار باشند و چہارگان بر یک شتر سوار شوند و دوگان باشند آتش و دوزخ پیش ایشان و ایم باشند و اول
 کیے کہ جامہ یا بدر و قیامت ابراہیم خیمبر علیہ السلام باشد و دریں میاں بعضیہ از یاران مرابن عرضہ کنند و
 ایشان را بجانب چپ بزنند من بگویم ایشان یاران من اند فرمان آید ایشان بر سمت تو نمازہ اند اہدات
 امورے کردہ اند کہ بدلی تو را نبی نبی پس من گویم بطریق بندہ صالح یعنی ہتر عیسیٰ علیہ السلام و گشت عظیم
 شہید آقا و موت فہیم و کفار را حشر بر رویے باشند ایشان را بر رویے روان کنند و کیے کہ بیایے روان
 کنند او قادر است کہ برود و در روایتے آیدہ است کہ بدو شمس یوم القیمتہ حتی یکون بمقدار
 میل ہر اذین میل سمرہ بود و مردمان خوبے کنند و در ہفتاد گز زمین خوبے ایشان برسد و ایشان را چون گام
 کنند بعضیہ را بپا رسد و بعضیہ را بشتانگ رسد و بعضیہ را بہ کمر و بعضیہ را بہ سینہ و بعضیہ را بہ رو
 و بعضیہ خود بہ کلی غرق شود حسب اعمال و زمین اخبار از خویش کند و آن حکایت آن باشد کہ حکایت
 اعمال ساکنان خویش کند خیراً و شرراً و بعضیہ در حشر پیادہ باشند و بعضیہ سوار باشند خدایے
 تعالیٰ روز قیامت بہر فصل حکومت بر کرسی قنابوس کند و مردمان را از ہر حساب و وزن اعمال حاضر آرد
 او مالک است ہر چہ خواہد در ملک خویش تصرف کند یکے را بیے حساب در پشت بی فرستد در حدیث
 آیدہ است یدخل من اتی سبعون الف رجل بغیر حساب و یا بعضیہ مناقشہ در حساب بود کہ من یوقش
 فی الحساب فقد غلب و در حدیث آیدہ است ینسخ یکے از شما نباشد مگر خدا یا او فن کند میان از حجاب
 نباشد و مجاہلے نباشد و راستا خود نہ بنید مگر آنکہ اعمال خود را و چہا خود نہ بنید مگر آنکہ اعمال خود را پیش خود
 ہیں بنید و این سخت ترین اوقات باشد و نیز در حدیث است کہ خدایے دل او نمونہ کند پس وضع کف

نا دوزخوں کا

بر او کند و اورا بہ پوشد پس گوید پس فلاں گناہ میدانی فلاں گناہ میدانی داد گوید آریے یا رب جمیع ذنوب
خود اقرار کند خدایے با او گوید پوشیدم این گناہ ترا در دنیا و بخشیدم اینجا کتاب حسنات بدست راست دہند
ہم در حدیث است کہ ابو الامام باہلی میگوید کہ از رسول اللہ شنیدہ ام گفت کہ خدایے وعدہ کردہ با من کہ در آرد در
پشت طائفہ از است من بقدر ہفتاد ہزار بغیر حساب و با ہر ہزار یہ ہفتاد ہزار دیگر مقدار یک جیشہ از جیشات
اعمر باشد در روز قیامت عرصہ بود عرصہ در آن جلال باشد و آن با کفار بود کہ انکار تبلیغ پیغمبران کنند و عرصہ
بہ اقرار بود کہ ایشان مؤمنان باشند اقرار بذنوب خویش کنند و عرصہ در آن نظائر صحف باشد در ہوا فاخذ
بیمینہ و اخذ بشمالہ و این بعد فصل حکومات و قلع احکام کہ حکم بہ سعادت شد بدست راست او پیراں از ہوا
بدستش خواہد آمد بغیر احساس و کند لگ عکس روزے اتم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا آتش را یاد کرد گریست
گفت پرسیدم کہ شما اہل خود را یاد خواہید کرد گفت یاد خواہیم کرد اما سہ محل کیے ہر کیے را یاد نہ کند در وقت
وزن اعمال بہ میزان تا معلوم شود کہ کدام پلہ خفیف شود و کدام گراں و نزدیک کہ کتاب بدست راست
دہند یا چپ دہند یا از پشت و نزدیک صراط چوں نہادہ شود بر پشت ہنم۔

سوال (۲۲) اگر ترا پسند میزان چه صورت است؟

جواب - ہمیں میزان نے کہ داریم چونیے راست در میان بستہ دو پلہ ہر دو طرف و سکان رسیاں متصل
بدو کردہ عین آن صورت فرودایش آرنند و بدل وزن اعمال کنند آنکہ وصف آن میزان کنند چوب زر و
رسیاں چنیں آن سخن دیگر است و معتزلہ و حکما این صورت را منکر اند و میگویند مزاد ازین اطہار عدل است
چنانکہ میزان العروض یعنی چنانچہ در میزان عروض معرایے را با مصرایے برابر میکند و است میکند و زیادتی و کمی
معلوم میکند ہمہ چنیں اصطلاحیے خاصے است کہ تسمیہ او میزان کردہ داین صورت نیست شیخ محمد غزالی صاحب
احیاء شریعہ الدین اعزالی با ایشان یا راند ما میگوئیم حق حقیقت این است کہ این صورت است معنی این صورت
اینکہ شما میگویند این صورت امریے ممکن است خبر صادق خبر بیقین داد انکار فائدہ نباشد۔

سوال (۲۳) اگر ترا پسند وزن اعمال باشد یا وزن صحف و وزن اعمال ممکن نیست زیرا چو عرض
است جیشہ ندارد کہ وزن صحف خود برین عدد و طابہ نشود زیرا چو شاید کاغذیے سبط باشد و کاغذ تنگ

و قلمی باریک و قلمی سطر لود و کذک اختلاف ورق و سطور نیز ممکن است عدل بریں
ظاہر نشود۔

جواب۔ گو بعضی گفتہ اند ما قانیم بوزن اعمال شویم و لیکن مشغل بکیفیت نہ شویم و بعضی
وزن عمل میگویند و بعضی جزای اعمال را میگویند و بعضی گفتہ اند کہ خدایے قادر است در صحیفہ
اعمال کاغذی و حروفی و سطر و قلم برابر گرداند کہ هیچ تفاوتی بشکلی و سطر می نبود مگر صادق
خبر کرد بدین ایمان آوردیم و نیز خدایے قادر است کہ در صحیفہ و حسابات کیے نقلی پیدا آورد و در صحیفہ
سینات کیے خفیت پیدا آورد مطلوب اظہار حق و الزام محبت برواست و خدایے قادر است این
اعراض را مخلوق بصورت جتہ کند آن جتہ بمقداریے گرداند کہ یکے با دیگرے برابر و یا کم و یا بیش آید۔
اینهم ممکن و مخرصادق خبر کرده فایده انکار معتزلہ و حکما خیرے نباشد۔ این انکار نص قطع است و این
تادیل میکنند میگویند مراد ازین وزن اظہار سعادت و شقاوت است و آن حقیقی نیست اما بقدر
باید دانست مردیے در خواب بند عورتے اورا شکر می دہد معبر تعبیر میکند کہ اورا از دنیا رزقے
خواہد رسید کنوں رسیدن رزق اللہ تعالیٰ اشتمل کرد بصورت عورتے و دادن شکر بریں قیاس کند
وزن اعمال را قرا حضرت مخدوم مامیران وزن اعمال را بیانیے باستقصا کرده در حدائق الانس
چون مطالعہ کردہ باشی ترا در آن شبتیے نامذود در حدیث است کہ خدایے بابتہ در روز قیامت
مرا قی شود بگوید اے فلاں ترا بزرگ گردانیدم وزن و فرزندت بود آدم و خیل و اہل سحر گردانیدم تو مرا
فراموش کردی من ترا فراموش نکردم و بار دیگر گوید او گوید کہ من نماز کردم در روزہ داشتم و صدقہ دارم
و این ہمہ دروغ بود کنوں شاید یے از تو بعث کنیم در خود فکر کند کہ گواہی کہ خواہد داد ناگاہ دست در تکلم
آید پا و راں و اعضایے دیگر سخن کند بدینچہ او کرده است او گوید بلاکی بر شمایا و از بہر شما محبت
می گفتم شما اقرار کردید انطاق جوارح غیر لسان امریے ممکن است و مخرصادق خبر داد پس قول بدان
واجب باشد و ایمان بدان فرض و بعضی گفتہ اند این نیز معتبر است بدین کہ ظاہر شود از انبیا انجہ ظاہر
میشود منطبق با طمان و بعضی گفتہ اند فرشتگان را موکل کردہ اند بر انبیا کہ انبیا نطق کردہ اند و در حدیث

است که بنده تمام گناہان گرفتار شود یک موی از چشم او بجهت بگوید خداوند روزی از خوف تو گریستم خدا سے بدل تہادت آن شعر اور انجند فرمان شود تو سید ہذا عتیق اللہ شہرہ۔

سوال (۱۴۳) اگر ترا پسند اعمال موجب خیر است یا علامت یا سبب؟

جواب بگوئید بہ معترضہ نیست کہ موجب خیر اند خدا سے تعالیٰ را واجب است کہ خیر بد و گرنہ عالم باشد الحق الی صیت نبود چہ بیخ مذہب است و چہ سہل سخن است ہرگز عاقل شکر نہ کرد زیرا کہ از خدا سے برا تخیف آمد و از ما بر خدا سے اجر لازم شد بدین مانند کہ زید عمر و را ہواج در فائز خود برود کار سے فرماید و بہ اجرت برو کار لازم شود بدین اجرت پس خدائی و بندگی از مینہ قاست نمود بانکہ من الشیطان الرجیم ومن شر ہذا الطائرین اما بعضی فقہا علامت گویند یعنی ہر کہ موافق بکار ایے نیک باشد علامت الی بود کہ نیکبخت است در ازل و ہر کہ برخلاف بود حکم و نیز برخلاف بود کہ گفت در حدیث السعیدین سعدنی یطن ائمہ و الشقی من شقی فی لطن ائمہ فقیل افلا تسئل علی زکک فقال لا اعلموا کل میر لما خلق لہ اے موقوف لما خلق لہ و بعضی گفتہ اند اعمال موثر است بر جزا را ظاہر آیت قرآن و احادیث بدان ناطق کہ بما کتب ایدیم و یا سبب قاعہ کند جزا با کتب و علی ہذا بنابر آیات و احادیث اکثر تائیدی فی ہذا الباب یعنی خدا سے تعالیٰ در ایمان تاثیر این دادہ کہ موجب سعادت ابدی باشد و مالک بہشت شود و خالد بماند و تاثیر نماز و صوم و سایر اعمال حسنہ رضاد ترقی در درجات و تصفیہ باطن بخشد نہ آنکہ بذات خویش موجب اندایشان از آن تخلف نکنند و کذا کہ در افعال شکر را شیریں گردانید ہر کہ خورد کاشن شیریں شود دلش قوی گردد و در زہر تاثیر موت داد ہر کہ خورد بگرد این ذاتی نیست فی حدیث علی است اگر خواہد در نیلے اثر برگیرد باشد زہر خورد نمیرد و بانکہ شکر خورد و دین شیریں شود این ہمہ فعل اللہ و اختیار ہوا باشد ہم برین سخن است کہ شاخ گفتہ اند الشاہدات موثر است الی ہدایت و آیات و احادیث سمیہ ارد اند بدین قول ظاہر باشد و مراد ازین سبب خاصیت و تاثیر است و تاثیر و خاصیت بسبب لبتی وارد و اختیار شاخ صوفیہ میں است و بعضی گفتہ اند ہیکہ در قرآن آمده است قصود توفیق مجرد است بحقیقت سلاسل و اغلال و تقدیر بہتوین

انسان مطلوب نیست زیرا کہ این ضرر است بحال انسان و رحم الراحمین لایلیق بہا میں و امثال این
 حشو یا میگویند اجماع اہل دین و اہل بد عقل و ظاہر اجازت و نصوص قطعی بدیں وارد است بالحق و بحقیقت
 خواهد بود و منکر آن کافر باشد باجماع اہل اسلام و بعضی گویند تعذیب کافر مستحسن بود کہ گناہ عظیم ترین بجا آورده است
 اما بر مومنان فاسق مستحسن نباشد و اینہم خروج از اجماع اہل دین است و نیز خداوندی کہ از نفس عام مردم
 آورد و رزق داد و پرورد و عقل داد و قوت داد تا بجائی کہ قوت طاعت و عصیان آمد ہمہ کفران و تزیید
 قابل بہ خدا ہے دیگر شد طاعت و بے ترک کرد بد بجز عبادت کرد و یاد تکلیفات تقصیر ہے کرد
 چہ گوئی از روی حکمت و عقل مستحق عذاب و عقاب و عتاب بحسب گناہ باشد یا نہ باشد و آنکہ
 یہ کرم خویش عفو کند تو اند کرد اما کافر انباشد از روی عقل بعضی گفته اند از روی سمیع اما گنند کہ در قرآن فرمودہ
 اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَّہٗ بِالْتَّوْبَۃِ اَوْ بَدُوْنِہٖ وَ دٰخِرِیۡہٗ فَرِیۡضٌ
 او باشد و اگر خواهد بقدر ذنب بسوزد و اں حسن باشد و حکمت باشد اگر خواهد بخش کرم عفو کند بے عذاب
 در بہشت و بعضی گفته اند خلف در وعید رواست زیرا کہ کرم است و خلق خلف در وعید و عہد رواست
 زیرا چہ او امر است و صحیح اینست کہ وعہ و وعید خبر اند و در وعہ و وعید خلف روا نباشد۔

سوال ۴۵۔ اگر ترا پسند مرا چہ باشد؟

جواب۔ گو چیز ہے است محدود بر پشت جنم کہ ہمہ را ورود بران بہت بعضیہ چوں برق
 روند و بعضیہ چوں اسپ تازی شتابندہ و بعضیہ چوں باد و بعضیہ ماشی و بعضیہ چوں مورچہ و اں
 باریکتر از نموبے باشد و تیزتر از سیف و گذشتن بر اں جز تقدیر اللہ و خلقہ و اقتدارہ نباشد و بعضیہ
 بچوں و ادنی واسع باشد و در حدیث است کہ در بہشت در آید مردیے باشد کہ میرفت بر مرا ط
 بارے بر رویے می افتاد و بارے بیامیرفت و مارا و را می رسید چوں از و گذرد و بگوید حمد خدا ہے

در نسخہ نبرد ا، عبارت اینچنین است " و بعضیہ گفته اند خلف در وعید روا نیست
 زیرا چہ در وعید او خلف روا نباشد۔

را از این خواص بخشید و بعضی معتزله و جمعی این را منکر اند سیر بر نیز تر از تیغ و بار یکتر از مویس ممکن
 نباشد جواب ایشان ظاهر است که فکر نباشد عادتاً اما نزد عقلا ممکن است که حرکت سر لوی در آن
 پیدا آرد که بدان بران بگذرد و آنکه سیر بر نباشد حرکتی باشد در رنگ و تنفش نیز و بار یکتر
 از مویس توفیق میگردد بدرنگی آن هم ممکن است عقلی است و مخبر صادق خبر کرد اعتقاد کردن بدین واجب است

شاید

سوال ۱۶ - اگر ترا پسند صفت حوض کوثر چیست ؟

۴۶

جواب بگو در حدیث است که حوض من دورتر از ایله باشد تا بعدن و آن دو مقام که مسافت
 بعید دارند آب او از یرف سفیدتر است و از شهد شیرین تر و آوند او اکثر از عدد نجوم و من مردمان را
 خواهم راند از آن چنانکه یکی از شما از حوض خود مردمان را می رانید صحابه گفته اند یا رسول الله ما را در
 روز قیامت خواهی شناخت گفت آری بریشانی شما غر محجل باشد سفید و با سفید و منور
 باشد از اثر و ضوایا بلیق از زر باشد و از نقره برشمار ستارگان و از بهشت ما و دانی بکشایند
 که در آن حوض از آن باشد یکی از زر باشد دوم از نقره من ماقیم بر شما بحوض هر که بگذرد برین بیاشاد
 پروردگاری در عرفات برو نرسد طائفه باشد مرغان را می شناسم و ایشان مرا می شناسند
 یا مضمی میان من و میان ایشان آید بگویم ایشان از آن من اند ما گویند تو نمی دانی که ایشان بعد تو چها کرده اند
 و بر راه نمانده اند من بگویم دوری با دامن ایشان را که سخت مرا تخیر کرده اند و راه مرا گردانیده اند و در حدیث
 است چهل فارغ شود حق تعالی از قضا میان مردمان و خواهند بیرون آردند آنان را که ایمان دارند
 فرشتگان را فرمان شود که هر که اثر سجود دارد بیرون آرد و آتش همه را خورد موضع سجود خورد ایشان را
 بدان خلاصت بیرون آردند آب حیات از هر الحیات برایشان بریزند ایشان رسته گردند چون گیاه
 کنار نخل مردی میان جنبت و نار بخاند مردی با شد که ریش سوسه دوزخ بود و بگوید
 خداوند بگردان رویه مرا از جانب آتش که بویه او مرا رنجاید تیزی او مرا سوخت خدا تعالی
 با او گوید اگر با تو این کنم دیگر چیز از من خواهی عهد کند که نخواهم چون رو بویه بهشت کند بویه بهشت
 و روح او در داغش آید مقدار سه از وقت ساکن ماند طاقش بیا در آید بگوید خداوند مرا در بهشت

پر خدایے با او گوید نہ کہ عہود و موثیق استوار گردی کہ بعد ازین مسالہ نکتہ گفت خداوند ابہ کہم خویش
 مرا محروم ترین بندگان خود گردانند ایسے فرمایید اگر این مسؤل اجابت کنم دیگر نخواہی باز عہود
 و موثیق استوار کنی و چنان شود کہ در باب بہشت برند چون در باب بہشت رزق و تلاش سے
 باغ و حور و تمور بنید مقدار سے ساکن مانو باز طاقتش از سر رود و گوید خداوند ابدام را در بہشت در آرد
 خدایے گوید چہ غداری اے ابن آدم چہ شدی عہود و موثیق گفت خداوند امر انحر و م ترین عبادت گردان
 سخن میگوید کہ خدایے تعالیٰ نکل کند بیدہ اور اذن بدخول بہشت کند و گوید آرزو کن آرزو کند بجز سے
 کہ جلد آرزو ہا منقطع شود تا خدایے تعالیٰ اور امی دہاند و آرزو ہا بش بدو میدہد و بگوید این ہم چندین دیگر ہا این
 ترا و دم و درہریت است طائفہ ہا بشند کہ در بہشت در آیند شفاعت من و ایشان را آتش رزق
 رسیدہ باشد فقال ہم الجہنمیون -

سوال (۶۶) اگر ترا پرستند در بہشت این نام ایشان را موجب تعظیم نباشد و در نسبت و اور
 نعیم است تعظیم در وہن بود؟

جواب بگو شاید کہ ہمیں موجب عظمت و عزت ایشان باشد کہ ایشان آناں کہ شفاعت
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرام یافتمہ اند خاصہ مشفقان او اند کہ بر ایسے ایشان شفاعت کرد
 و ایشان را بروں آورد و ایشان را آن موجب عزت و عظمت باشد نہ موجب ہرمان و ذل جہنمیون
 اشارت بریں باشد کہ ایشان آناں کہ ہر خدا را مشاہدہ کردہ اند و پیشیدہ اند عذاب را نیکوتر ستانند
 چوں در بہشت آمدند چندی تعظیم دیدند آن لذت یافتند کہ بہشتیان دیگر نیست دریں سبب عظمت
 بیشتر باشد و معرفت زیادت تر زیرا چہ این بدان ماند کہ شہد بعد خطیے بخورند و در حدیث است کہ
 شیخے را حکم شود او جنت را بہ بنید جائے خالی نیاید فرمان شود برو در ایسے ترا بمثل آن وہ پندار دنیا
 مقام در بہشت و آدم باز گوید خدایا بہشت پر است باز ہماں فرمان آید تا او گوید خداوند اسعائہ ساجد
 میکنی تو بر من و تو از جسم الراحین ابن مسعود اینجا خرید و گفت کہ رسول اللہ گفت کہ خدایے اینجا نکل کرد
 او اند کہ ترین مردم باشد در بہشت الودیہ مرتبہ و نصیب -

۳۸

سوال (۳۸) اگر ترا پسند بشت و دوزخ این زبان مخلوق و موجود هستند؟

جواب گویا این زبان موجود و مخلوق هستند بنا بر ظاهر نصیحت که تخصیص بر اعداد و وجود ایشان کرده پس عدول بتابدیل بر این که تحقق بود بلفظ ماضی آورده شد ضایع باشد اما مقتضایه میگوید که این زبان موجود نه اند اما مخلوق خواهند شد در روز قیامت از سبب تحقیق بلفظ ماضی ذکر کرده شده و این ایشان ابدی باشند همیشه هرگز فنا نه پذیرند و خلاف جمهور که ایشان میگویند فنا پذیرد و این خلاف قرآن و لغوی قاطع است قوله تعالی کل شیء بالکمال الا وجهه مراد از این نانی بذات است یعنی باستحقاق نفس خویش من حیث هو هو کل شیء فانی است جز ذات باری و آنکه خیرے را باقی دارد او را قابلیت فنا باشد بذات و غیر صادق بدان خبر میرد ایمان بدان واجب آید و انکار آن روانه بود و ثواب اهل جنت همیشه باشد اما خبری میگوید که منقطع شود بسکون دائم که آن موجب لذت باشد اهل بشت را و موجب اطمینان باشد مراد از آن این تعجبات و تعذیبات که در حدیث آمده است و در قرآن مکتوب است تمام خواهد شد و این دعوی بلا دلیل و حکم بلا حجت و جهیم میگوید اگر اهل بشت باشد خدا بے تعالی بود و انفاص ایشان بدانند و آنکه اگر بدانند عدد و لا تمایز استن جمل و اگر ندانند هم جمل لازم آید جواب بگو علم شیء چنانکه آن شیء است و در پهل آن شیء قوی باشد علم بدان همچنان بود که آن شیء است که آن را نهایت است و انجمن که در وجودی آید علم بدان متعلق میشود و حدوث آن متعلق موجب حدوث صفت علم و با ذات الله وجود و تحقیق این بالا رفته است در نفس صفات -

سوال (۳۹) اگر ترا پسند و صف جنت و اهل او چیست؟

جواب گویا حدیث ابو هریره روایت کرد از رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم گفت قال الله تعالی وعدت عبادی التالین بالاعین رایت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر فاتمروا ان یشتموا فلا تعلم نفس الا تخشى الله ثم قرأ آیه و رسول الله صلی الله علیه و سلم فرمود که مقدار موضع تا زمانه از جنت بهتر از دنیا و آنچه در دست اگر یک زنه از زمان اهل جنت پیدا آید بر اهل زمین روشن کند انجمن میان آسمان و زمین است و بیوی خوش معطر گرداند و آینه که بر سواد باشد چهره از دنیا و آنچه در دست و فیه العنا

۳۹

در بهشت درختی باشد که سوار در سایه او یکصد سال برود و آن تمام نشود و مقدار یک گوشه کماں از
 بهشت بهتر از دنیا در بهشت مومن را خیمه باشد طول او شصت میل بود و در هر گوشه مراد را اهل باشد
 یکے مردیگرے راز بنید و دو بارغ باشد یکے بزرگ زرد و یکے بزرگ نقره و میلین بنده و خدایے تعالی
 حجاب نباشد جز کبریا و در بهشت صد درجه باشد هر درجه بدرجه دیگر زمین و آسمان باشد و بالاس او
 عرش بود و فردوس اعلی درجیات بهشت باشد آنها در جنت از روان شود و چون از خدایے تعالی
 جنت بخوانند فردوس بخوانند و فیہ ایضاً آلال زمزه که در بهشت در آید بصورت ماه چهاردهم باشد
 پس ایشان بصورت ستاره باشد متنق به یک دل باشند هر یکے را دو گمان حضرت باشد
 از سفید پوستان بزرگ چشمان کرمخ ساقی ایشان از بیرون استخوان و گوشت زیده شود از غایت لطافت
 و حسن تسبیح گویند با درویش با شکار تند او تنها بزرگ الله لا تکلیفاً و تعظیفاً هیچ دقیقه رحمتی نشوند و بولین کنند
 و خوبے نه اندازند و آوند ایشان از زر و نقره باشد و سوتنی رنگ ایشان درخت عود باشد بویے مشک باشد
 بر صورتی آدم باشد طول ایشان شصت گز باشد و مضم طعام آذریه و بادیه و بویے خوش از زمین
 ایشان بیرون آید و خوشبو شود همچون مشک اندوگین نه شوند جامه ایشان کهنه نه شوند و جوانی فغانه پیروز
 اهل بهشت یکدیگر را به بنید و تفاوت درجات تا بعد مشرق از مغرب تفاوت اعمال و خیرات حساب این
 بهین هرگز یک از خود دیگرے را منعم تر ندانند هر خود را به نفعی منعم دانند که دیگرے نبود والا تنگی میشود
 بهشت نه مانند این حکمت عظیم است و اینجا هر سیه بزرگ خبر عارفان نشاند و دل بدل دانند و آسمان
 آن فهم عوام طاقت ندارد گفتند یا رسول الله این درجه انبیا است گفت آریے هر که انبیا را اتباع کند
 بدرجه ایشان رسد بدولت اتباع ایشان خدایے با ایشان گوید اے اهل بهشت شما را رضی شدید یا نه گویند
 خداوند ما را چه شده است که رضی نشویم خیرے دادی ما را که کیے را نه دادی هر یکے این سخن گوید خدایے گوید
 افضل ازین خیرے دگر برهم گویند افضل ازین دیگر چه باشد فرمان شود از شما رضی شدم که هرگز ما خوشتر نباشم
 ادنیے درجات اهل بهشت شعیبه باشد که او را گویند آرزو بر او آرزو بر او پس با او گوید ترا است آنچه آرزو
 برده و هم چندان با او سبحان و بیجاں و نیل و فرات هر ایک از جوئیهای بهشت است و میان درخت

؟ کجود

در راه چهل میل باشد ابو هریره گفت من از رسول الله پرسیدم از چه آفریده شد بهشت گفت خشبته
 از نخل و خشبته اندر در گل از مشک از در سنگریزه از مروارید و یاقوت میاں هر درجه راه صد میل باشد
 در بهشت صد درجه اگر عالمیای جمع شوند در یکی از ایشان هر آنجه که بخواهند هر مردی را قوت صد مرد باشد از جماع
 اگر مقدار یک ناخن از اهل بهشت ظاهر شود آراسته شود میان شرق و مغرب دنیا و میان زمین و آسمان
 اگر مردی از اهل بهشت دست در زمین خود ظاهر کند نور او شمس را بکند چنانکه نور شمس نور ستارگان را
 بکند و اهل بهشت پله مویه اندام و پله ریش هر پله ششم و سی ساله و یا سی و سه ساله باشند سدره المنتهی
 در بهشت درخت کناریه است که در سایه کیشخ او سوار صد سال برود و برود پزندگان باشند بزرگ
 چنانستند که میوه هم چو سیب بزرگ باشد در بهشت اسپان باشند از یاقوت سرخ بزرگ در آنجا که
 خواهد شخصی پرسید که شتر هم باشد گفت آنچه تو خواهی برای تو خواهد بود اهل بهشت صد و هشت
 صدف باشند مراد ازین کثرت است هشتاد صدف از امت محمد صلی الله علیه و آله و سلم باشند
 و چهل از امتان دیگر این نیز عبارت از قلت و کثرت است یعنی امت محمد در بهشت بیشتر باشند از
 امتان دیگر و از امیر المؤمنین علی رضی الله عنه منقول است در بهشت بازاری است که در هیچ درختی
 نه شود خرمورت خوب بازرگان و نه سایر صورتی که خوش آید بخورد ببرد و اندک درجه اهل بهشت شخصی
 باشد که او را هشتاد هزار خادمه باشد و هفتاد و دو وزن برای او را از زرینه از لولو و زبرجد و یاقوت
 و مقدار مسافت هر خانه مسافت شهریه باشد از شام هم گویند که همه جوان باشند بر سر اهل بهشت تا باها باشد
 از مروارید و زبرجد میان مشرق و مغرب بدان روشن شود و چون مومن آرزوی دل کند در بهشت
 حاصل دزدان و بزرگ شدن ادبکامت باشد امام اسحق بن ابراهیم در حدیث گفته اگر آرزو کند بیاید
 و لیکن نه کند و این آرزو در دل مومنان نه اندازند و در بهشت بختی از جورین باشد رفعت کند هر مرد
 گویند در هیچ دینی مردم آن الحان شنیده اند این الفاظ میگویند ما همیشه زنده ایم هرگز نمیریم و ما خوش باشیم
 ابد و بگین نه خویم و ما همیشه خوش بود با شیم و ما خوش نه خویم وقت خوش کسی که از آن ادب با شیم و ابد ما باشد
 در بهشت جو به آب و جو به شهد و جو به شیر و جو به فخر باشد از آن انبار بیرون آید خانه بخانه و اهل

شود و در صفت بهشت و اهل بهشت اخبار و احادیث و حکایات و قصص آن مقدار است که قابل ضبط
 نبود و لیکن اختصار هم بر احادیث مضایق کرده شد که معتدل بین و مقبول اهل یقین است و اما بعضی از
 داهل آن هم از احادیث کتاب التذکره است چندیه گوئیم و اختصار هم بر آن کنیم رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم فرمود نار شامی می باشد از مقدار خبر ازنا جنیم گفتند یا رسول اللہ اگر می بود چه بود
 سخن کافی بود می گفت زیاد است بر من به نود و نه جزو و هر جزو در گری بود دیگره باشد گفت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوزخ را گرفته با مقدار هزار چهار میارند و بر هر چهار مقدار هزار فرسخ است
 باشند که بکشند او را و آسان ترین اهل نار شامی باشد که او را در نعلین ساندند و بند از آتش ساندند که بول
 دماغ او بوشد چنانکه دیگر مسین بوشد هیچ یکی را از خود سخت تر عذاب ندیند و در واقع امون هم او باشد
 مردی را از ستمانی دنیا بیارند و بگزارند بدوزخ یا نازند بکشند بر ستمی و رنج و قیامت بود
 رسیده بود در دنیا همه را بحسب این ساعت فراموش کنند گوید هیچ وقت راستی را یاد ندارم گفت
 میان روز و شب کافر میرت سی روز باشد هر یک شتابنده یا دوزخ کافر همچو کوه احد باشد در پی
 جرم او مقدار میرت سی روز آتش دوزخ افزوده شد هر سال تا سوزخ شد هزار دیگر افزوده شد
 تا سفید گشت هزار دیگر افزوده شد تا مسیاه مطلق گشت در روایت دیگر دوزخ کافر مثل بیضا
 باشد و بیضا نام کوهی است در کوه نیشگاه او میرت چند روزه باشد و نام مقام است در آن
 دیگر مقدار که از دینه و زبان کافر مقدار فرسخ و فرسخین باشد و بیرون آید بود و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم فرمود که سوز نام کوهی است در دوزخ بمقدار سال برود بر آید و بمقدار سال فرود آید و در نفسیه
 قوله تعالی کا نیکل نیشوی الوجوه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود روشن زیسته باشد چون بزرگ
 روی ایشان آرد از حرارت آن پر کاله روی ایشان فرود آید آب گرم بر روی ایشان و در آنجا
 رنجته شود در شکم ایشان در آید بشکند آنچه در شکم ایشان است هر بار همچنان کرده شود آب را بخوراند
 بگری همچنان باشد که چون نزدیک ایشان کنند روی ایشان بریان شود و پر کاله گوشت سوخته
 بر زمین افتد چون در شکم رود رود گاهی بشکند و از راه دبر بیرون آید چون فریاد بر آید در مثل

و استغفار

آہنیہ و چکر بخوراند میان دوزخ ہفت دیوار باشد صلیب سے پر دیوار سے پہلے سال راہ با شہ
 اگر کسی کو آب گندہ دوزخ در دنیا بر سر زحلہ دنیا بگندگی پر شود اگر کسی قطره از رقوم نام و دختی
 است در دوزخ بچکی حیات بر اہل دنیا فاسد گرداند پس چہ باشد حال آن کہ ایسے کہ طعام ایشان تو اہد بود
 اہل باور شمشیر رو باشند بریاں کنند آتش رو سے ایشان را تا بجائے کہ لب بالائینہ میان سیر
 و لب فرودینہ میان ناف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرود ایسے اہل دنیا بگرید و گری گریڈ خود را
 بچشم گریبان دارید زیرا کہ دوزخیاں گریہ کنند چنانکہ از چشم ایشان آب رواں شود تا آب تمام شود خون
 آید بر آن چشم ہا ریش افتد بعد سے رواں شود کہ اگر گشتی رواں کنند رواں شود و گفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کہ بر اہل نار گسنگی افتد بعد سے عدلیہ کہ اورند از انواع تغذیہ جات این گسنگی بجائے ہمہ
 باشد فریاد کہ طعام بر آرد نہ طعام بر ایشان بیاید کہ فریاد نکند و از گسنگی خلاص نہ بد گویا باشد یا آرد
 اگر در دنیا طعامی نکلو گری شد سے آب بخورد نہ طعام فرود بی رفتے آب ہی بلند آب گریے با کفگیر آہنی
 چوں در شکم رود آنچہ در شکم باشد پارہ پارہ گردد فریاد بہ خرنہ دوزخ کنند ایشان گویند بر شما انبیاء
 و بر شما پندیں بیادور دند شما چرا قبول نہ کردید و بر آن عمل نہ کردید گویند ما را خدا سے ہمیر اند بہتر باشد خدا
 جواب گویند شما ہمیشہ بریں حال خواند بود و اعمش گوید میان سوال ایشان از ملک و جواب او از خدا سے
 ہزار سال باشد و گویند کہ بیکر بیکر یا نید بر خدا سے بگویم بہتر از و بر سر ما کیسے نباشد کہ نید خدا بد بختی
 ما بر ما غالب شد و ما گمراہیم ما را ازین مقام بیرون آر بار دیگر این گناہ کنیم ہر آئینہ ظالمیم خدا سے گوید
 انستو قیبا و لا یستوفون دور شوید و با من سخن نیسے معنی دہل و نیسے توجہ و مفایدہ گویند و خوار باشند ہم دور
 نار و بیاں حال کہ ہستی اکنوں بنالید ہزارید و خیال خلاص از دل خود منقطع کنید در دوزخ داوی است
 اورا ہم سب گویند جہان و ظالماں را آنجا خواند داشت ما از ما برادہ من المسائل الکلامیۃ فی الہیاء
 الاسلامیۃ تقبل اللہ منا و ضاعف لنا اجرنا بحرمت النبی وآلہ الامجاد فلیکن ختم امرنا علی کلمۃ الشہدان لا الہ
 الا اللہ و وہ لا شکر یک لہ و الشہدان محمد عبده و رسولہ و الشہدان الجنۃ حق و النار حق و الجوز حق و الصراط
 حق و المیزان حق و الساعة حق و ان الساعة آتیۃ لا ریب فیہا و ان اللہ یجنت من فی القبور و یقبل

از بیست

نہ ہزار روز

ای اللہ متصرفاً نقول اللهم اننا لک الجنة ونور ذبک من النار برحمتک یا عزیز یا غفار یا کریم یا ستار
یا رحیم یا بار اللہم اجربنا من النار یا یحیر ربنا آتانی الدینا حسنة و فی الآخرة حسنة و لنا عذاب النار
ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا و ترحمنا لنكونن من الخاسرين و صلی اللہ علی خیر خلقہ مسیئنا و مولانا
محمد و آله و اصحابہ اجمعین و سلم تسلیماً کثیراً کثیراً برحمتک یا ارحم الراحمین -

غلط نامہ کتاب العقاید

| صحیح | غلط | صفحہ | صفحہ | صحیح | غلط | صفحہ | صفحہ |
|---------|---------|-------|------|-----------------|------------|------|------|
| ۳ | ۳ | ۲ | ۱ | ۲ | ۳ | ۲ | ۱ |
| آدم | آدمان | ۲ | ۵ | کے | کجا | ۲ | ۲ |
| بجلس | بجلس | ۱۳ | ۵ | جسماً | بیسماً | ۸ | ۵ |
| تکویت و | تکویت و | ۷ | ۹ | برأت | برأت | ۱۶ | ۵ |
| بنور | بنور | ۱۶ | ۸ | کمال و نفس | کمال و نفس | ۲۱ | ۶ |
| قلبہ | قلبہ | ۱۳ | ۱۶ | صفتہ برقع | صفتہ برقع | ۹ | ۱۲ |
| والقرات | والقرات | ۱ | ۱۹ | تعالیٰ محال است | تعالیٰ است | ۱۷ | ۱۷ |
| ۳۳ | ۳۳ | خامیہ | ۲۱ | سہ | سہ | ۹ | ۶ |
| با مردم | با مردم | ۱۲ | ۲۶ | شرع | شرح | ۱۰ | ۲۲ |
| بارزتہ | بارزتہ | ۶ | ۲۷ | خیراً | خیراً | ۱۲ | ۲۵ |
| تنقص | تنقص | ۲ | ۲۹ | طیباً | طیباً | ۱۴ | ۲۸ |
| ہم | ہم | ۷ | ۳۰ | تنقص | تنقص | ۲ | ۲۹ |

| | | | | | | | |
|--------------------------|----------------|----|----|---------|---------|----|----|
| انگلیسها | انگلیسها | ۱۸ | ۳۲ | ایستادن | ایستادن | ۱۶ | ۳۰ |
| تجمل | تجمل | ۱۷ | ۳۷ | کنند | کنند | ۱ | ۳۵ |
| تجمل در آنکه | تجمل در آنکه | ۹ | ۳۳ | تخلیف | تخلیف | ۱ | ۳۲ |
| آن ملاقات بروی بود | کرد | ۱ | ۵۰ | درد | درد | ۱۸ | ۳۹ |
| بعد موت نبی خضر حوی بیار | تجمل نه نتواند | ۱۳ | ۶۳ | گشتان | گشتان | ۳ | ۵۶ |
| شد ملاقات روح با روح | شود روح خرق | ۲۰ | ۶۵ | روح | روح | ۲ | ۶۵ |
| محمد رسول الله کرد | حکم آدمی شود | ۱۵ | ۶۶ | روح | روح | ۱۲ | ۶۶ |
| تجمل نتواند | اصفندی کا | ۵ | ۶۸ | روح | روح | ۱۳ | ۶۶ |
| شود و خرق | غنی سپارند | ۱۵ | ۶۸ | فیکتبه | فیکتبه | ۱۳ | ۶۸ |
| حکم او میشود | البلدی | ۸ | ۷۲ | وزواسله | وزواسله | ۱۸ | ۶۸ |
| اثری است | المد | ۶ | ۷۵ | خوابا | خوابا | ۲ | ۷۵ |
| هی بسیارند | برطاشیم | ۱۳ | ۷۲ | فیکتبه | فیکتبه | ۱۳ | ۷۸ |
| الذی | اصطاری | ۲۰ | ۹۷ | میب | میب | ۳ | ۸۰ |
| بله | | | | | | | |
| و عطف | | | | | | | |
| اصطاری | | | | | | | |



شش ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

کتاب لغت کے لئے کا پتہ

ہتم رضا اعزازی کتب خانہ روشن گلبرگہ شریف

قیمت

یک روپیہ چار آنہ علاوہ نمونہ لٹاک

۱۹۸۰

وَهَذَا جِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا

کتاب العقاید

الاعتقادات

حضرت سیدالسادات قدوة السالکین زبدة الاولیاء الصالحین مخدوم
سیدالبرہنی المعرف بہ سید بڑے قدس اللہ سرہ العزیز
خلف الصدق و فرزند اکبر

حضرت سلطان العقاد الکاملین امام الاولیاء الصالحین مخدوم
سید صدیق الدین ابوالفتح محمد بن محمد بن سید نور محمد بن سید نور
رحمۃ اللہ علیہ
تصحیح و انتہام

مولا جانی عطاء حسین صاحب
مولا جانی عطاء حسین صاحب

ناظم و نایب سسرہ تعمیرات سرکار عالی

در معین پریس واقع بازار عیسے میاں جیک آباد کن طبع شد

در سلسلہ برکات عہد عثمانی ادامہ اللہ تبارک و تعالیٰ

از کتب خانہ مدحتین گلبرگ شریف شایع شد

جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ